ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامۂ عصر فاضل فہامۂ دہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ زمانی اسوہ علماء ربانی یوسف بن اسمعیل نبہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات مفخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طرز معاشرت مین اصح کتب احادیث سے تالیف فرمایا ہے، عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبدالجبار خانصاحب آصفی نظامی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ

موسوم بہ

شمائل الرسول

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم آصف اشجع الحجم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملۃ والدین حامی شرع سید المرسلین قہرمان الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصۃ الاکوان وزبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام وعمدۃ الامراء العظام سامی جناب نواب اقبال یار جنگ بہادر کمشنر انعام سرکار عالی وخاص اتالیق شہزادہ والا بلند اقبال ولی عہد سلطنت ابد مدت

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کی چھپی

[illegible]

اعلان

قرب نسب
کتاب نسب

کتاب نادر الوجود وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم اجل فاضل اکمل یوسف بن اسمعیل نبہانی رئیس محکمہ حقوق بیروت نے کتب صحیحہ احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال برکت اشتمال مین محدثانہ طور پر تالیف کیا ہی اور اوس تالیف کا طرز اہل سیر کی طور رکہا ہی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات نشست و برخاست اور تکلم اور لباس اور خورونوش اور عبادات اور ریاضات وغیرہ اور تمام معاشرت کا علم اجمالی طور سے ہو سکتا ہے یہ کتاب صالحین اور عامہ مسلمین کیواسطے ایک استاد کامل ہے جسکی ہم صحبتی سے انسان کی حرکات اور سکنات اور تہذیب اخلاق مین مثل سلف کے ترقی ہو سکتی ہی علی الخصوص اطفال نو ہوش اور نوجوانون کی تربیت اور تہذیب کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کتاب کا ترجمہ مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی سر رشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام نے صاف صاف اردو مین بلا تکلف عبارت کے کیا ہے بحمد اللہ یہ ترجمہ نفیسہ چہپ کر مرتب ہو چکا ہی جن حضرات کو اس ترجمہ کی مطالعہ کا شوق ہو وہ حضرات راقم سے طلب فرما سکتے ہین

راقم ملا محمد مراد تاجر کتب ساکن بیرون بلدہ حیدرآباد محلہ فیلخانہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامۂ وحید فاضل فہامۂ دہر محدث محقق مفسر مدقق فقیہ ربانی اسوہ علمای ربانی یوسف بن اسمعیل نبہانی رئیس محکمۂ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طرز معاشرت مین صحیح کتب احادیث سے تالیف فرمایا ہے عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی نظامی سر رشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ بابرکت ترجمہ موسوم بہ

شمائل الرسول

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم اشجم افخم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملۃ والدین حامی شرع سید المرسلین مہران الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصۃ الاکوان و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام و عمدۃ الامراء العظام عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر کیپٹن گرانجام کار عالی مآب مالمفاخر و المعالی

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کی چھپا

سنہ ۱۳۱۷ھ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و
نبیہ وحبیبہ محمد سید الاولین والاخرین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
یوم القیامۃ المخصوص بکبری الزعامۃ ہاد للعباد الی سبیل الرشاد المحمود
بالصفات الکمالیۃ والمنعوت بالنعوت الجمالیۃ نتیجۃ الایجاد خلاصۃ
المبدء والمعاد علۃ الوجود للعالم صاحب النبوۃ والخاتم حجۃ اللہ یا تم
الخلق خلیفۃ اللہ باکمل الخلق الناطق بالحق والصواب المبجل بحسن
الاداب وفصل الخطاب وعلی آلہ الخیرۃ الکرام واصحابہ البررۃ العظام
وعلی تابعیہ مادمت اللیالی والایام اما بعد خاکپائے علمائے نامی محمد عبدالجبار خان
آصفی نظامی ابن حافظ محمد عبدالرزاق خان ابن مولوی حافظ محمد عبداللہ خان غفرہم اللہ
تعالی بالانوار السرمدیۃ وثبتہم علی الملۃ البیضاء المحمدیۃ اصحاب قلوب صافیہ اور ارباب نفوس زکیہ

کے حضور مین التماس کرتا ہے یہ امر مخفی نہین ہے کہ عقائد حقہ اسلامیہ سے پہلا عقیدہ توحید باری تعالیٰ جلشانہ ہے اور اوسکے ساتھہ ہی پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے جیسا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین ہے کلمہ لا الہ الا اللہ سے جس طرح اذعان کیا جاتا ہے کہ سوائے ذات متعال اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہین ہے اور تمام کائنات کا خالق اور معبود اللہ تعالیٰ جلشانہ ہے اوسکی ذات متعال اور صفات کمالیہ مین کوئی شے شریک نہین اوسکی ذات منزہ کو حدوث زمانی اور تغیرات امکانی سے کسی طرح نقصان نہین اوسکی ذات قدیم ازل الازال اور ابدالآباد ایک ہی شان کے ساتھہ ہے اور رہے گی اوسی طرح محمد رسول اللہ سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین جیسا کہ کلام قدیم مین ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ونیا مین متعدد اولو العزم پیغمبر آئے اور اپنے ساتھہ چھوٹے چھوٹے صحیفے اور بڑی بڑی کتابین مخلوق کی ہدایت کیواسطے لائے اون سب اولوالعزم پیغمبرون سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف اور اکمل ہین اور آپکی ذات مبارک عالمین کیواسطے رحمت ہے جیسا کہ خداوند جل علی نے فرمایا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. بلکہ ظہور کائنات اور ایصال فیض ربوبیت آپہی کی ذات اقدس کے طفیل مین ہوا ہے جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ جس رسول کی ذات کے طفیل سے ظہور ربوبیت ہوا ہے اوسکی ذات اور صفات کو جو کچھہ شرف اور فضیلت ہے اوسکا علم سوائے خالق عالم کے دوسرون کو ہونا نہایت دشوار ہے کوئی پیغمبر ذات اور صفات مین آپکی برابر نہین اللہ تعالیٰ نے جسقدر برگزیدہ دوسرے پیغمبرون کو عطا فرمائین اون سب کا مجمع آپکی ذات مبارک کو بنایا آپکی ذات مبارک اور اللہ تعالیٰ جلشانہ کی ذات متعال کی جو شان ہے اس آیہ شریفہ سے ظاہر ہے اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح الآیہ ثانی نور اس آیہ شریفہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اشارہ ہے قرب ذات باری تعالی جل مجدہ کے جتنے مراتب تھے اونکا انحصار آپہی کی ذات مبارک مین تھا جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے لِی مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ جس پیغمبر کے قرب کی یہہ شان ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل اوسکے وقت مین دخل نہین پاسکتا اوسکے مراتب ذاتی اور صفاتی کو بشر کا ادراک کیونکر پاسکیگا۔ تاوقتیکہ انسان آپ کے ذاتی کمالات اور صفاتی مراتب کا پورا علم حاصل نہین کرتا اوسکا دل نور ایمان سے منور نہین ہوتا اگرچہ صفاتی مراتب کی تعداد حصر عقلی سے باہر ہے اور ہر ایک آدمی کا اونپر مطلع ہونا ممکن نہین لیکن کلام اللہ شریف جو آپکے اخلاق اور اوصاف کا مجمع ہے اوسکی آیات بینات اور احادیث اور اخبار اصحاب کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے انسان آپ کے اوصاف جلیلہ پر بقدر قوت بشری اطلاع پاسکتا ہے آپ کے صفات کے آثار عالم سفلی مین مثل آفتاب نصف النہار کے پھیلے ہوے ہین مگر اونکے دیکھنے کے لئے دیدۂ بینا چاہیے جسوقت آپ کے شمائل جلیلہ نصب العین قلوب صافیہ ہونگے اور اونکا پرتو نفوس قاسیہ مین منعکس ہوگا انسان کے قلب اور نفس کی انوار معنوی سے وہ کیفیت ہوگی کہ ملاء اعلی کے رہنے والے اوسکی طرف رشک کی نگاہون سے دیکھا کرینگے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مدارج جو تمام مسلمانون کے مراتب سے اعلی اور ارفع ہین یہی سبب ہے کہ اونکو ذات اور صفات نبویہ سے جسقدر اتصال تھا اونکے قلوب اور نفوس مین صفات نبویہ کے انوار کا پورا ظہور رہتا اسلئے اونکے اقوال اور افعال اور عبادات اور ریاضات آپ کے اقوال اور افعال کا نقشہ تھے۔

سلف صالحین کا مسلک بھی یہی اصحاب کرام رض کا مسلک تھا کہ اقوال اور افعال مین اتباع سنت خیر الانام کو امور معظمہ سے جانتے تھے اور آپکے صفات کاملہ پر مطلع ہوکر مراتب قرب ذات سے

مشرف ہوتے تھے علماے ملت محمدیہ کے مراتب انبیاے بنی اسرائیل کے مراتب کے ساتھہ جو مشابہت رکھتے ہین وہ بسبب اتباع سنت اور احیاے ملت محمدیہ اور اتصاف صفات احمدیہ کے ہین ورنہ محض علم سے بدون عمل کے کوئی مرتبہ متحقق نہین ہوسکتا خاص کر انبیاے کے مراتب پہ تو ناممکن بات ہے۔

یہ بات مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ انسان جب کسی کو دوست رکہتا ہے تو پہلے اوسکے اوصاف پر مطلع ہوتا ہے جبکہ صفات کا اثر دل مین پیدا ہوتا ہے تو موصوف کی محبت کا رشتہ بڑہتا جاتا ہے یہانتک کہ محبت کا نخل نشو و نما پاکر خلاص کی ثمر افشانی کرتا ہے اور دل کے مذاق مین ہر وقت اور ہر لحظہ اوسکی خوشگواری کی لذت ایک نئی کیفیت پیدا کرتی رہتی ہے قبل علم صفات کے موصوف کا محبوب ہونا کسی طور سے نہین ہوسکتا۔

حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ دیکھو جب کسی دنیادار کے دل مین دنیا کی محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا کے اسباب فراہم ہونے سے ہوتا ہے جبکہ دنیا کے اسباب کو دنیادار فراہم دیکھتا ہے تو اونکے اوصاف منافع پر اوسکی نظر پڑتی ہے ہر ایک چیز سے ہر ایک وقت مین وہ انتفاع حاصل کرتا ہے اوسکی وجہ سے جمیع اسباب دنیاوی کو اسقدر دوست رکہتا ہے کہ اونکو اپنے لوازم حیات سے تصور کرتا ہے اگر سوتا ہے تو اونہین اسباب کو خواب مین دیکھتا ہے اور جسوقت اوسکی آنکھہ خواب سے چونکتی ہے تو وہی خیالات اوسکے دل کو اسباب کی طرف متوجہ رکہتے ہین اوسکے پیشوا دنیا کے بڑے بڑے نامی دنیادار ہوتے ہین اور اونکے مال اور دولت کے افسانے قصہ کہانی کے طور سے اوسکی زبان پر ہوتے ہین دنیا پرست لوگ جسقدر بڑے بڑے کامون کو دنیا مین یادگار کے طور پر چھوڑ گئے ہین اوس کے خیال کی ترقی کیواسطے بڑی بڑی لیلین ہوتی ہین اوسکے طلبیں دنیا کے عزیز فرزند یعنی دولتمند

لوگ ہوتے ہین اوسکے اشتغال اور اذکار دنیا کے مزخرفات ہوتے ہین غرض دنیا اپنے جمیلہ
اوصاف سے جو دنیا کے اسباب ہین اوسکی آنکھون مین اسطور سے سمائی ہوئی ہوتی ہے کہ
دینداروںکی نورانی صورتین اوسکی نگاہ مین مکروہ نظر آتی ہین اور خدا اور خدا کے رسول کا ذکر اور دین
اور دین کی تکالیف جب کبھی وہ سنتا ہے تو اوسکا عیش تلخ ہو جاتا ہے اور زندگی وبال گردن
معلوم ہوتی ہے اسواسطے وہ بہشت اور دوزخ کے افسانے دور از قیاس سمجھکر اور خدا پرستونکے
خیال معاد کو مالیخولیا جانکر ہمیشہ اونکے نام سے نفرت کرتا ہے اور دنیا کو بہشت بمافیہا تصور
کر کے اوسکے نقش و نگار کے تماشے مین اپنی عمر کو صرف کر دیتا ہے۔
یہ ایسی فانی اور بے اعتبار چیز کے اوصاف کا تصرف دنیا دار کے دلمین ہوتا ہے کہ جسکی
بیکاری اور فضولی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے قدیم کلام مین جابجا تصریح فرمائی ہے اور اوسکے
مرسلین نے دنیا کی اصلی حقیقت اور بے اعتباری سے عام و خاص کو آگاہی کر دی ہے اور
سلف نے علم الیقین اور عین الیقین سے دنیا کی مکروہ صورت کے اصلی نقشے دیکھکر یکبارگی
اوسکی محبت سے دلکو اوٹھا لیا ہے اگر دنیا دار کی آنکھون پر دنیا کے اسباب کے پردے
نہ پڑے ہوتے تو اوسکی آنکھین جو پہلو نکی عبرت کے آثار کو دیکھ رہی ہین اونکے دیکھنے کے بعد اسطور سے وہ
خود رفتہ نہو جاتا اور دنیا مین ہر وقت اور ہر ساعت جو زمانی تغیرات ہوتے رہتے ہین اور دنیا کے
نقش و نگار کو بگاڑتے جاتے ہین کسی وقت مین کچھ تو اوسکو عبرت دلاتے دنیا دار کی ایسی حالت
دنیا ہی کی محبت کی وجہ سے ہے دوسرا جہان جسکو عالم آخرت سے تعبیر کرتے ہین اور اوسکے
وجود کی تصدیق اہل اسلام کے عظمی معتقدات سے ہے اور اوسکے ہمیشہ باقی رہنے اور ناز
و نعمت کی حقیقت کلام قدیم سے اور پیغمبرون کے ارشادات سے صاف طور سے ثابت
ہو چکی ہے جب کسی خدا پرست کے دلمین اوسکے لذات اور عیش و عشرت اور اسباب راحت کی

محبت پیدا ہوتی ہے تو اوسکی چشم تصور مین اوس عالم کی گوناگون نعمتین اور دلچسپ اسباب اور
عالی برکانات اور قصور اور الوان بساط اور حدائق و اشجار اور انہار کے ایسے نقشے نمودار
ہوتے رہتے ہین کہ ہر لحظہ اور ہر ساعت اوسکے فراق مین آہ و بکا کرتا رہتا ہے اور دنیا کو ایک
گوناگون تکالیف کا قیدخانہ تصور کرکے دم بدم کھینچا رہتا ہے کہانا اوسکا لخت جگر پینا خون دل
بالین سنگ خارا بستر بوریا کبھی خس و خاشاک پر پہلو رکھدیا کبھی سنگریزون پر لیٹ رہا لب پُر نالہ
آنکھون سے اشک ریزان چہرہ پر گرد بیکسی جسم خاک آلودہ جان اور قید تن سے بیزار ہر ایک آنکھہ
مین خوار ہر وقت پیک اجل کے راستہ مین آنکھین کھلی ہوی ہین صدای دربہشت پر کان لگے
ہوے ہین حور و غلمان کا تصور دل مین جما ہوا ہے دنیا کے بندے جب کبھی ایسی حالت کا
مشاہدہ کرتے ہین تو کوئی احمق کہتا ہے کوئی مجنون جانکر اوس سے کنارہ کرتا ہے۔

طالب عقبیٰ کی یہ حالت اور اس طور سے عقبیٰ کے ساتھہ وابستگی اور خود رفتگی عالم آخرت کے
لذات اور گوناگون نعمتون اور عیش و عشرت دوامی کے اوصاف سُننے کی وجہ سے ہوتی ہے
اسواسطے طالب عقبیٰ دنیا کی چیزون سے زہد اور ورع اختیار کرتا ہے اور رات دن عبادات
اور ریاضات شاقہ مین اپنی عمر بسر کرتا ہے اور ہر وقت خوف الٰہی اور خشوع و خضوع اوسکے دل
مین بڑھتا جاتا ہے اوسکے نزدیک دنیا اور دنیا کے لوگ اس وجہ بیکار ہوتے ہین کہ اونکے ساتھہ
ہمکلام ہوتے کو ننگ و عار جانتا ہے بلکہ اہل دنیا کو حیوانات کے اوصاف سے متصف جانکر
اون سے گریزان رہتا ہے چونکہ اوسکا محبوب عالم آخرت ہے اسلئے اوسکی طرف انتقال کرنے کو
ہر وقت اور ہر لحظہ دوست رکھتا ہے۔

دیکھو دنیادار اور طالب عقبیٰ کے حالات مین کسقدر تفاوت ہے جب ابنائے دنیا سے
دنیادار کے اوصاف پوچھوگے تو وہ اپنے ہمجنس کی تعریف مین مبالغہ کریگا اور اوسکے

تمام اعمال اور افعال کو نہایت درجہ پسندیدہ ظاہر کریگا اور اوسنے جسقدر دنیا کے اسباب
فراہم کیئے ہین اوسکی وجہ سے ازحد اوسکی ستایش مین رطب اللسان ہوگا اور جب کسی طالب عقبیٰ
کے اوصاف کسی خداپرست بندہ سے دریافت کروسکے تو وہ اوسکے زہد اور ورع اور تقویٰ
اور ریاضت اور عبادت قلت کلام قلت منام قلت طعام اور ترک لذات دنیویہ اور محنت شاقہ
مجاہدہ اور اذکار و اشغال کو پیش کرکے اوسکی زندگی کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے شرف اور
سعادت سے تعبیر کریگا۔

اب یہان سے سمجھ لیا جائے کہ ہر چیز اپنے اوصاف سے محبوب اور عزیز ہوتی ہے
تاوقتیکہ چیز کے اوصاف کا علم نہوگا وہ چیز کسی کے نزدیک محبوب نہوگی اور محبت کے پیدا
ہونیکے بہت سے اسباب ہوتے ہین مگر پہلے اوصاف کی وابستگی علت محبت ہوتی ہے
اہل اسلام جنکا ایمان کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے اونکو پہلے اپنے نبی کریم کی
محبت پیدا کرنے کے اسباب فراہم کرنا ضروری امر ہے اسلیئے کہ وہ خداپرست ہین اور اونکو
دوسرے عالم مین جانا ہے اور اوس سفر کا زاد و راحلہ اعمال حسنہ اور افعال رضیہ اور یاد الٰہی اور محبت
رسالت پناہی ہے رسالت مآب علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی محبت کے ذرائع احیاے سنت اور
اتباع نبوی اقوال اور افعال اور جملہ حرکات و سکنات مین اختیار کرنے سے بہم ہوتے ہین اللہ
تعالےٰ جلشانہ نے رسول مقبول علیہ السلام کو جن خصائل جمیلہ اور شمائل جلیلہ کے ساتھ مبعوث
کیا ہے مسلمانون کو پہلے اونپر مطلع ہونا ضروری امر ہے تاوقتیکہ آپ کے شمائل اور خصائل
کا علم حاصل نکرینگے اونکو احیاے سنت اور اتباع نبوی پورے طور سے نہوگا بلکہ اونکے
اسلام اور ایمان مین نقصان رہیگا اور اللہ تعالیٰ کی کامل محبت اونکے دلون مین پیدا نہوگی اللہ
تعالیٰ نے اپنے پیارے بندون کے مراتب اور فضیلت بڑھانیکے واسطے اپنے قدیم کلام

مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہو اے محمد اگر تم لوگ خدا کو دوست رکھتے ہو پس میرا اتباع کرو میرے اتباع سے تمکو اللہ تعالی دوست رکھیگا مفسرین نے لکھا ہے کہ جسوقت یہ آیہ شریفہ نازل ہوی تو بعض لوگون نے اسطور سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے کہ ہم لوگ اونکو اپنے اوپر ایسا حنان بنالین جیسا کہ قوم عیسی علیہ السلام نے عیسی علیہ السلام کو اپنے اوپر حنان ٹھہرایا تہا چونکہ اللہ تعالی اپنے بندون پر نہایت درجہ مہربان ہے اور اوسکو ہمیشہ اپنے بندون پر عام رحمت کی نگاہ ہے بندون کے تنزل خیالات سے یون ارشاد فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی بخلاف قوم نصاری تم میری اور میرے رسول کی اطاعت کرو اگرچہ خدا اور خدا کے رسول کی طاعت ذریعہ مراتب اعلی ہے لیکن خدا اور خدا کے رسول کی محبت سے کچہہ اور ہی مدارج ہین یہ دولت اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے نصیبون مین تہی اور جن لوگون کو خدا نصیب کرے اوسکی عنایت اور احسان ہے۔

حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین یون وارد ہوا ہے اَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيَّ فَقَالَ لَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ رض وَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ رض تَمَّ اِيْمَانُكَ۔

حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے نفس کے نزدیک جو چیزین دوست ترہین آپ اون تمام چیزون سے دوست ترہین آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عمر جبتک تیرے نزدیک مین تیرے نفس سے دوست تر نہونگا۔ تو مومن نہوگا۔

حضرت عمر رضہ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ جس نے آپ پر قرآن شریف نازل کیا ہے
البتہ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے زیادہ دوست
ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ای عمر اب تمہارا ایمان پورا ہوا حضرت عمر رضہ کو آنحضرت صلعم کے
ساتھہ جو کچھہ محبت اور خصوصیت تھی اور اونکے اخلاص اور جان نثاری کا جیسا علم رسول اللہ
صلعم کو تھا وہ بیان کا محتاج نہیں ہے مگر آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد کہ جبتک میں تیرے نفس سے
تیرے نزدیک دوست تر نہونگا تو تو مومن نہوگا اس غرض سے تھا کہ جو شخص اسلام کے دائرہ میں
داخل ہوا اوسکو اپنے پیغمبر کے ساتھہ اسطور سے محبت کہنی چاہیئے کہ پیغمبر اوسکی جان سے اوسکے
نزدیک دوست تر ہے رسول اللہ صلعم کی محبت کا جو مرتبہ ہے وہی خدا کی محبت کا مرتبہ ہے
فقط نسبت ظاہری کا فرق ہے مگر یہہ فرق عوام کے نزدیک ہے خواص کے نزدیک کسی
قسم کا فرق نہیں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگون
سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا یہانتک کہ میں اوسکے نزدیک اوسکی جان اور مال اور اولاد اور
باپ اور تمام آدمیوں سے دوست تر ہو جاؤن جب وہ آدمی مومن ہوتا ہے اس سے ثابت
ہوا کہ مومن کو اپنی جان اور مال اور اولاد اور باپ تمام مخلوق سے بڑہکر جبتک رسول اللہ صلعم
کی محبت نہوگی مومن نہوگا یہ مرتبہ اصحاب کے واسطے متحقق تھا اور امت محمدیہ میں جسکو خداوند تعالیٰ
نصیب کرے وہ اس مرتبہ پر پہونچ سکتا ہے ورنہ ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى اَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ
مُؤْمِنًا صَادِقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰهَ

فقیل ومتی احبّ اللہ قال اذا احببت رسولہ فقیل ومتی احبّ رسولہ فقال اذا اتّبعت طریقتہ واستعملت سنتہ واحببت بحبّہ وابغضت ببغضہ ووالیت بولایتہ وعادیت بعداوتہ ویتفاوت الناس فی الایمان علٰے قدر تفاوتھم فی محبتی ویتفاوتون فی الکفر علٰے قدر تفاوتھم فی بغضی الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ کہ کسی نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مین کب مومن ہونگا اور ایک روایت مین مومن صادق آیا ہے یعنی مومن صادق کب ہونگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اللہ تعالی کو دوست رکھیگا تب سچا مومن ہوگا اوسنے پوچھا اللہ تعالی کو کب دوست رکھونگا آپنے فرمایا جسوقت تو اللہ تعالے کے رسول کو دوست رکھیگا کہا گیا اللہ تعالے کے رسول کو کب دوست رکھونگا آپنے فرمایا جسوقت تو رسول کے طریق کا اتباع کریگا اور اوسکی سنت پر عمل کریگا اور رسول کیواسطے کسی کو دوست رکھیگا اور رسول کیواسطے کسی کو دشمن جانیگا اور رسول کی ولا کیواسطے کسی کے ساتھہ ولا کریگا اور رسول کے ساتھہ جو کوئی عداوت کرتا ہے اوسکے ساتھہ تو عداوت کریگا آدمی ایمان مین تفاوت رکھتے ہین جسطرح میری محبت مین تفاوت رکھتے ہین اور آدمی کفر مین تفاوت رکھتے ہین جسطرح میرے بغض مین تفاوت رکھتے ہین آگاہ ہوجا جس کسی کو میری محبت نہین ہے اوسکا ایمان نہین ہے یہہ جملہ تین بار آپنے فرمایا۔

یہان سے سمجھہ لیا جائے کہ جس کسی کو رسول اللہ صلعم کی محبت نہوگی اللہ تعالے کی محبت اوسکو نہوگی اور آپ کی محبت نہونیسے آدمی کا ایمان بہی نہوگا آپکی محبت کی علامت اتباع سنت اور شریعت پر قائم رہنا ہے پس ہر مومن کو چاہیے کہ آپکے طریقہ کو اسطور سے اختیار کرے کہ اوسکی وجہہ سے آپکے حضور مین سچا مومن ٹھہرے۔

وَقِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرَىٰ مُؤْمِنًا يَخْشَعُ وَمُؤْمِنًا لَا يَخْشَعُ مَا السَّبَبُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ وَجَدَ لِإِيْمَانِهِ حَلَاوَةً خَشَعَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ لَمْ يَخْشَعْ فَقِيلَ بِمَا تُوجَدُ أَوْ بِمَا تُنَاوَلُ وَتُكْتَسَبُ فَقَالَ بِصِدْقِ الْحُبِّ فِي اللهِ فَقِيلَ بِمَا يُوجَدُ حُبُّ اللهِ أَوْ بِمَا يُكْتَسَبُ فَقَالَ بِحُبِّ رَسُولِهِ فَالْتَمِسُوا رِضَاءَ اللهِ وَرِضَاءَ رَسُولِهِ فِي حُبِّهِمَا رسول اللہ صلعم سے کہا گیا کہ ہم ایک مومن کو دیکھتے ہین کہ وہ خشوع کرتا ہے اور ایک مومن کو دیکھتے ہین کہ وہ خشوع نہین کرتا اسمین کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ جسنے ایمان کی حلاوت پائی وہ خشوع کرتا ہے اور جسنے ایمان کی حلاوت نہ پائی وہ خشوع نہین کرتا سائل نے پوچھا کس چیز سے ایمان کی حلاوت پائی جائے یا حاصل کیجائے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت سے ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے کہا گیا کس چیز سے اللہ تعالےٰ کی محبت پائی جاوے یا حاصل کیجائے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت سے پائی جاتی ہے بس تم لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت مین اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا کو ڈھونڈھو۔

وَقِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوِيُّ فِي الْإِيْمَانِ بِكَ فَقَالَ مَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ بِي عَلَىٰ شَوْقٍ مِنْهُ وَصِدْقٍ فِي مَحَبَّتِي وَعَلَامَةُ ذٰلِكَ مِنْهُ أَنَّهُ يَوَدُّ رُؤْيَتِي بِجَمِيعِ مَا يَمْلِكُ وَفِي أُخْرَىٰ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا ذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ بِي حَقًّا وَالْمُخْلِصُ فِي مَحَبَّتِي صِدْقًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کے ساتھہ ایمان لانے مین کون شخص قوی ہے آپنے فرمایا جسنے مجھکو نہین دیکھا اور مجھپر غائبانہ ایمان لایا میرے شوق سے وہ شخص میرے ساتھہ مومن ہے اور وہ شخص میری محبت مین سچا ہے اور اسکی علامت اوس شخص مین یہہ ہے

کہ جن تمام چیزون کا وہ مالک ہے اونکے مقابلہ مین میری رویت کو دوست رکہتا ہے
اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ زمین بہر سونے کے مقابلہ مین وہ شخص میری رویت کو
دوست رکہتا ہے میرے ساتھہ سچا ایمان لانے والا وہ شخص ہے اور میری محبت مین مخلص
صادق ہے اسی قبیل سے اکثر احادیث صحیحہ باسناد جیدہ وارد ہوی ہین جن سے
رسول اللہ صلعم کی محبت کی فضیلت اور شرف کی اولویت ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کی محبت
کے واسطے وہ قلوب درکار ہین جنمین عالم آخرت کا شوق اور ذوق ہے اور وہ اس عالم کو
جیساکہ فانی ہے بی اعتباری کی نگاہون سے دیکہتے ہین آپ نے اپنی امت
کو اپنی محبت کیواسطے جو تاکید فرمائی ہے فی الحقیقت امت ہی کے مقاصد اُخروی کے
لحاظ سے ہے ورنہ جسطور سے اللہ تعالے جلشانہ کی ذات بے نیاز مخلوق کی طاعت
اور عبادت سے مستغنی ہے اسیطور سے اوسکی جلیل الشان پیغمبر آخرالزمان کی مبارک ذات بہی
تمام کائنات کی طاعت اور محبت سے مستغنی ہے لیکن جسطرح باری تعالے جل مجدہ نے بلا معرفت
سابقہ اور بلا استحقاق قدیمہ کے اپنی شان مبدءٔ فیاضی سے عامہ خلائق کے ساتھہ علی
سبیل المراتب اس عالم مین ایصال کرم فرمایا ہے اور نعمت وجود کے علاوہ دنیا کی ہزارون نعمتین
عطا کی ہین اور گوناگون نعمتون کے نمونے اس عالم فانی مین دکہلا کے اپنے خاص طالبون کو اوس
عالم کی نعمتون کے ساتھہ موعود کیا ہے ان تمام فیضرسانی اور بندہ پروری کا ذریعہ اگر چشم حقیقت
بین سے دیکہا جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے جیساکہ اوپر بیان کیا گیا
ہے کہ ظہور ربوبیت آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے جسوقت سید الانام کافہ امم کی طرف تبلیغ
احکام رسالت کیواسطے مبعوث ہوے تو آپکی ذات مبارک مین جسقدر محاسن جمع تہے
اونکا ظہور اس درجہ ہوا کہ آپ کے زمانہ سے قبل اور آپ کے بعد کوئی شخص اون صفات برگزیدہ

کے ساتھہ متصف ہوا تھا اور نہو سکیگا آپ کے تفصیلی حالات سے جسوقت آدمی مطلع ہوتا ہے
توقدرت خدائی کا انحصار آپکی ذات یکتا مین پاتا ہے اور یون کہتا ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
جہان آپ کے اوصفات تہے اونمین سے آپکی ایک عظیم صفت یہی تہی کہ اپنی امت کی غمخواری
دوسرے پیغمبرون کی نسبت از حد فرماتے تہے اور اپنی امت کے مراتب اس عالم کے سوا دوسرے
عالم مین زیادہ ترچاہتے تہے اسوجہ سے خدا اور اپنی محبت کے لئے تاکید کرتے تہے تاکہ
اوس عالم مین محبت کی وجہ سے اپنا اور خدا کا قرب امت کو زیادہ حاصل ہوئے تاوقتیکہ ہملوگ
اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل جلیلہ اور فضائل جمیلہ پر اطلاع نہ پائینگے اور آپ کے
آداب اور اخلاق سے خبردار نہونگے اور اون شمائل اور محاسن کے انوار سے اپنے دلون کو
نورانی نہ بنائینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی عزت اور عظمت جس مرتبہ مین ہے
اوسکو ہر گز ہر گز نہ پہچانینگے اور سچے محمدی نہ کہلائینگے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی آدمی نہتہے کہ اونہون نے دنیا کی شہرت اور دولت
طلبی کی غرض سے نبوت کا دعوی اپنی جانب سے تراش لیا اور کم شعور لوگ آپ کے
دعوے کے ساتھہ بلا طلب دلیل اور برہان کے آپکی طرف جہک گئے کتب سیر کو دیکھو
اخبار پیشینہ کو پڑہو عرب مین کیسے کیسے شدید اور منکر لوگ تہے اور اونکی قساوت قلبی کی کیا
حالت تہی آپ سے کیسے کیسے معجزے اونہون نے طلب کئے اور کس کس طور سے مقابلے
کئے آخر مین سب حیلون سے ہار کر دین محمدی قبول کیا پہر اونہون نے جسطرح کفر مین شدت
کی تہی اسلام قبول کرنیکے بعد دین محمدی کی اشاعت مین جو کچہہ کوششین اور جانبازیین کی
ہین آجتک اونہین جانفشانیون کے آثار دنیا مین باقی ہین اور قیامت تک رہینگے اتہین
کے طفیل سے ہم آپ لوگ بہی آج کے دن کلمہ توحید سے مشرف ہوے ہین اور اونکی وجہ سے

ہمارے عقائد راسخہ کی جڑ مضبوط ہوی ہے پہلے اونہوں نے کلام اللہ شریف سے معجزے
کو آنحضرت صلعم کی نبوت کا شاہد عادل و یکیا اور آپکے محامد جلیلہ اور محاسن جمیلہ کا علم اوس
سے حاصل کر کے آیکی اور خدا کی محبت کو اسدرجہ پر پہونچایا کہ قیامت تک کوئی مسلمان اونکے
ادنی درجہ کو بہی نہین پاسکتا کلام اللہ شریف وہ مقدس آسمانی کتاب ہے کہ خالق عالم نے
اوسکو اپنی پیاری مخلوق کی ہدایت کیواسطے ایک ایسے عظیم الشان فرشتہ کی وساطت سے
بہیجا ہے کہ ذِی قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ اوسکی صفت ہے
قرآن شریف جو رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے آجتک اصلی حالت پر ہے اگر کسی بشر کا کلام ہوتا
توکوئی یہ یقین کرسکتا ہے کہ کفار عرب جو اپنی فصاحت اور بلاغت کے سامنے تمام عالم کو
عجمی جانتے تہے رسول اللہ صلعم کے اس معجزے کو مان لیتے ہرگز ہرگز ایسا نہوتا بلکہ خداوند
تعالی کے اس دعوے سے کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ دم نہ مار سکے بعض ناقص راے
کفار کی ابلہ فریب باتون سے یہ بات ہے کہ قرآن شریف وحی آسمانی نہین ہے بلکہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود تصنیف کیا ہے دیکہو جس احمق کا ایسا خیال ہے کہ رسول اللہ صلعم کا
کلام ہے اس معارضہ مین اوسنے اپنی قوم کے فصحا اور بلغا کو جمع کر کے ایک بشر کے کلام کا
مقابلہ نہین کیا اور کوئی کتاب ایسی جمع نہین کرائی جس سے یہ ثابت ہوسکتا کہ بندہ کے
کلام کا جواب بندون نے ادا کردیا عرب کے فصحا اور بلغا کی تعداد اور اونکی تصانیف
اعداد اور شمار سے باہر ہے اور وہ مصنفین کفار عرب اور اہل اسلام دونون سے ہین لیکن اگر
مسلمانون نے ازروے ادب کے یا بلحاظ نقص شان کلام اللہ کے قرآن شریف کے
نظم کے موافق تالیف مین سعی نہین کی تو اسلامی مصالح سے نہ کی ہوگی فصحاے کفار کو کون
چیز مانع تہی کہ کوئی تالیف مثل کلام اللہ شریف کے اپنے قریحہ سے اونہون نے دنیا مین

یادگار کے طور پر چھوڑی جس سے مسلمان لوگ اپنے مذہب مین باطل سمجھے جاتے کفار کے عجز اور مسلمانون کے پیغمبر کے معجزے سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن شریف آسمانی کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوی ہے اور بدون اوسکے تمسک کے دین پرستی کی اساس ہوا پر ہے جسکو اپنے خدا کی سچی محبت ہے وہ رسول اللہ اور کلام اللہ اور عالم آخرت کو دوست رکھتا ہے اور دنیا کے اسباب کو ناگزیری تعلقات سے تصور کرتا ہے اور اصلی تعلقات اوسکے دل کے عالم آخرت سے متعلق رہتے ہین۔

یون تو کلام اللہ شریف آنحضرت صلعم کے صفات جلیلہ سے مملو ہے اور اہل دین اون صفات رضیہ سے ہر وقت کسب فیض روحانی کرتے رہتے ہین لیکن چونکہ اس مقام پر اظہار کرامت ذات نبوی مقصود ہے اسلیئے چند آیتین تبرک اور تیمن کے طور پر لکھی جاتی ہین اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ خداے پاک نے اس آیۂ شریفہ مین مومنین کو یا اہل عرب کو یا اہل مکہ یا تمام مخلوق کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم تمہاری ذات سے مبعوث ہوے ہین غیر نوع سے نہین ہین تم لوگ ورس برگزیدہ رسول کے رتبہ کو جانتے ہو اور اوسکی ہدایت کو متحقق مانتے ہو اور اوسکے صدق اور امانت کا تمکو پورا علم ہے اور تم لوگ اوس رسول کو کذب اور ترک نصیحت کے ساتھہ متہم نہین کرتے ہو اسلیئے کہ وہ رسول تمہین لوگون سے ہے عرب مین کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا کہ آپ کو اوسکے ساتھہ قرابت کا تعلق نہو تا یہہ مطلب عبد اللہ ابن عباس رض اور دوسرے مفسرین کے نزدیک یعنی قولہ تعالی إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ کے متعلق ہے۔

اور بعض مفسرین نے فاء انفسکم کے فتحہ کے ساتھہ تفسیر کی ہے یعنی رسول اللہ

تم لوگون سے اشرف اور ارفع اور افضل ہین یہ نہایت درجہ کی مدح ہے اسکے بعد آپ کی مدح
باوصاف حمیدہ اور محامد کثیرہ فرمائی ہے آنحضرت صلعم کو قوم کی ہدایت اور رشد اور
اسلام کیواسطے جو کچھہ حرص تہی اوسکی نہایت تہی قوم کو جو چیز دنیا اور آخرت مین ضرر پہونچاتی اپنی
اپنی قوم کو اوس سے بچایا اور روکا اوسکی شدت بیان کی ہے اور آپ کو مومنین کے ساتھہ جسقدر
رافت اور رحمت تہی اوسکا اظہار کیا ہے بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس آیۃ
شریفہ مین اپنے دو نام مبارک رؤف اور رحیم آنحضرت صلعم کو عطا فرمائے ہین یہ نہایت
درجہ کی رحمت الٰہی ہے مومنین کو اوسکے ساتھہ مباہات کرنیکا موقع ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی تحقیق اللہ تعالی نے مومنین
کے ساتھہ بخشش کی اسلیئے کہ اون مومنین کی ذات سے ایک رسول کو مبعوث کیا اگر اللہ تعالی
تبلیغ احکام کسی فرشتہ کی رسالت سے فرماتا اور مخلوق سے پیغمبر کو مبعوث نکرتا تو اوس فرشتہ کو
سوا رحمت سے بشارت دینے اور عذاب سے ڈرانے کے اور کچھہ کام نہوتا جو شفقت پیغمبر
علیہ الصلوۃ والسلام کو مومنین کے ساتھہ ہے اوس فرشتہ کو وہ شفقت ہرگز نہوتی چونکہ اللہ تعالی
کو اپنی مخلوق نہایت درجہ عزیز ہے اسلیئے اوسنے اپنی مخلوق سے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو
مبعوث کیا یہ بخشش جملہ مسلمانون کے واسطے نہایت عظمی احسان ہے اسی قبیل سے یہ آیت
شریفہ ہے كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت
صلعم سے تفسیر منکم کی روایت اس طور سے کی ہے کہ از روے نسب اور حسب اور صہریت کے
مین تم لوگون سے مبعوث کیا گیا ہون آدم علیہ السلام کے زمانہ سے میرے زمانہ تک کوئی سفاح
نہین ہے سب نے نکاح کیا ہے اس مقام مین دحیۃ الکلبی نے کہا ہے کہ مین نے آنحضرت
صلعم کی اُمہات سے پانسو عورتون کو شمار کیا اونمین سے کسی عورت کو بے نکاح کے نپایا

اور جاہلیت کے رسوم سے اونمین کوئی شے نہین دیکہی وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ کے
یہی معنی ہین حضرت ابن عباس رض نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ایک نبی کی
صلب سے دوسرے نبی کی صلب کی طرف پہیرا یہان تک کہ آپکو نبی پیدا کیا۔
جعفر ابن محمد رض نے لکہا ہی کہ اسد تعالی نے اپنی طاعت سے مخلوق کا عجز جان لیا
تہا اونکو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ تم لوگ میری طاعت سے صفا حاصل نہین کر سکتے اسواسطے
اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان ایک ایسی مخلوق کو پیدا کیا کہ اوسی مخلوق کی جنس اور صورت
سے ہے اور اوس مخلوق کو اپنی رافت اور رحمت کا خلعت پہنایا اور مخلوق کیطرف اوسکو سچا
سفیر بناکے بہیجا اور اوس سفیر کی طاعت کو اپنی طاعت ٹھہرایا اور اوسکی موافقت کو اپنی موافقت
سے تعبیر کیا اسلیئے فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اسی قبیل سے یہ آیت ہے
وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اس آیت کی تفسیر مین ابو بکر بن محمد طاہر نے لکہا ہے
کہ اسد جلشانہ نے محمد صلعم کے وجود مبارک کو رحمت کے خاص لباس سے زینت دی آپ کا ہونا
عین رحمت ہے اور آپکے شمائل اور صفات برگزیدہ جسقدر ہین عامہ خلائق کیواسطے وہ سب
رحمت ہین جس کسی کو آپ کی رحمت سے جتنا حصہ ملا وہ آدمی اوسکی وجہ سے تمام مکروہات دارین
سے ناجی ہے اور دارین مین تمام محبوب چیزون کی طرف پہونچنے والا ہے اسد تعالی نے
آپ کی حیات کو رحمت کیا تہا آپ کی ممات کو بہی رحمت کیا چنانچہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا ہے حَيَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ۔
سمرقندی رح نے رحمۃ للعالمین کی تفسیر مین کہا ہی کہ آنحضرت صلعم جن اور انس کیواسطے رحمت تہے
اور کہا گیا ہی کہ آپ جمیع مومنین کیواسطے رحمت تہے کہ اونکو راہ خدا کی ہدایت کی اور منافقین کیواسطے آپ اسطور سے
رحمت تہے کہ اونکو امان دیا گیا اور کافرین کیواسطے تاخیر عذاب کا باعث آپ ہوئے ابن عباس رض نے فرمایا ہی کہ آنحضرت صلعم مومنین

اور کافرین کیواسطے اسوجہ سے رحمت تہے کہ کافرین آپکی سبب سے آپ کے زمانہ مین اللہ تعالی کے
عذاب سے بچ گئے بخلاف دوسرے زمانہ کے کفار کے کہ پیغمبرون کے جھٹلانے کی وجہ سے
فوراً اونپر عذاب نازل ہوجاتا تہا اور آپ کے انکار کرنیوالون پر عذاب نازل نہین ہوا یہ امر آپ
کے رحمت ہونیکا باعث تہا۔ آنحضرت صلعم نے ایکبار جبرئیل علیہ السلام سے دریافت
فرمایا کیا میری رحمت سے آپ کو بہی کچھہ حصہ ملا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین اپنے انجام سے
ہمیشہ خوف کرتا تہا اللہ تعالی نے جب سے میری نسبت یہ ارشاد کیا ہے ذِی قُوَّۃٍ عِنْدَ
ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ تب سے مین مطمئن ہوگیا میری نسبت ارشاد الہی
آپ ہی کے رحمت ہونے کے باعث ہوا حضرت جعفر ابن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے
سَلَامٌ لَّکَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ کی تفسیر مین یون روایت ہے کہ آپ کی بزرگی کے سبب
سے اصحاب یمین کو سلامت ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر مین ابو العالیہ و حسن بصری رحمہم اللہ سے
روایت ہے کہ صراط مستقیم آنحضرت صلعم اور آپ کے خیار اہلبیت اور اصحاب ہین وَاِنْ
تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اللہ تعالی کی وہ نعمت کہ تعداد سے باہر ہے آنحضرت
صلعم کی ذات فیض آیات سے مراد ہے اس لئے کہ آپ انواع فیض دینی اور دنیوی کے ساتہہ
مبعوث ہوے ہین۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ جاء بالصدق
سے آنحضرت صلعم ہی کی ذات مبارک مقصود ہے کہ آپ سچی رسالت کے ساتہہ مبعوث
ہوے ہین اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ مفسرین نے لکہا ہے کہ قلوب کا اطمینان
آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب ہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

الآیۃ اس آیۃ شریفہ مین اسد تعالی نے آنحضرت صلعم کے طرح طرح کے اوصاف بیان کئے ہین آپ کو اسلئے امت پر شاہد لنفسہ ٹھہرایا کہ آپ نے امت کو رسالت پہونچائی اور یہ بات آپ کے خصائص سے تہی کہ آپ نے اہل طاعت کو بشارت دی اور اہل معصیت کو ڈرایا اور تمام مخلوق کو اسد تعالی کی شہادت اور توحید کیطرف بلایا اور آپ سراج منیر ہین کہ آپکی ذات مبارک سے حق کا راستہ ظاہر ہوا اور کفر کا اندہیرا دور ہوگیا حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ اسد تعالی کے نزدیک آپکی بڑہی فضیلت سے یہہ بات ہے کہ اسد تعالی نے آپکی طاعت کو عین اپنی طاعت ٹھہرایا جیساکہ فرمایا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ چونکہ تمام کلام اسد شریف آنحضرت صلعم کے محاسن جلیلہ اور محامد کثیرہ سے مملوہے اور فی الحقیقت کلام اسد شریف آپہی کے مراتب کے اظہار کیواسطے نازل ہوا ہے مخلوق کو خدا تعالی کے مقابلہ مین آنحضرت صلعم کے اوصاف کی کہان طاقت ہے جو کچھہ اوصاف آپکے خالق عالم نے بیان فرمائے ہین سچے مسلمان خدا کے خاص بندے اونپر غور کرکے آپکی صحبت کے انوار کا اقتباس کرتے ہین اور دین اور دنیا مین محب پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے کہلاتے ہین اس مقام پر بغرض حصول برکت آیۃ صلوۃ پر اکتفا کیا جاتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تحقیق اسد تعالی اور اسد تعالی کے ملائکہ نبی صلی اسد علیہ وسلم پر درود بہیجتے ہین اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نبی صلی اسد علیہ وسلم پر درود اور سلام بہیجو نبی صلعم کی شان رفیع کو بیان سے دیکہنا چاہئے کہ آپ مین کیا کیا بزرگیان اور کیا کیا مراتب جمع ہین کہ اسد تعالی اور اوسکے فرشتے آپ پر درود بہیجتے ہین اور اپنے اور فرشتون کے اقتدا سے اسد تعالی عامہ مومنین کو ہدایت کرتا ہے کہ آپ پر درود اور سلام بہیجو یہہ مرتبہ جلیل اسد تعالی نے آجتک کسی نبی مرسل کو عطا

نہین کیا اور ایسی برکت اور شرف حاصل کرنے کیواسطے اللہ تعالی نے کسی نبی کی امت
کو کسی نبی پر درود بھیجنے کیواسطے مخاطب نہین کیا اس خطاب مستطاب مین یہ سر ہے کہ نبی
صلعم اللہ تعالے کے محبوب ہین آپکی وجہہ سے آپکی اُمت کے مراتب بہی اللہ تعالی بڑہانا
چاہتا ہے جبکہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر آپکی اُمت کے لوگ درود بھیجینگے تو آپ کو اون
کیطرف لامحالہ نظرِ رحمت ہوگی اور آپکی نظرِ رحمت کی وجہ سے اللہ تعالی کے منظورِ نظرِ رافت
ہونگے پس جیسا مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کا دوسرے نبیون سے اشرف اور افضل اور اعلے
ہے ویسا ہی مرتبہ آپکی امت کا بہی تمام نبیونکی امت سے اشرف اور افضل ہوگا۔

صحابۂ کرام سے بعد جو علمای امت محمدیہ یکے بعد دیگرے آئے اونہون نے ہملوگون
کی غمخواری اور ہمدردی اسلامی سے دین کے تمام مشکلات کو آسان کردیا اور ہر طریقہ سے
ہملوگون کو آگاہی کی اونہین خاصانِ خدا کا طفیل ہے کہ ہم لوگ آج کے دن نعمت ایمان سے
بہرہ یاب ہین اور خدا اور خدا کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار کہلاتے ہین ہم کو اپنی آخرت
کے زاد کے واسطے یہہ ضروری امر ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کی سچی محبت سے اپنے دلونکو
معمور کرین تاکہ اوس عالم مین ہماری خرابی ظہور مین نہ آئے اور رسول اللہ صلعم کے اخلاق اور
عادات اور محاسنِ ذاتی اور فضائلِ جلیلہ سے اسطور سے معرفت حاصل کرین کہ ہم لوگون کا گروہ
قیامت کے دن تمام امتون کے گروہ کے سامنے سرخرو نظر آئے اور ہمارے دلون سے
رسول اللہ صلعم کی محبت کے انوار اسطور سے ظہور کرین کہ دیکہنے والون کی آنکہین خیرہ ہوجاتین

اسوقت مین بہی علماے امت محمدیہ اہل اسلام کی غمخواری اور دین محمدی کی نصرت مین
جو کچہہ اہتمام کرتے ہین اور اپنی عزیز اوقات کو خاص و عام کی دینی خدمت کی غرض سے
جسطور سے صرف کرتے ہین اوسکے بدلے پر سواے خداوند متعال اور اوسکے برگزیدہ

حبیب سے کوئی قدرت نہیں کہتا جو کچھ جواہر اسرار سینوں کے خزانوں اور کتابوں کے
صندوقوں سے نکالکر لٹا رہے ہیں ان بے بہا گوہروں کی قدر اور قیمت وہی لوگ پہچانتے
ہیں جنکو نگاہ بصیرت ہے اور جنکے نصیب میں یہ دولت ہے دیکھو نادر الوجود کتاب وسائل
الوصول الی شمائل الرسول زمانہ حال کی تالیف میں کیسی یکتا ہے جواہر جسکی
آب و تاب سے در و سلک پروین موج عرق میں ہے جسکی آبدار اور سطور کی تابانی
آمرہ ماکین ملتی ہے ہر ایک سطر اسکی حور جناں کے گلے کا ہار ہے ہر ایک لفظ اسکا باغ خلد
کی بہار ہے اسکے روشن معانی اپنے فروغ سے آفتاب اور ماہتاب کی آنکھوں کا دہین
اسکے مضامین ایسے انوار ضیا سے پر توسمع طور ہیں آب حیات کے پیاسوں کے لئے
چشمۂ آبحیواں ہے بلکہ امت محمدیہ کیواسطے آب کوثر ہے خدای پاک کی رضا کا کامل وسیلہ ہے
اور اسکے حبیب کی محبت کا بڑا ذریعہ ہے۔

اسکے مؤلف نامی علامۂ عصر یگانۂ دہر عالم اجل فاضل اکمل بحر معقول و منقول محیط اعظم
فروع و اصول وحید علماے زمانہ فرید کملاے یگانہ سراج امت محمدیہ حضرات شریعت احمدیہ مقتبس
انوار علم الیقین حلال مشکلات دین متین نقاد جواہر کلمات احادیث نبویہ صراف نقود اخبار مصطفویہ
مفسر معانی فقہیہ دررانی اجل علماے زمانی ادیب لبیب یوسف بن اسمٰعیل نبہانی
رئیس محکمہ حقوق بیروت نے اس کتاب کو محدثین کے اصول پر تالیف کیا ہے لیکن
احادیث صحیحہ اور ماخذ مستند ہونے کی وجہ سے اونکے اسناد کو ترک کردیا ہے تاکہ مطالعہ کے
وقت آسانی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے شمائل شریفہ کتاب شمائل ترمذی
مؤلفہ امام حافظ ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی میں مدون ہیں اور تمام محدثین کے نزدیک بہت
تنقید اور تخلیص کے درجہ میں ہیں اور اونکا ماخذ اصح کتب ستہ احادیث ہیں مستقل طور سے

اس تالیف مین نقل کئے ہیں اور بعض مطالب بقیہ جو کتاب مذکور میں موجود نہ تھے دوسری معتبر کتب ائمہ اعلام دین سے انتخاب کرکے درج کتاب کئے ہیں اور اونکی تصریح مؤلف علامہ نے دیباچہ کتاب مین کردی ہے۔

اس کتاب مین موافق ترتیب مؤلفہ علامہ آنحضرت صلعم کے شمائل شریفہ اور محاسن جلیلہ اور سیرت پسندیدہ اور طرز معاشرت گزیدہ کی ترتیب وار ایک مفصل فہرست ہے جبکہ یہہ متبرک کتاب دیار شام سے ممالک دکن مین پہونچی شیفتگان جمال جہان آرای محمدی کی آنکھون کے سامنے ایک ایسا مصفا آئینہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال صوری اور حسن معنوی کے انوار سے معمور تہا اور اوسکے سراپا سے قدرت کبریائی کا ظہور تہا میرے ایک قدیمی دوست عزیز الوجود یادگار سلف سرمایہ افتخار خلف صاحب النفس الزکیہ والسیرۃ السنیہ مولوی محمد حمید الدین صاحب تابیل سرکار عالی سلمہ اللہ تعالی بہی اس جلوہ پرستی میں مشغول ہوے اور اونکے آئینہ قلب نورانی مین ہدایت یہ توافق ہوی کہ حضور رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام کے جمال جہان آرا کے فروغ سے عالم کون و فساد گو تجلی کدہ بنا ہی ہے لیکن بعض کند نصرون کی نگاہوں مین اتنی طاقت نہیں ہے کہ بلا عینک کتاب کے اونکے جمال معنوی سے چشم شوق کو فروغناک بنا سکین اور بعض ایسی نگاہین ہیں کہ عربی الفاظ کے نقاب کی وجہ سے وہ آفتاب انوار رسالت پناہی سے بالکل محروم ہیں اگر عربی الفاظ کا حجاب درمیان سے اوٹھہ جائے تو خاص و عام کے درمیان ہرتک باقی رہیگا اور ہر اہل نظر اسکے مشاہدہ سے آنکھون کو اور دل کو سرور پہونچا ویگا یعنی اردو زبان میں اس کتاب لاجواب کا ترجمہ معمولی الفاظ اور صاف صاف عبارت مین کردیا جائے ان پڑھ لوگ جوان بچے عورات جنکو کچہہ حرف شناسی کا مادہ ہے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے شمائل جلیلہ و محاسن

پسندیدہ سے ملامت اُستاد کے آگاہ ہوکر دین اور دنیا کی سعادت اور برکت سے مشرف ہوسکیں گے۔

حقیقت مین یہ کتاب ہرایک مسلمان کے واسطے زادِ آخرت ہے اسکے مؤلف علامۂ زماں نے اُمتِ محمدیہ کے ساتھہ نہایت درجہ نمایاں احسان کیا ہے عام مسلمانون کو قصے کہانیوں کی کتابون کا مطالعہ کرنا اور ایسے لطائف روحانی سے محروم رہنا نہایت حیف ہے گو خاص لوگ علمی ذرائع سے ذات اور صفات باری تعالیٰ جلشانہ اور فضائل اور محاسن پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص شرف حاصل کرکے خدا اور رسول کے مقبول بن سکتے ہین مگر عام لوگون کے واسطے سوا ایسی معمولی تالیفات زبان ملکی کے کوئی ذریعہ قبولیت الٰہی اور خوشنودی رسالت پناہی کا متصور نہین ہوسکتا۔ یہ یقین ہے کہ توفیق الٰہی سے ایسی کتاب کے مطالعہ کے بعد عام مسلمان اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جان اور دل سے شیفتہ ہوجائینگے اور محبت نبوی سے اپنے خدای پاک کے سچے بندے کہلائینگے۔

دین اور دنیا کی بہبود کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے جہانتک اہل حجاز اور عرب کو دئے ہین اونکے بعد جو کچھہ اہل عجم اور اہل ہند کے ساتھہ دینی مقاصد مین احسان کیا ہے وہ اوسکے رسول کے دین اور آئین مین جہانتک اہل عجم اور اہل ہند نے ترقیان کی ہین اور اوس کے رسول کی محبت اور اوسکی محبت کو دل اور جان مین جگہہ دی ہے وہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے مصداق یہی مسلمان ہین اور اہل ہند سے بڑھکر ایسی نعمتون کے زیادہ مستحق اہل دکن ہین اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے اس خطہ کو جب سے بادشاہانِ اسلام کے قبضہ اور تصرف مین دیا ہے وہ بادشاہانِ کبار دین دار ہون کے نامی خاندان اور اہل عجم اور اہل ہند کے جلیل القدر تھے اور اس مبارک وقت مین اس خطۂ اسلام آباد کے مستقل حاکم اور ذی اقتدار فرمان روا

ہمارے خداوند نعمت حارس شرع محمدی مؤسس اساس دین احمدی فخر الملوک و السلاطین سایۂ رحمت رب العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین آفتاب مطلع جہانداری چراغ دودمان شہریاری سلالۂ آئین طرازان سلطنت آصفیہ نخبۂ تاج آرایان مملکت ہفتاقلیمیہ خلق پرور عدل گستر بحر کرم معدن ہمم دارا اقبال سکندر اجلال سلیمان شوکت آصف سرلت قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور

نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ

نظام سادس دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ ہیں اس سلطنت کے اول بانی نواب آصفجاہ طاب ثراہ تھے جہاں اونکی شوکت مملکت اور شکوہ سلطنت کے اوراثار تھے اونکی دین پرستی اور زہد اور ورع اور تقوی کی اوسکے مقابلہ میں زیادہ تر شامدی تھی اونہوں نے اپنے عہد حکومت میں کیسے کیسے جلیل الشان اکابر اسلامی کو اپنے ملک میں آباد کیا اور کس کس مرتبے کے اعیان دولت کو حیدرآباد میں بسایا اور اونکو ساتھ کیا کثرت اور مناصب اور جلیلہ خدمات سے سلوک فرمایا آجتک اونکی نسلوں میں وہی سلسلۂ دینداری اور خداپرستی اور دولت و مناصب کا چلا آرہا ہے۔

اس ملک کے باشندے تین گروہ کی نسل سے اعتبار کئے جاتے ہیں یا امرا کے دودمان سے یا مشائخ کبار کے خاندان سے یا نامی علما کی اولاد سے عوام الناس کسی شمار میں کے اعتبار کے قابل نہیں ہوتے دکن میں کوئی ایسا گھرانا نہیں ہے جسمیں دولت کے آثار یا مشائخی کی شان یا علم کے نشان نہ پائے جاتے ہوں جس طرح اونکی کثرت کا سلسلہ بڑھ رہا ہے اوسی طرح دولت اور علم اور فضیلت اور دین اور اسلامی آئین میں بھی بتدریج ترقی ہے امرا اور اعیان ملک ذاتی بزرگی اور صفاتی مراتب کے تفضل سے اکابر دین کی تعظیم اور توقیر میں خاص روش رکھتے ہیں نہایت قیق القلب اور فقرا کے دل سے اخلاص مند ہیں

اور اکابر علما کی شان جلیل اور مدرسہ وسیع کا اسد رحمہ اکرام کرتے ہین کہ جس سے اونکے مراتب
کی شان مین خاص شان پیدا ہوئی ہے آئین اسلامی صوم صلوۃ مین بقدر اہتمام رکھتے ہین
کہ بلدہ کی مساجد جنکی تعداد ہزاروں سے بھی زیادہ ہے پنجگانہ نماز جماعت سے معمور رہتی
ہین خاص کر جمعہ کے دن کہ عام مومنین کے واسطے عید کا دن ہے بڑے اہتمام سے
مساجد مین نمازین پڑھی جاتی ہین جس سے اسلامی عظمت کے آثار نمایاں ہوتے ہین سرکار
کی جانب سے ہر ایک مسجد مین مؤذن اور پیش امام و خطیب مقرر ہین اور فرش و صفائی
اور روشنی کا اہتمام علی الدوام ہے انہی عبادات خیر مین سرکار کے لاکھوں روپیے سالانہ
صرف ہوتے ہین۔

ماہِ مبارک رمضان مین بلدہ کے حفاظ کے سوا سیکڑوں حافظ دور دور سے کلام اللہ
شریف سنانے کے واسطے آتے ہین شاید کوئی مسجد بلدہ کی ایسی ہوگی جس مین ایک دو کلام اللہ
شریف ختم ہوتے ہونگے ورنہ اکثر مساجد مین چار یا پانچ کلام اللہ تک ختم ہوتے ہین اور اکثر مساجد
مین شبینہ ختم ہوا کرتا ہے ختم کی شب مین مساجد مین فرش اور روشنی اور بخور کا اہتمام نہایت شایستگی
سے ہوتا ہے اس مبارک مہینہ مین کلام اللہ شریف کی برکات اور روشنی شمع و چراغ سے جملہ
مساجد بیت المعمور بنجاتی ہین۔

سرکار کی خیرات اور حسنات سے انواع اور اقسام کے ایسے ذرائع ہین جن سے علی العموم
غربا اور فقرا ہمیشہ بہرہ یاب ہوتے رہتے ہین چنانچہ عشرہ شریف محرم الحرام مین امام الہدیٰ
سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نیاز شریف کی نیت سے ہزاروں من طعام
پختہ ہوکر فقرا صلحا اور کافہ انام کو کھلایا جاتا ہے اور سرکار کی اس خیرات کی علاوہ اہل کرم سے
کوئی شخص کلمہ گو ایسا نہوگا کہ امام ہمام کی نیاز سے اس مبارک مہینہ مین شرف سعادت حاصل

کرنے سے محروم رہتا ہوگا ورنہ عام وخاص مسلمانوں کے علاوہ قوم ہنود تک بلکہ ارذل الناس
بھی اس صحنک کو اس وجہ متبرک جانتے ہیں کہ امام الشہدا کی نیاز کو دینی مذہبی رسوم سے بڑھ کر
سمجھ کے فاتحہ دلانے میں نہایت درجہ اہتمام کرتے ہیں اور وہ کھانا مسلمان فقرا کو تقسیم
کرکے نہایت مباہات کرتے ہیں۔

سرکار کی جانب سے علاوہ محرم الحرام کی خیرات کے ماہ مبارک ربیع الاول میں سید کائنات فخر
موجودات رسالت مآب رسول اللہ صلعم کی نیازات مبارک اور ماہ برکت آثار ربیع الآخر میں قطب
ربانی غوث الصمدانی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی نیاز شریف ایسے اہتمام سے
کی جاتی ہے کہ زیادہ اوس سے آجتک کسی اسلامی سلطنت میں یہ دونوں مبارک نیازیں نہیں ہوئیں
اور نہ ہوسکیں فقرا و غربا کو تو علی العموم بریانی و زردہ و روزانہ کھلایا جاتا ہے لیکن ہزاروں صلحا اور معزز
مشائخ اور علما کی خدمات میں تبرک کے طور پر سیکڑوں دیگوں کے ذریعہ بریانی اور زردہ بھیجا جاتا
ہے جسکے مصارف کی تعداد لاکھ سے متجاوز ہوتی ہے۔ سرکاری نیازات کے علاوہ ان
مبارک مہینوں میں امرا و دولت اور اعیان مملکت اسقدر کثرت سے بریانی اور زردہ پکوا کر عام
دعوت دیتے ہیں کہ اہل دعوت کو اپنے مکانوں میں ان مہینوں میں کھانا کھانے کا اتفاق
بہت کم ہوتا ہے بلکہ بریانی اور زردے سے روزمرہ کے کھانے کے باعث طبیعتوں کو رغبت نہیں
رہتی فقرا اور محتاجین اور مشائخ اور علما اور ارباب دول غرض کل ان نیازات کے تبرکات سے علی العموم
بہرہ یاب ہوتے ہیں غرض کی یہ نیازیں دیکھنے کے قابل ہیں جس سے اسلامی اعتقادات کے آثار
نمایاں ہوتے ہیں۔

سرکاری خیرات سے ایک بڑا مد سالانہ نیازات اور اعراس بزرگان دین کا ہے ان نیازوں کے
بھی کھانے علی العموم صلحا اور مشائخ اور علما اور فقرا اور امرا تبرک کے طور پر عرس کے سماع میں تبادل

کرتے ہیں اور ان اعراس و رسومات کے مصارف کے واسطے ہزارون روپیہ او رجاگیرات سرکار کی طرف سے بطور اوقاف کے دیے ہیں اور اکثر بزرگان دین کی درگاہون کی جاگیرات فقرا اور صاحبین کے لنگرون کے واسطے بھی مقرر ہیں جن کے محاصل سے وہ لوگ ہمیشہ پرورش پاتے ہیں —

جسقدر خیرات کی مد سرکاری خزانہ سے متعلق ہیں اور جو کچھ مصارف بابت دین سرکار کی طرف سے ماہانہ و سالانہ بطور پر دیے جاتے ہیں اون سے بڑھکر ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع میں مد خیرات جاری ہیں کوئی موضع ایسا نہین ہے کہ جسمین مساجد اسلامی اور معابد اور دیول ہنود کے نہونگے ہر ایک موضع مین مسجد اور دیول کے خدمتیون اور اونکی ترمیم اور ضروری مصارف کے واسطے سرکار کی طرف سے اوقاف کے طور پر زمینیں معاف ہیں اور بڑی بڑی درگاہون اور بڑے معابد ہنود کے واسطے ہزارہا روپیہ محاصل کے موضعات سرکار کی طرف سے عطا کئے گئے ہیں بعض بعض درگاہوں اور معابد کی جاگیرات کا محاصل پچاس ہزار تک بلکہ ایک لک سے زیادہ بھی ہے اور دس پانچ ہزار محاصل کی جاگیرات تو مرتبہ اعتبار اور شمار ہی مین نہین ہیں ان اوقاف کی زمینون کے سوا روپیے اور وظائف فقرا کے جو درگاہوں و مساجد اور معابد کے خدمتی ہیں سرکار عالی کی عام مواصی سے جدا ہین اگر ان تمام جاگیرات اوقاف او روپیوں اور وظیفون کی تعداد شمار کی جائے تو تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے محاصل کا ایک ربع بلکہ ایک ربع سے بھی زیادہ ہوگا یہ جاگیرات اوقاف امرای دولت کی جاگیرات کے سوا ہیں اور اسی قبیل سے وہ رعایتیں اور مسامحات ہین کہ علما مشائخ صلحا اعتقاد زہاد حفاظ گوشہ نشین لوگون کے ساتھہ ظہور میں آتے ہیں ان بزرگان خدا پرست دیندار کے وظائف اور روپیے اور رادار جو معین ہین اونکی تعداد سے خداوند تعالیٰ کی صفت رزاقی اور سرکار عالی

کی خسروانہ ہمت کے آثار کا شاہدہ ہوتا ہے یہ اسی طرح حوصلہ اور عالی ہمت اور دریا دل سرکار ہے کہ اسکی خیرات جاریہ اور حسنات متوالیہ کا اندازہ آجتک کسی مؤرخ نے نہیں کیا میں نے اس موقع پر چند سطرین اجمالی طور سے بر سبیل تذکرہ جو لکھی ہین بحسب اقتضاے محل لکھی ہین ان خیراتی مدات سے عوام الناس تک واقف ہین اگر جملہ اوقاف اور خیراتی مدات اور وظائف اور یومیون وغیرہ کی تفصیل اوسکے محل پر کی جائے تو خاص ان حسنات سرکار عالی کی ایک مبسوط کتاب جمع ہو سکیگی۔

غرض کہ اس قسم کے سلوک اور مراعات اور خیرات بے اندازہ سی ماہر ہین جب سے سلطنت آصفیہ کا آفتاب طالع ہو کر اوج ہمارے سپہر اجلال ہوا ہے فیض کی ایسی شعاعین تب ہی سے اکناف عالم مین پھیل رہی ہین اور ہر وقت اور ہر زمانہ مین اونکی ترقی ہوتی جاتی ہے خصوصاً قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور دام ملکہ کے عہد دولت میں جو کچھ فیاضی کے آثار ہین اونکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ طبقات سلاطین دکن سے کسی طبقہ کے بادشاہ نے اس قسم کی فیاضی اور عالی ہمتی کے ساتھہ سر برآرائی نہین کی ہوگی۔

اعلیحضرت کے زمانہ دولت مین علمی ترقیات جسقدر دکن مین ہوئی ہین اگر اسکا مقابلہ کسی اسلامی حکومت سے کیا جائے کہ ایسے مصارف کہانتک ہین تو سوان حصہ بھی حیدرآباد کے علمی مصارف کے مقابلہ مین مشخص ہوگا مغربی علوم کی جو کچھہ ترقی باقتضاے ضرورت زمانہ اس سرزمین مین ہوئی ہے اوسکی وجہ سے ایک عالم کی نگاہین اہل دکن کیطرف اوٹھہ رہی ہین بلدہ مین مختلف علوم و فنون کے مدارس کثیر التعداد ہین اور ہر ایک طبقہ کے لوگون کیواسطے اونمین مدارج معین ہین مرشدزادون اور امراء کی اولاد کی تربیت اور تعلیم کیواسطے جداگانہ مدارس ہین اور شہر کے دوسرے معززین اور عام لوگونکی تربیت کے مدارس علٰحدہ ہین ان مدارس مین

مختلف علوم و فنون کے استادوں میں مدراسی اہل عرب ہندوستانی جو کہ اسے زمانہ میں مامور اساتذہ سے ہیں سرکاری ملازم ہیں طلبہ کی تربیت اور تعلیم میں مصروف رہتے ہیں اور ماہانہ سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحان ہر طبقہ کے طالبعلموں کا لیا جاتا ہے اور ہر سال طلبہ امتحان میں کامیابی حاصل کر کے سرکار سے انعام پاتے ہیں اور ایسے مواقع پر اعلیٰحضرت خود بنفس نفیس اپنے ملکی طلبہ کو انعام سے اعزاز بخشتے ہیں ان طلبہ اور ان مدارس کے علاوہ تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں قصباتی لوگوں کی تعلیم اور تربیت کی غرض سے سرکاری مدارس میں جہاں کی تعلیمات کی بھی متعلق عمارات ہیں اور مختلف علوم و فنون پڑھائے جاتے ہیں اور ملکی زبان کی بھی تعلیم بقدر ضرورت ہوتی ہے اضلاع کے طلبہ کی تعداد کثرت سے ہے اور مدارس بھی کثیر التعداد ہیں خاص تعلیمات کے اخراجات میں لاکھوں روپیہ صرف ہوتے ہیں اور قصباتی لوگ تربیت اور تعلیم کے بعد اپنی وجہ معیشت کے ذرائع اپنے علوم مکتسبہ سے مثل اہل شہر کے بہم پہونچاتے ہیں۔

مشرقی علوم کے مدارس سرکاری بھی ہیں لیکن ان علوم کی تعلیم زیادہ تر بلدہ کے علماکو سپرد ہے بعض بعض مدرسے علوم مشرقیہ میں نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہیں اور مدارس کے علاوہ علمائے فحول کی درسگاہیں اونکے مکانات میں علم دوست طلبا اونکی خدمات میں استفادۂ علوم کرتے ہیں سرکاری مدارس کے سوا جو علماک دوسرے مدارس ہیں اونکی اعانت سرکاری خزانہ سے اس درجہ بین کی جاتی ہے کہ قریب قریب سرکاری مدارس کے اونکے اخراجات کی تعداد پہونچ جاتی ہے۔

بلدہ کے مدارس کے سوا جو اقلیم ہند میں بڑے بڑے مدارس ہیں اونکی امداد میدہ ماہانہ اور سالانہ سرکار کی عام فیاضی اور دریادلی سے ہوتی رہتی ہے۔

اس سرکار کی عام خیرات جاریہ سے بہت بڑی خیر یہ ہے کہ حج کے موسم مین ملک کے سیکڑون بے استطاعت لوگ اور دوسرے ملکون کے مسافر بے سرمایہ تہی دست و پا مثل مدراس ہند کابل خراسان وغیرہ کے رہنے والے زاد و راحلہ سے مدد پاتے ہین ان حجازی سیاحون کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفا و تعظیما امن و امان کے ساتھہ پہونچنے کیلئے سرکار کی طرف سے دخانی جہاز کرایہ کئے جاتے ہین اور ان لوگونکی حفاظت اور ہمدردی کے لحاظ سے ایک معتبر شخص جو ملک حجاز کے رستون اور وہان کی رسم و راہ سے بخوبی واقف ہوتا ہے میر قافلہ ٹہیرایا جاتا ہے جو ان لوگونکی آسایش کا ہر طور سے کفیل ہوتا ہے اور اوس میر قافلہ کے ساتھہ خاص طور سے سرکار کی طرف سے امداد کی جاتی ہے یہ حجازی مسافر بعد ادا مناسک حج اوسی دخانی جہاز مین میر قافلہ کے ہمراہ نہایت اطمینان کے ساتھہ واپس ہوکر اپنے اپنے اوطان کو چلے جاتے ہین اور اس سرکار ابد قرار کی صحت اور سلامتی کے واسطے ہمیشہ دعا کرتے رہتے ہین کیسی خوش قسمتی اس سرکار کی ہے کہ سیکڑون حجاج کے حج کا ثواب اس سرکار کے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ذخیرہ آخرت ہوتا ہے۔

حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے خاص باشندے جب کبھی سیاحت کے طور سے اس سلطنت ابد مدت مین تشریف فرما ہوتے ہین سرکار کی جانب سے اونکی پیشوائی اور تعظیم اونکے مراتب کے موافق کیجاتی ہے نہایت اعزاز کے ساتھہ وہ حجازی مہمان سرکار کے مہمان ہوتے ہین اور رخصت کے وقت سرکار کی طرف سے ہزارون روپے اونکی شان کے موافق پیشکش کئے جاتے ہین وہ ہمایون قدم مہمان اپنے اصلی مقام کیطرف نہایت خوشدلی کے ساتھہ مراجعت کرتے ہین اور سرکار کے احسانات جزیل کے عوض مین حضور رحمداو بدحل وعلا دعاے ازدیاد عمر و دولت سرکار ابد قرار مین مصروف رہتے ہین۔

جسطرح اس سلطنت ابد مدت کے متوسلین حفاظ اور علما ہین اور اونکی خاص خدمات ختم کلام اللہ شریف اور دلائل الخیرات اور ختم بخاری شریف اور دیگر ادعیہ ماثورہ ہین اسیطرح حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً مین دلائل الخیرات اور بخاری شریف اور دوسری ادعیہ متبرکہ پڑھنے والے سرکار کیجانب سے معین ہین صبح و شام ختم کرکے سرکار کیواسطے دست بدعا رہتے ہین اور سرکاری ماہانہ عطیات سے بہرہ پاتے ہین۔

بعض اصحاب بعوض کدیہ نے بہ نیت اخروی ہجرت کرکے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کو اپنا ٹھکانا بنالیا ہے اور قدیم سے وہ لوگ اس سرکار ابد قرار کے نمکخوار اور عہد شکرگزار رہتے سرکار نے اون مہاجرین الی اللہ کی حاجت معاف فرماکر اونکی وجہ معیشت جس مقدار مین تھی بحال خود قائم رکھکے اونکو اونکے مقام ہجرت مین پہونچایا مسطور فرمایا ہے وہ لوگ نہایت بیفکری کے ساتھہ یاد الہی مین اپنے عزیز اوقات صرف کرتے ہین اور اپنے ولی نعمت مجازی کی دعاے اقبال مین مصروف رہتے ہین۔

ہندوستان سے دکن تک اسلامی ممالک مین بحیثیت اسلامی آئین اور ترویج شریعت حیدرآباد فرخندہ بنیاد کی ریاست کا اول درجہ اعتبار کیا جاتا ہے جو بزرگان دین اس قلمرو مین وارد ہوتے ہین یہان کی اسلامی رونق دیکھتے ہین تو اونکے دل دوسرے ملکون کے حالات سے سرد ہو جاتے ہین اور حیدرآباد کے سفر کے بعد سواے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے سفر کے دوسرے ملک کا ارادہ اونکے دلون کے گرد مین پھرتا۔

جس اسلامی خطہ کا فرمانروا حامی شریعت رسول اللہ اور حارس عباد اللہ ہو اور صبح و شام کلام اللہ شریف ختم ہوتے ہون صوم و صلوۃ کی پابندی ہو فقرا اہل اللہ عباد و زہاد رات دن اذکار و اشغال اور یاد الہی مین مصروف رہتے ہون علوم دینی کے جابجا چرچے ہون صداے اذان پنجگانہ مساجد مین بلند ہوتی ہو اہل اسلام کثیر جماعتون کے ساتھہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہون اوس خطہ سے بڑھکر

کون حملہ اسلامی وقت مین زیادہ مشہور ہوسکتا ہے اور اوس حملہ کے برکات اور اوسکے بانیوں
کے حسنات کے مقابلہ میں کسکے حسنات کا اعتبار ہوسکتا ہے بزرگان دین کے انفاس متبرکہ
اور اونکی ہمیشہ کی دعاؤں کے اثر سے بادشاہ اور رعیت حوادث زمانہ سے محفوظ رہتے ہیں اہل اللہ کا
وجود ملک کیواسطے سپر اور آفات کی روک ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلشانہ اونکے مخلصین اور معتقدین
کے احوال پر ہمیشہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کو بزرگان دین کے ساتھہ ہمیشہ سے حسن عقیدت
اور بکمال درجہ اخلاص ہے فقرا کے دل سے دوست ہیں اور اونکی تعظیم اور توقیر میں اس درجہ
اہتمام فرماتے ہین کہ دوسرے لوگ اون آثار سعادت پر رشک کرتے ہین اعلیحضرت کی ذات
مقدس مجمع گوناگون محامد و محاسن جلیلہ ہے راقم نے مفصل صفات برگزیدہ اعلیحضرت کو اپنی
مثنوی محبوب الکلام میں اسطور سے جمع کیا ہے کہ ناظرین اوسکے مطالعہ کے بعد یہ کہہ سکتے ہین
کہ ایسا بادشاہ کامل الصفات اس دور مین روے زمین کے بادشاہون مین
کوئی نظر نہین آتا۔ دودمان آصفیہ کے جسقدر فرمانروا گذرے ہیں اونمیں رحمدلی اور رعایا
خلائق کے ساتھہ شفقت اور عدل و داد و فیض رسانی اور منتسبان دولت کے حقوق کا لحاظ اور
قدرشناسی ارباب لیاقت اور صاحبان فضل کا اکرام اور رضاے الٰہی اور پاس شریعت محمدی اور
حسنات کے جو کچھہ صفات تھے اور دکن مین اونکے آجتک جو آثار باقی ہیں اعلیحضرت کے صفات
کاملہ کے مقابلہ میں اون صفات کی نسبت حقیقت اور مجاز کی نسبت ہے اعلیحضرت کے عہد حکومت
میں آئین ملکداری مین جہانتک ترقی اور نظم ونسق سلطنت مین توسیع ہوئی ہے اوسکے لحاظ سے
یہہ کہا جاسکتا ہے کہ ان انتظامات اور مہمات ملکی کیواسطے ایک شخصی قوت کسی طور سے کافی نہیں
ہوسکتی لیکن چونکہ اعلیحضرت ایسے خدارسے سیانے کے مخلص بندے ہیں اور خلق اللہ کے مقاصد

اور معاملات مین جیسا کہ دیندار بادشاہون کا شیوہ ہے کہ مالک حقیقی سے ابتہال اور ضراعت کے ساتھہ توفیق انجاح مرام چاہتے ہیں اور ہر ایک امر کو بادشاہ حقیقی کی مشیت پر محول کرتے ہیں سوا اپنے خدا کے کسی سے استعانت کے آرزومند نہین ہین اپنے گرامی اوقات کو اپنی رعیت کے مہمات مین اسطور سے صرف کرتے ہیں کہ اون عزیز اوقات سے بہت کم حصہ ذاتی آسایش کے واسطے بہم ہوتا ہے مخلوق کی آسایش کی فکر سے اپنی آسایش اور آرام کی مطلق پروا نہیں فرماتے اللہ تعالی ایسے بادشاہ خداترس رعیت پرور دریادل رحیم کریم عزیز خلائق کو ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت اور فضل میں دلی مقاصد سے کامیاب رکھے اور عامۂ خلائق کو آپ کے سایۂ دولت اور حکومت میں تا انقراض دہور و سنین کامجو فرمائے۔

مین نے جبکہ اہل دکن کی دینداری کے آثار اور بادشاہ اسلام کے عہد حکومت کے خیر و برکات دیکھے تو مین نے اپنی اس کتاب کا ترجمہ کرنا اور اہل دین کی خدمات مین پیش کرنا سعادت دارین تصور کیا اور اللہ تعالی جلشانہ اور اوسکے مقبول پیغمبر سے اسکے خاتمہ کے واسطے عجز اور ابتہال کے ساتھہ التجا کی الحمدللہ اولاً و آخراً یہ ترجمہ خدا سے پاک کی توفیق سے جسوقت پورا ہوا تو مین نے بملاحظہ برکت افادت فخر الاماثل مع فضائل مویدالاسلام مویل العلماء الاعلام بقیۃ السلف حجۃ الخلف یگانۂ آفاق مجمع مکارم اخلاق قدردان علم و ہنر ماہر اسرار سیر و خبر عمدۂ امرای عالیشان اسوۂ اعیان ذی شان عالیجناب کمالات انتساب نواب اقبال یار جنگ بہادر رکن رکین انعام سرکار عالی لازالت اعلام شرفہ رافعۃ پیش کیا نواب صاحب ممدوح خاندان سیادت کے روشن چراغ اور شرف کمالات نفسیہ مین مشاہیر اعیان دکن سے ہین آپکی مجلس علم کی مجلس ہے آپ کے جلیس اکثر اہل علم و فضل ہیں آپ کے گرامی اوقات اکثر دینی مسائل اور علماے اسلام کی تصانیف کے مطالعہ میں صرف ہوتے ہیں آپکو فقہ حدیث تفسیر و کتب سیر اور اخبار سے زیادہ تر

دلچسپی ہے اور علوم کی اشاعت سے نہایت درجہ شوق ہے چنانچہ مجلس دائرۃ المعارف
جو سلطنت آصفیہ کے فیضِ جاری کا ایک سرچشمہ ہے آپ اوسکے میرمجلس ہیں اس مجلس کے
تحت حکومت ایک عظیم الشان ولایتی سرکاری مطبع اون مطابع کے مثل ہے جس طرح دیارِ مصریہ
اور شامیہ میں ہیں اس سرکاری مطبع میں مامور علما کتابوں کی صحت کیواسطے سرکار کی جانب سے
مامور ہیں اور جو نادر کتابیں دینی علوم کی دنیا میں عنقا کا حکم رکہتی ہیں سرکار کی توجہ سے بصرف
زرکثیر بہم پہونچائی جاتی ہیں اور نواب صاحب ممدوح کی رائے سے طبع ہوکر مامور علما اور مستعد
طلبہ کو علمی اعانت کے طور پر عطا کی جاتی ہیں اور دکن اور ہند کے نامی کتبخانوں اور علماے
اسلامی کی خدمات میں بہیجی جاتی ہیں اور ہمیشہ کے واسطے یہ سلسلہ ٹہرایا گیا ہے کہ جو نادر کتاب
مفید علما کا علام ہوا وسکے بہم پہونچانے اور طبع کرنے میں سرکار کی طرف سے اہتمام جاری ہے
سرکاری عہدہ جلیلہ اور دینی علوم کی خدمت کے سوا نواب صاحب کے ذمہ صاحبزادہ
بلند اقبال چراغ دودمان آصفیہ عدۃ التاج سلطنت نظامیہ اختر اوج سعادت ثمر نخل برومند باغ رشد
عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر لازالت انوار سعادتہ باسمۃ کی خاص اتالیقی
کا تعلق ہے شہزادونکی صحبت اور اخلاقی تعلیم کیواسطے جس طرح نواب صاحب ممدوح شائستگی
رکہتے ہیں صاحبزادہ صاحب کے مادۂ قابلیت کو اوسکی نہایت درجہ ضرورت تہی تو الصاحب
آدابِ صحبت اور حسن معاشرت اور خصائل مرضیہ اور محاسن سیرت میں سلف کے یادگار ہیں جناب
ممدوح نے علمی نظر سے اس ترجمہ کو ملاحظہ فرماکر زمانۂ حال کی ضرورتوں کے اقتضا سے نہایت
درجہ پسند کیا اور فرمایا کہ یہ ترجمہ مطبوع ہوکر عام و خاص کے افادت اور افاضت کی
غرض سے شائع کیا جائے۔

اب یہ خادم العلما — حضراتِ ناقدانِ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی

خدمت سراپا افاضت مین التماس کرتا ہے کہ میں نے اس ترجمہ کو بلا تغیر معنی اور بلا کم و کاست
مطالب اصلی کتاب کی حسب دستور سے مؤلف علامہ کی اوسکو مرتب اور مہذب کیا ہے صاف صاف عبارت
اور معمولی الفاظ میں لکھا ہے عربی عبارت کی فصاحت اور بلاغت کی جو کچھ شان ہے وہ حضرات
ادیب بخوبی جانتے ہیں اوسکا ترجمہ دوسری زبان مین ہونے سے مطالب کی اصلی شان نہایت
درجہ گھٹ جاتی ہے دیکھا جائے قرآن شریف اور احادیث کا ترجمہ جو معدن فصاحت اور بلاغت
اور مجمع اسرار کونی اور الہی ہین اسکے مترجمین کیسے ہی صاحب دستگاہ ہون مگر الفاظ کی تنگی کی وجہ سے
عربی محاورات کو دوسری زبان کے محاورات سے مطابقت نہین دے سکتے اور ایسے ایسے لغات
مین مطالب کی تاویل کرجاتے ہین حقیقت میں یہ نقصان مترجمین کا نہیں ہے بلکہ زبان کی کم
وسعتی کا نقصان ہے میرے اس معمولی ترجمہ مین جہان کہین مطلب
کے ادا ہونے مین قصور دیکھین یا کسی اصل لفظ مین معنی کا تغیر ملاحظہ فرمائیں اپنی
نگاہ کرم کو دامن لوسکو چھپائیں اور غلطی کے حک اور اصلاح سے دریغ نکرین اور بحیر رلت اقلام
اور قصور فہم اور کم سوادی سے چشم پوشی فرمائین اسلئے کہ مین آپ ہی حضرات کا خوشہ چین ہول
اور مین نے یہ خدمت عام مسلمانون کے عام نفع کی غرض سے کی ہے الامر مل منکم حراً ولا شکوراً
اس کتاب مین بعض ایسے دشوار اور مشکل مقامات تھے کہ موارد استعمال لغات میں لامحالہ
تشکیک کا اندیشہ تھا اوسکی تحقیق خاص خاص مقام پر بحر علوم عقلیہ و نقلیہ کاشف معضلات
احادیث نبویہ محی سنت سنیہ مصطفویہ اسوہ علمائے ربانی قدوۂ کملائے حقانی رئیس المفسرین
تاج المحدثین الفاصل الفاصل بین الحق والباطل ذو المجد والتفاخر مولانا مولوی معنوی
محمد انوار اسد خان بہادر استاد شہزادہ بلند اقبال سے کی گئی ہے۔
اور ابتدا سے انتہی تک الفاظ اور معنی کا مقابلہ فضائل مآب کمالات انتساب سید علمائی

فرید یکتاے یگانہ اسوۂ مشائخ کبار قدوۂ اکابر با مدار صاحب النفس الزکیہ والشمائل المرضیہ مولانا مولوی شرف الدین احمد صاحب مولوی ابقاہ اللہ مع الحسنات کے مواجہہ میں کیا گیا ہے ۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مسبب الاسباب جل و علی نے جس طرح مجھکو اس ترجمہ کے اتمام کی توفیق عنایت کی اوسی طرح اپنے حبیب پاک مصداق آیہ رحمۃ للعالمین صاحب المقام المحمود سید الاولین و الآخرین خیر الانبیاء و المرسلین سیدنا و مولانا و شفیعنا و قبلتنا و کعبۃ المسلمین احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے طفیل اور اہلبیت کرام اور اصحاب عظام کے طفیل میں جو رواۃ احادیث ہوئے اور ستون دین مصطفویہ ہیں میرا خاتمہ حسن عاقبت کے ساتھہ فرمائیگا اور قیامت کے دن محبان آل ابرار اور اصحاب اخیار کے خدام میں مجھکو محشور کریگا اللہم استجب دعوتی هذه انك ملك كريم بر رؤف رحيم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم ۔ حررہ من ہو الافتقار الی مولاہ المنان محمد عبد الجبار خان الشہیر بالآصفی النظامی سر رشتہ دار دفتر پیشی قدر قدرت اعلیحضرت حضور پر نور نظام الملک آصفجاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۷ ہجری ۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

کتاب مسمیٰ انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامہ عصر و اصل
فہامۂ دہر محدث محقق مستغرق فقیہ مالی اسوہ علمای مالی یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رئیس
محکمۂ حقوق بیروت نے سرور کائنات مخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طرز معاشرت مین صحیح کتب احادیث سے
تالیف فرمایا ہے عام مسلمانون کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب
آصفی نظامی سررشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام دکن نے صاف صاف اردو زبان مین ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ موسوم

شمائل الرسول

بعہد دولت علیہ ملاذ العرب والعجم احتشام المحتشم سکندر شوکت سلیمان حشمت فخر الملوک والسلاطین ناصر الملة
والدین حامی شرع سید المرسلین قہرمان الماء والطین کہف المسلمین قدر قدرت اعلیحضرت حضور
پرنور نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ نظام
سادس دکن خلد اللہ ملکہ حسب الارشاد فیض بنیاد خلاصۃ الاکوان و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام
و عمدۃ الامراء العظام عالیجناب نواب اقبال یار جنگ بہادر کمشنر سرکار عالی و ام المفاخر و المعالی

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی کی چھپا

۱۳۱۷ھ
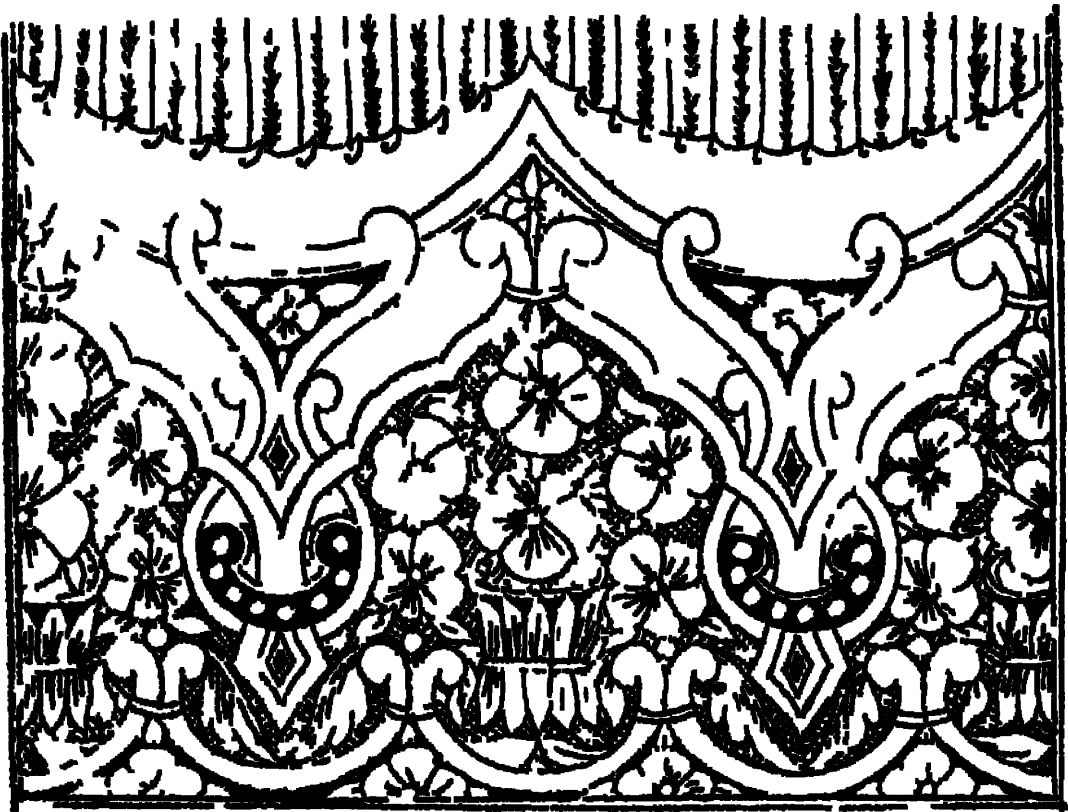
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جلشانہ کیواسطے سب حمد ہے جو عالمون کا پالنے والا ہے - ایسی حمد کہ اللہ تعالیٰ
کی نعمتون کو پورا کرے - اور جو نعمتین اللہ تعالیٰ زیادہ فرمائے وہ حمد اونکے لئے کافی ہو -
اور وہ حمد اللہ تعالیٰ کے کرم کے مشابہ ہو - مین یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ
کے سوا کوئی معبود نہین - اللہ تعالیٰ کائنات کا بادشاہ ہے - اور اوسکی مقدس ذات حق
ہے - اور وہ اپنی قدرت اور کائنات کے تصرفات مین ظاہر ہے - اور یہ گواہی دیتا ہون
کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اوسکے
رسول ہین اور وہ تمام مخلوق کے سردار ہین - اے میرے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر افضل اور اکمل اور اشمل اور ہمیشہ رہنے والی درود بھیج کہ وہ تیرا بندہ ہے اور تو نے
اوسکو سیادت عامہ کے ساتھہ مخصوص کیا ہے - اور وہ علی الاطلاق تمام عالمون کا سردار ہے

اور وہ میرا پیارا رسول ہے کہ تو نے اوسکو زیادہ تر اچھی صفتون اور واضح تر دلیلون کے
ساتھہ بھیجا ہے تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کرے۔ ایسی درود بھیج کہ تیرے اور تیرے رسول
کے درمیان جو کچھہ قرب ہے اور اوس قرب کو کسی نے نہین پایا۔ اور تیرے اور تیرے
رسول کے نزدیک جو کچھہ محبت ہے اور سوا تیرے حبیب کے اوسکا ظہور کسی شخص مین نہین
ہوا۔ وہ ایسی محبت ہے کہ اوسکے باعث تیرا حبیب ازل و ابد مین یگانہ ہے وہ درود
اوس قرب اور محبت کے مناسب ہو۔ ایسی درود ہو کہ قلم اور زبان اوسکی حد اور تعداد ذکر سکے
اور اوس درود کا وصف اور تعریف فرشتہ سے نہو سکے۔ جیسے تیرے رسول کی سرداری
مخلوق کے تمام گروہون پر ہے وہ درود تمام درودونکی سردار ہو۔ ایسی درود ہو کہ اوسکا
نور جمیع اوقات مین ہر جانب سے میرے شامل احوال ہو اور وہ درود میری زندگی اور میرے
مرنے کے بعد میرے وجود کے تمام ذرات کو لازم رہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر درود اور سلام بھیج حمد اور صلوٰۃ
کے بعد واضح ہو کہ میرے دلمین مدت سے خطرہ کیا کہ مین ایک ایسی کتاب جمع کرون کہ مقاصد
رضاے الٰہی اور رضاے رسالت پناہی پر پہونچنے کے لئے اوسکو وسیلہ ٹھہراؤن اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام کی سلک مین اپنے شریک ہونیکے واسطے اوسکو ذریعہ بناؤن
پھر مین نے اپنی کم علمی اور ضعف فہم اور کثرت گناہ اور زیادتی عیوب پر نظر کی تو مین اس ارادہ
سے اوس شخص کی مانند رک رہا جسنے اپنی حد پہچانی اور اپنی حد پر رک گیا۔ پھر میرے دل مین اس
بات سے خطرہ کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا کرم وسیع ہے اور مین آپکا امتی ہون
اور اس قول کے سننے کے بعد جو اللہ تعالیٰ جلشانہ نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

مین نے اسطور سے اقدام کیا جسطور سے بچا اپنے حلیم شفیق ماں کی طرف اقدام کرتا ہے
بہت سے درشت طبع ناوان اعرابیون سے بعض ایسا آدمی تہا جسکو نہ ادب تہا
نہ فہم نہ عقل تہی نہ علم نہ کرم تہا نہ حلم جناب شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایسے
طور سے مقابل ہوا کہ زمان اور مکان نے اوسپر غضب کیا اور اوسنے آنحضرت صلعم کے
ساتہہ اسطور سے خطاب کیا کہ اوسکے واسطے تلوار کا منہ ترش ہوا اور سنان کی باڑ تیز ہوی
مگر آنحضرت صلعم نے اوسکے جواب سے چشم پوشی فرمائی اور اوسکی برائی کو آپنے عفو کیا
بلکہ آپنے اوسکو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا مقرب کیا اور ملامت اور تنبیہ نہین فرمائی۔ اخلاق
محمدیہ نے احسان کے ہاتہوں سے اوسکو کیمیای سعادت کے قالب مین اسطور سے ڈالا
کہ اوس وحشی کی حدت مضمحل ہوگئی ۔ اور اوسکی فطرت کا لوہا جوہر انسانی سے بدل گیا۔
بغض محبت سے دوری نزدیکی سے جنگ صلح سے جہل علم سے بدل گیا۔ اور اژدہا سے
انسان ہوگیا۔ اور بہیڑیے پن سے دوست بن گیا۔ اسبات نے اور اسیطرح کے
مکارم اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے شواہد نے مجھکو یون طمع دلائی کہ
آپ کے جملہ خدام مین میری قبولیت ممکن ہے۔ اور حضور کے خدمتگاروں مین میرا داخل ہونا
ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالی کے وسعت کرم سے یہ بات بعید نہیں ہے کہ اپنے رسول
کے اکرام کے باعث زیادہ اوس سے کہ مین نے اوسکی رضا اور قبول کی امید کی ہے میرے
ساتہہ بخشش کرے۔

آگاہ ہو تحقیق مین نے اللہ سبحانہ پر توکل کیا اور قدم رسول کے نشان سے ایک مٹہی خاک لی
ہے۔ مین نے اس کتاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمایل شریفہ
مین آثار سے جمع کیا ہے اور امام حافظ ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی نے آنحضرت صلعم

سے کے جتنے شمایل روایت کئے ہیں اونکے مکررات اور اسناد کو حذف کر کے اون سبکو
اس کتاب مین داخل کیا۔ اور امام ممدوح نے جس طرح ابواب اور کتاب کی ترتیب کی ہے
مین اوسکا مقید نہین ہوا بلکہ مین نے ایسے اسلوب کا راستہ اختیار کیا جو کہ امام موصوف کے
اسلوب سے غیر تھا۔

امام ترمذی نے جو شمائل شریفہ روایت کئے ہین اونپر بعض اماموںکی کتابوں سے
جنکا ذکر اس کتاب کے دیباچہ ہی مین آئیگا اکثر مطالب کا اضافہ کیا اور غریب الفاظ مین
تفسیر اور ضبط کی جو کچھہ حاجت تھی اوسکا الحاق کیا ہے۔ یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی کہ شمایل
شریفہ کے باب مین اسکی نظیر نہین ہے مین نے اس کتاب کا نام وسائل الوصول
الی شمایل الرسول کہا جن کتابوں سے مین نے اس کتاب کے مطالب نقل کئے ہیں وہ یہ ہین کتاب
شمائل امام ترمذی رح مصابیح امام بغوی رح احیاء العلوم امام غزالی رح شفا قاضی عیاض رح تہذیب
امام نووی رح شرح جامع صغیر امام عزیزی رح مواہب امام قسطلانی رح کشف الغمہ امام شعرانی رح طبقات
الاولیا و کنوز الحقائق امام مناوی حاشیہ شمایل مولفہ شیخ ابراہیم باجوری رح یہ کتابین اس
کتاب کی اصول ہین ان کتابوں کی کوئی شے اس سے خارج نہیں ہے۔ البتہ غریب
لغت کی تفسیر مین جو چیزیں مین نے ان کتابوں مین نہین پائی تو اسکے لئے کتب لغت کی طرف
رجوع کیا۔ اور یہہ کمتر اتفاق ہوا ہے۔ بعض شمایل ہیں ہیں نے صحابی اور حدیث کے
امام مخرج حدیث دونوں کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اور بعض مین فقط صحابی کا نام ذکر کیا ہے
اور بعض شمایل مین سوا متن حدیث کے کچھہ ذکر نہین کیا اور ان تمام امور مین اصول مین کو
کا تابع رہا۔ اس کتاب کو مین نے ایک مقدمہ اور آٹھہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔

مقدمہ دو تنبیہوں پر شامل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمایل کے معنی میں ہے

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے اون اذکار اور دعاؤں کے بیان مین جنکو آپ اوقات مخصوصہ مین پڑہتے تھے۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جوامع الکلم کے بیان مین۔

باب آٹھوان آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور سن شریف اور وفات شریف اور آپکی روایت شریف سے خواب مین مشرف ہوسکنے کے بیان مین اس باب مین تین فصلیں ہین۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کی طب مبارک کے بیان مین۔

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے سن شریف اور وفات شریف کے بیان مین۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی رویت شریف سے خواب مین مشرف ہونیکے بیان مین۔

خاتمہ آنحضرت صلعم کی اون ستر احادیث ادعیہ کے بیان مین جوکہ صحیح اور حسن ہین میں اللہ تعالے عظیم القدرت سے کہ رب عرش کریم ہے یہ چاہتا ہون کہ اس کتاب کو افضل حسنات سے کرے اور اس کتاب کا نفع زندگی میں اور میرے مرنیکے بعد جاری رہے بجاہ نبیہ سید الرسل الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مقدمہ دو تنبیہون پر شامل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمائل کے معنی مین ہے شمائل کا لفظ اصل مین اخلاق اور طبیعتوں کے معنی مین مستعمل ہے قاموس مین کہا ہے الشمال الطبع اور شمال کی جمع شمائل ہے کتاب لسان العرب مین کہا ہے کہ شمائل کا مفرد لفظ شمال بکسر شین معجمہ ہے جریر شاعر نے کہا ہے وما لومی اخی من شمالیا یعنی اپنے بہائی کی ملامت کرنا میری عادت سے نہیں ہے خنسا کے بہائی صخر نے کہا ہے ؎

ابا الشتم انی قد اصابوا کریمتی		وان لیس اہداء الخنا من شمالیا

گالی دینے پر یہ عادت رہی ہیں سے ہے کہ دشمنوں نے میری آنکھوں کو اندھا کر دیا اور محش کہا میری عادت سے نہیں ہے دوسرے شاعر نے کہا ہے ؎

هم قومي قد انكرت منهم	شمايل بدلوا هامن شمالي

وہ لوگ میری قوم کے ہیں اور تحقیق میں اون لوگون کے اخلاق کو بیگانہ سمجھتا ہون کہ اونھون نے اپنے اخلاق کو میرے اخلاق سے بدل دیا ہے پھر شمال کے مادہ میں کتاب لسان العرب مین دوسری بات کہی ہے والشمال خليقة الرجل وجمعها شمائل مرد کو کریم الشمایل عورت کو حسنۃ الشمایل کہتے ہین جس حلے پر مرد اور عورت کے اخلاق اور مخالطت اپنے طور سے ہو علماء احادیث نے آنحضرت صلعم کے اخلاق شریفہ مین شمایل کا استعمال رو سے اصل لغت کے کیا ہے اور آپکی ظاہری صورت کے اوصاف مین بھی لفظ شمایل کا استعمال کیا ہے لیکن بیجاز کے طور پر ہے تنبیہ ثانی آنحضرت صلعم کے شمائل شریفہ کے جمع کرنے کے فوائد مقصودہ کے بیان مین آنحضرت صلعم کے شمایل شریفہ جمع کرنے سے محض معرفت علم تاریخ کی مقصود نہین ہے جسکی جانب نفوس و قلوب مایل ہون اور مجالس مین اوس سے گفتگو اور مقاصد پر شہادت طلب کیجاوے ۔ یا اور اسی قسم کے فوائد ملحوظ ہون بلکہ آنحضرت صلعم کے شمایل جمع کرنے سے دوسرے فوائد مقصود ہین جو کہ مہمات دین سے ہین ۔ اونمیں فوائد سے یہہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے صفات جلیہ وشمایل ضیہ سے معنوی لذت حاصل کیجاوے اور نہین فوائد سے یہ ہے کہ آپ کے اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے ذکر سے آپ کے ساتھ تقرب ہوجاوے اور استجلاب محبت اور آپکی رضا حاصل کیجاوے جس طرح شاعر کسی کریم کے اوصاف جمیلہ اور خصائل نبیلہ کے ذکر کرنے سے اوس کریم کا مقرب ہوجاتا ہے ۔ اس بات مین شک نہین کہ آنحضرت صلعم کے شمایل

شریفہ جمع اور نشر کرنا آپکی مدح قصائد میں لکھنے سے افضل اور اکمل ہے۔ جس شخص نے
آنحضرت صلعم کی مدح مبارک قصائد میں کی آپ اوس سے خوشنود ہوئے جیسا کہ حسان
ابن ثابت اور عبد اللہ ابن رواحہ اور کعب ابن زہیر سے خوشنود ہوئے۔ اور مدح کے
عوض میں آپنے اونکے ساتھ احسان کیا۔

اسمیں شک نہیں کہ جس شخص نے آنحضرت صلعم کی تمام احادیث شریفہ جمع اور نشر کرنے
میں توجہ کی آپ اوس سے خوشنود ہوئے انہیں فوائد سے یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے احسانات
کی تلافی کے درپے ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا اور گمراہی کی ظلمتوں
اور ابدی شقاوت سے ہمکو چھڑایا اور انوار ہدایت اور سرمدی سعادت کی طرف رہبری فرمائی
یہ ایسی بڑی نعمت ہے کہ کسی شے کے ساتھ اوسکا مقابلہ ممکن نہیں۔ اور سوا اللہ تعالی
جل شانہ کے اسکے بدلہ پر کوئی شخص قدرت نہیں رکھتا۔ اس مقام پر حضرت امام شافعی رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا ہے اللہ تعالی ہماری طرف سے آنحضرت صلعم کو ایسی جزا دے
جو اوسنے اور پیغمبروں کو اونکی امتوں کی طرف سے دی ہے اوس سے جزا افضل ہو اسلئے
کہ اللہ تعالی نے ہمکو آنحضرت صلعم کے طفیل میں ہلاکت سے بچایا۔ اور ہمکو اچھی امت
سے کیا وہ امت جو آدمیوں کے واسطے نکالی گئی ہے وہ آدمی جو اوسکے دین کا راستہ چلتے
ہیں ایسا دین کہ اللہ تعالی نے اوسکے باعث اپنے ملائکہ کو پسندیدہ اور برگزیدہ کیا ہے اور اپنی
مخلوق سے اوس شخص کو برگزیدہ کیا ہے جسکو دین کی نعمت عطا کی ہے۔ جو نعمت ہمکو ملی
اور دین و دنیا میں ہمنے اوس نعمت کا حصہ پایا اوس نعمت کے باعث ہمسے دین اور دنیا
کی مکروہ چیز دور کی گئی یا دنیا میں اوس نعمت کی وجہ سے ہمسے مکروہ چیز دفع کیگئی یا دین میں دفع
کیگئی آنحضرت صلعم اوسکے سبب ہی ہیں اور آپ اوسکی خیر کیطرف ہمکو چلانے والے ہیں اور اوسکے

رشد کیطرف ہدایت کرنیوالے ہین انتہی قول الشامی ۴ او نہیں فوائد سے یہہ ہے کہ
آنحضرت صلعم کے شمایل شریفہ کی معرفت آپکی محبت کو چاہتی ہے اسلئے کہ صفات
جمیلہ اور صاحب صفات جمیلہ کی محبت کے ساتھہ انسان مجبول ہے آنحضرت صلعم کی
صفات سے کوئی صفت اجمل اور اکمل نہین ہے اسمین شک نہین جو شخص آپکے صفات پر
مطلع ہوا اور نقاش گمراہی نے اوس کے دل پر گمراہی کا نقش نہیں کیا ہے وہ یقینا
آپ کو دوست رکھیگا اور آپکی محبت جسقدر زیادہ ہوگی یا کم ہوگی آدمی کا ایمان اوس کے
موافق زیادہ ہوگا یا کم ہوگا بلکہ اللہ تعالی رضامندی اور سعادت ابدی اور اہل جنت کی نعمتین
اور اونکے درجات جنت میں آنحضرت کی محبت کی مقدار کی زیادتی اور نقصان کے موافق
ہونگے جیسے کہ شقاوت ابدی اور اہل دوزخ کے لئے عذاب اور دوزخ مین اونکے درکات
آپکے بغض کی زیادتی اور نقصان کی مقدار مین ہونگے او نہین فوائد سے یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے آپکی اقتدا اور اتباع کی توفیق جس چیز مین کہ ممکن ہے جس شخص کو دی جیسے آپکی سخاوت
حلم تواضع زہد عبادت وغیرہ مکارم اخلاق اور شریف احوال ہین یہ امور اللہ تعالی کی اوس
محبت کے مقتضی ہونگے جسمین دارین کی سعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تعالی ہم لوگون کو آپکی
شرع قویم اور صراط مستقیم کے متبعین سے کرے اور آپ کے اہل محبت کے زمرہ میں
آپ کے زیر لوا محشور فرمائے۔

باب پہلا آنحضرت صلعم کے نسب شریف اور اسماے مبارک کی صفت مین

اس باب مین دو فصلین ہین۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف کی صفت مین۔

سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف
ابن قصی ابن کلاب ابن مرۃ ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن النضر ابن کنانہ
ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مُضَر ابن نزار ابن معد ابن عدنان یہاںتک نسب شریف کی
صحت میں اجماع امت ہے مابعد اسکے آدم تک کوئی بات صحیح نہیں ہے جسپر اعتماد کیا جائے
آنحضرت جب کبھی اپنی نسب شریف بیان فرماتے تو معدؔ ابن عدنان ابن اود سے تجاوز
نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنیوالوں نے آگے
جو بیان کیا ہے جھوٹ کہا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وقرونا بین ذالک
کثیرا آنحضرت صلعم کی یہہ نسب شریف علی الاطلاق اشرف انساب ہے۔
حضرت عباس رض سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے مخلوق کو
پیدا کیا اور اونکے اچھون سے مجھکو پیدا کیا پھر اللہ تعالی نے قبایل کو انتخاب کیا پس مجھکو اچھے
قبیلہ سے کیا پھر گھرانوں کو انتخاب کیا پس مجھکو اچھے گھرانے والون سے کیا پس مخلوق سے
مین از روے ذات اور اپنے گھرانیکے اچھا ہون واثلہ ابن اسقع رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو
بزرگی دی اور اسمعیلؑ کی اولاد سے بنی کنانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے بنی قریش کو برگزیدہ
کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھکو برگزیدہ کیا۔
ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو انتخاب
فرمایا اور مخلوق سے بنی آدم کو انتخاب کیا پھر بنی آدم کو انتخاب کیا اور اوس سے عرب کو انتخاب
کیا پھر عرب کو انتخاب کیا اور اوس سے قریش کو انتخاب کیا پھر قریش کو انتخاب کیا اور اوس سے
بنی ہاشم کو انتخاب کیا پھر اوس سے مجکو انتخاب کیا پس ہمیشہ اچھوں کو اچھون سے انتخاب

کیا آگاہ ہو جس شخص نے عرب کو دوست رکھا اوسنے میری محبت سے اونکو دوست رکھا اور جس شخص نے
عرب کو دشمن رکھا اوسنے میری دشمنی سے اونکو دشمن رکھا۔

فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماے شریفہ کی صفت میں

جان لے کہ آنحضرت صلعم کے بہت نام ہیں امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے
کہ امام حافظ قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی نے اپنی کتاب احوذی شرح ترمذی میں لکھا ہے
کہ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالے کے لئے ہزار نام ہیں اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں
جبیر ابن مطعم ابن عدی رض نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے بہت نام ہیں میں محمد ہوں میں
احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ میرے باعث اللہ تعالے کفر کو مٹاویگا میں حاشر ہوں کہ میرے
قدم پر لوگ حشر میں اوٹھائے جاوینگے میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہوگا حذیفہ
نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں نبی صلعم سے ملا آپنے فرمایا میں محمد ہوں
میں احمد ہوں میں نبی الرحمت ہوں میں نبی التوبہ ہوں میں مقفی ہوں کہ سب نبیونکا خاتم ہوں میں حاشر ہوں
میں نبی الملاحم ہوں ملاحم حروب کو کہتے ہیں آپکے اس نام مبارک سے یہ اشارہ ہے کہ آپکے
ساتھہ قتال اور سیف بھیجی گئی آپ نے اور آپکی امت نے جو کچھہ جہاد کیا کسی نبی اور کسی امت
نے ویسا جہاد کبھی نہیں کیا جو حروب کہ آپکی امت اور کفار میں واقع ہوئیں اور واقع ہونگی کسی عہد
میں آپ سے پہلے مثل اون حروب کے واقع نہیں ہوئیں اور نہونگی آپکی امت کے لوگ بتعاقب
اعصار اقطار زمین میں کفار کے ساتھہ قتال کرینگے یہانتک کہ دجال اعور سے بھی مقاتلہ کرینگے
تہذیب میں ہے کہ اللہ تعالی نے آپکا نام قرآن شریف میں رسول اور نبی اور امی اور شاہد
اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ باذنہ اور سراج منیر اور رؤف اور رحیم اور مذکر کہا ہے اور
آپکو رحمت اور نعمت اور ہادی بنایا ہے۔

تہذیب مین ابن عباس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرا نام قرآن شریف مین محمد ہے انجیل مین احمد توراۃ میں احید ہے احید میرا نام اسلئے ہے کہ اپنی امت کو دوزخ سے بچاؤنگا ابن عساکر کی نقل سے اس مطلب پر فاتح و طٰہٰ و یٰسین و عبد اللہ و خاتم الانبیا کو زیادہ کیا ہے قسطلانی نے مواہب مین اور باجوری نے شمائل کے حاشیہ مین کہا ہے کہ صاحب کتاب شوق العروس و انس النفوس حسین ابن محمد دامغانی نے کعب الاحبار سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم کا نام مبارک اہل جنت کے نزدیک عبد الکریم اہل دوزخ کے نزدیک عبد الجبار اہل عرش کے نزدیک عبد الحمید تمام ملائکہ کے نزدیک عبد المجید انبیا کے نزدیک عبد الوہاب شیاطین کے نزدیک عبد القہار جنات کے نزدیک عبد الرحیم پہاڑون مین عبد الخالق صحراؤن مین عبد القادر دریاؤن مین عبد المہیمن مچھلیون کے نزدیک عبد القدوس ہوام کے نزدیک عبد الغیاث وحوش کے نزدیک عبد الرزاق سباع کے نزدیک عبد السلام بہائم کے نزدیک عبد المومن طیور کے نزدیک عبد الغفار ہے توراۃ مین موذ موذ انجیل میں طاب طاب صحیفوں میں عاقب زبور مین فاروق اللہ تعالے کے نزدیک طٰہٰ و یٰسین مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آپکی کنیت ابوالقاسم اسلئے ہے کہ اہل جنت کے درمیان آپ جنت کو تقسیم فرماوینگے مواہب مین سہیلی سے نقل کیا ہے کہ موذ موذ بضم میم اور اشمام ضمہ درمیان واو اور الف ممدودہ کے ہے سہیلی نے کہا کہ مین نے اس نام کو ایک مرد سے جو علماے بنی اسرائیل سے تھا اور اوسنے اسلام قبول کیا تھا نقل کیا ہے اوسنے کہا کہ موذ موذ کے معنی طیب طیب کے ہین یہی اسم طاب طاب کے معنی مین ہے فاروق وہ ہے کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرے فارق بمعنی بارقلیط کے ہے جو یوحنا کی انجیل مین مذکور ہے۔

خاتمة الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ بہجة السنیہ فی الاسماء النبویہ میں
آنحضرت صلعم کے پانسو نام جمع کئے ہین مواہب مین کتاب احکام القرآن ابی بکر ابن
العربی سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہین اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں ۔
قسطلانی نے کہا ہے کہ اسما سے مراد اوصاف ہین پس تمام اسما جو اوصاف مدح کے طور پر
وارد ہوے ہیں اگرچہ اوصاف ہون لیکن آنحضرت صلعم کے ہر ایک وصف سے آپکا ایک
اسم ہے انہین اسماے اوصاف سے وہ اسم ہے جو مختص ہے یا وصف پر غالب ہے
اور انہین اسماء سے وہ اسم ہے جو مشترک ہے پیشاہدہ کے ساتھہ مین ہے مخفی نہین ہے
کہ جسوقت آپکے اوصاف سے ہم ہر ایک وصف کے لیئے ایک اسم ٹھہرائیں آپ کے
اوصاف ہزار تک پہونچ سکینگے جیسا کہ ذکر کیا ہے بلکہ ہزار سے زیادہ ہوجاوین گے قسطلانی
نے کہا کہ مین نے حافظ سخاوی کے قول بدیع اور قاضی عیاض کی شفا اور ابن العربی کی
قبس اور احکام اور ابن سید الناس کے کلام وغیرہ مین دیکہا ہے آنحضرت صلعم کے اسماے
مبارک چارسو سے زیادہ ہین پہر اون اسماء کو ترتیب حروف تہجی بیان کیا ہے اور انہین اسماے
شیخ جزولی نے دلایل الخیرات مین دوسو ایک نام ذکر کئے ہین ۔

تہذیب مین کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی کنیت مشہورہ ابوالقاسم ہے اور جبرئیل
علیہ السلام نے آپکی کنیت ابوابراہیم رکہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل
اسماء سے اسم محمدؐ ہے ۔

قسطلانی نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق سے دوہزار سال پیشتر آنحضرت
صلعم کا نام محمدؐ رکہا ہے جیسا کہ حضرت انس رض کی حدیث مین وارد ہے ابن عساکر نے
کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام نے اپنے

فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی اے میرے بیٹے میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے
اس خلافت کو عمارت تقوی اور عروۃ الوثقی کے ساتھہ لے اور جسوقت تو ذکر الہی کرے
تو اوسکے ساتھہ ہی محمد صلعم کا نام ذکر کر تحقیق مین نے محمد صلعم کا نام مبارک ساق عرش پر لکھا
دیکھا ہے۔ پھر مین نے آسمانون کا طواف کیا مین نے آسمانون مین کوئی جگہ نہین
دیکھی مگر محمد صلعم کا نام مبارک اوس جگہہ پر لکھا دیکھا۔ اور اللہ تعالی نے مجھکو جنت مین سکونت دی
مین نے جنت مین کوئی قصر اور بالاخانہ نہین دیکھا مگر محمد صلعم کا نام اوسپر لکھا ہوا تہا۔ اور
مین نے محمد صلعم کا نام مبارک حورون کے سینون پر لکھا دیکھا۔ اور قصب آجام جنت کے
پتون اور شجرہ طوبی کے پتون اور سدرۃ المنتہی کے پتون پر آپکا نام لکھا پایا۔ اور ملائکہ
کی آنکھون کے درمیان اور ابروؤن کے اطراف محمد صلعم کا نام مبارک لکھا دیکھا پس آنحضرت
صلعم کے ذکر کی کثرت کر ملائکہ ہر گھڑی آنحضرت صلعم کا ذکر کیا کرتے ہین حسان بن
ثابت رض نے کہا ہے ؎

اغر علیہ للنبوۃ خاتم	من اللہ من نور یلوح ویشہد

آنحضرت صلعم ایسے شریف قوم ہین کہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ پر مہر نبوت چمکتی
ہے اور ظاہر ہے اور آپکی نبوت کی گواہی دیتی ہے ؎

وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ	اذا قال فی الخمس المؤذن اشہد

اللہ تعالی نے نبی علیہ السلام کا نام مبارک اپنے نام کے ساتھہ شریک کیا جسوقت موذن
پانچ وقتون کی اذان مین لفظ اشہد کہتا ہے تو اللہ تعالی کی شہادت کے ساتھہ آنحضرت
صلعم کی بہی شہادت دیتا ہے۔

وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذو العرش محمود وھذا محمد

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے نام کو اپنے نام سے اشتقاق کیا ہے تاکہ آپ کو بزرگی
اور عظمت دے پس اللہ تعالیٰ جو صاحب عرش ہے وہ محمود ہے اور آنحضرت صلعم
محمد ہیں لفظ محمود اور محمد میں صنعت اشتقاق ہے۔
باجوری نے اپنے حاشیہ میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کا نام مبارک جو احمد ہے
وہ اصل میں افعل التفضیل کا صیغہ ہے آپکا نام مبارک احمد اسواسطے رکہا گیا ہے کہ آپ اپنے
رب کے لئے احمد الحامدین تھے۔
صحیح۔ میں ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلعم کے واسطے محامد سے وہ فتوح ہونگے
جو محامد سے کسی دوسرے پر آپ سے پہلے وہ فتوح نہیں ہوے اور اسواسطے آپ
کے لئے لواے حمد قائم کیا جائیگا۔ اور آپ مقام محمود کے ساتھہ مخصوص ہو گئے۔
حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلعم حامدیت اور محمودیت میں تمام مخلوق سے زیادہ تر
ہیں اسلیئے آپکا نام محمد اور محمود رکہا گیا ہے اور ان دونوں اسماے شریفہ کو جملہ اسماپر ترجیح ہے
مسلمانوں کو چاہیے کہ نام رکہنے کے وقت ان دونوں اسماء مبارک سے ڈھونڈہ کر
نام کہیں حدیث قدسی میں وارد ہے اِنِّی اٰلَیْتُ عَلٰی نَفْسِی لَا اُدْخِلُ
النَّارَ مَنِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ وَلَا مُحَمَّدٌ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں نے اپنی ذات
کی قسم کہائی ہے کہ جس شخص کا نام احمد یا محمد ہوگا میں اسکو دوزخ میں داخل نکرونگا۔
دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کبہی کوئی دستارخوان بچہایا
گیا ہے اور اوسپر وہ شخص حاضر ہوا ہے جسکا نام محمد ہے یا احمد ہے اللہ تعالیٰ نے دن میں تا
دوبار اوس مکان کی تقدیس کے ساتھہ یاد کی ہے۔
باب دوسرا آنحضرت صلعم کی خلقت اور خلقت کے مناسب جو چیز

آنحضرت صلعم کے اوصاف شریفہ سے بہلے اونکی صفت میں اس باب میں دو فصلیں ہیں

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے جمال صورت اور اوس چیز کے بیان میں جو صورت مبارک کے ساتھہ مشابہ ہے مواہب میں کہا ہے کہ جان لو آنحضرت صلعم کے ساتھہ پورا ایمان لانا تحقیق اسبات کے ساتھہ ایمان کہنا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بدن شریف کی خلقت اللہ تعالی نے اوس شان سے کی ہے کہ آپکے قبل کسی آدمی کی خلقت مثل آپکی خلقت کے ظاہر نہین ہوی اور نہ بعد آپ کے ظاہر ہو بوصیری نے کہا ہے ؎

ثم اصطفاہ حبیبا بارئ النسم	فھو الذی تم معناہ وصورتہ

آنحضرت صلعم ایسے ہین کہ آپکا باطن اور ظاہر کامل ہے اور اللہ تعالی نے آپ کو برگزیدہ اور اپنا حبیب بنایا ہے ؎

فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم	منزہ عن شریک فی محاسنہ

آنحضرت صلعم اپنے محاسن مین شریک سے منزہ ہیں پس حسن کا جوہر آپ کی ذات مبارک مین غیر منقسم ہے۔

قرطبی نے کتاب صلوۃ مین حکایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کا تمام حسن ہم لوگون پر ظاہر نہین ہوا اسلئے کہ اگر آپکا تمام حسن ہم لوگوں پر ظاہر ہوتا تو ہماری انکھون کو آپکی رویت شریف کی طاقت نہوتی۔

اکثر نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم حسن الجسم تھے یعنی نہ بہت فربہ اور نہ بہت لاغر بلکہ متناسب الاعضا تھے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہے کان رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انظاہر میں نہ بہت لانبے تہے اور نہ کوتاہ قد تہے مگر آپکا قد مبارک مائل بطول تہا وَلَا بِالْاَبْيَضِ
الْاَمْهَقِ اور نہ آپ محض سپید رنگ تہے جو سپیدی مین شدت ہوتی اور اسمین سرخی
نہوتی جیسا گچ ہوتا ہے وَلَا بِالْاٰدَمِ اور آپ کے رنگ مین سیاہی بہی نہ تہی اور گندم گون بہی
نہ تہے وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ نہ آپ کے بال پیچیدہ تہے جیسے زنگیون
کے بال ہوتے ہین جنکو قطط کہتے ہین اور نہ آپ کے بال چہوٹے ہوے تہے عرب
کے بال پیچیدہ ہوتے ہین اور عجم کے بال چہوٹے ہوے بلا پیچیدگی کے ہوتے
ہین اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کو مجمع فضائل بنایا تہا اور مخلوق
سے آپ کے شمائل حسن بڑہ گیے تہے اسلیے آپ کے موے مبارک بہی متوسط حالت
مین تہے نہ بالکل پیچیدہ تہے اور نہ محض چہوٹے ہوے تاکہ اور خلائق کے یہہ دو خوب
اوصاف بہی پاے جاوین كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَجِلًا مَرْبُوْعًا آنحضرت صلعم کے
موے مبارک مین شکستگی تہی اور آپکا قد مبارک میانہ تہا بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ
آپ کے دونون شانون کے درمیان دوری تہی اس سے یہ مقصود ہے کہ آپکا سینہ
مبارک چوڑا تہا اور اوپر کا جسم قوی تہا عَظِيْمُ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ
آپ کے موے مبارک جمہ کے طور پر مجتمع تہے جمہ وفرہ اور لمہ کی قسم سے زیادہ ہوتے
ہین اور نرمہ گوش تک تہے وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ
آنحضرت کی ہتہلیین اور ہاتہونکی انگلیین اور پانون اور پانون کی انگلیین موٹی
تہین ضَخْمُ الرَّاْسِ آپکا سر مبارک بڑا تہا سر کا بڑا ہونا دماغی قوت کے کمال کی علامت
ہے اور نجابت کی دلیل ہے ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ آپکی استخوان کے جوڑون کے سر

سر رگ تھے جیسے گٹھنہ شانہ کی ہڈیون مین طَوِیْلُ الْمَسْرُبَۃِ بالون کی تحریر سینۂ مبارک
سے ناف تک کھنچی تھی اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ تَکَفُّؤًا کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ جسوقت آپ
چلتے تو جھک کے چلتے اور آپکی رفتار ایسی ہوتی گویا آپ بلند جاے سے اوتر رہے ہین
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَعْدًا رَجِلًا آپ کے موی مبارک مین پیچیدگی اور شکستگی
متوسط درجہ مین تھی وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَہَّمِ آپ فربہ اور کثیر اللحم نہ تھے وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ
اور آپ گول چہرہ بھی نہ تھے وَکَانَ فِیْ وَجْہِہٖ تَدْوِیْرٌ آپکا چہرہ مبارک مائل بتدویر
تھا اَبْیَضُ مُشْرَبٌ آپکا رنگ سپید اور سرخی سے ممزوج تھا اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ آپکی آنکھون
سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تھی اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ آپ کی آنکھون کی پلکین لامبی
تھین جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ آپکے استخوان اور شانون کے جوڑ بزرگ تھے اَجْرَدُ تمام
جسم مبارک پر بال نہ تھے چند جاہ پر بال تھے جیسے ناف سے سینہ تک اور کلائیون .
اور پنڈلیون پر تھے ذُوْ مَسْرُبَۃٍ آپکے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے شَثْنُ
الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ آپکی ہتھیلیان اور ہاتون کی انگلیان اور قدم مبارک چوڑے اور موٹے
تھے اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ جسوقت آپ چلتے تو دونون پاؤن
کو قوت کے ساتھ اپنی جگہ سے اوٹھاتے تھے گویا بلند جاہ سے نشیب مین اوتر رہے
ہین وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا آپ جسوقت کسی جانب کو دیکھتے تو پورے طور سے
یکبارگی دیکھتے گوشہ چشم سے جسطرح متکبرین دیکھتے ہین نہین دیکھتے تھے بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ
النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ آپ کے دونون شانون کے درمیان مہر نبوت تھی اور
آپ خاتم النبیین تھے اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا آپ اندروے سینہ کے تمام آدمیون سے
کریم تر تھے سینہ کی خصوصیت اسلیئے ہے کہ جود اور نیکی اور خوبی اخلاق اور فرح اور انشراح

سینہ سے تعلق رکھتی ہیں اور سینہ محل قلب ہے وَاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً اور آپ لہجہ میں آدمیوں سے زیادہ
سچے تھے وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً آپ ازروے طبیعت کے تمام آدمیوں سے نرم تر تھے
طبیعت کی نرمی سے انقیاد مراد ہے اور انقیاد سے مراد حق ہے یعنی آنحضرت
صلعم انقیاد حق میں تمام آدمیوں سے زیادہ تھے وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً آپ ازروے
صحبت کے تمام آدمیوں سے اکرم تھے مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ جس شخص نے
آپ کو اچانک دیکھا اوسکے دل میں آپکی ہیبت پیدا ہوئی وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً
اَحَبَّهُ جس شخص نے پہچانکر آپ سے مخالطت کی آپکے اخلاق پسندیدہ کے باعث آپکو اوسنے
دوست رکھا اور آپ کے کمالات کے مشاہدہ نے اوسکے دل سے آپکی ہیبت کو دور کردیا
اور مخالطت محبت کا سبب ہوگئی يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ
آپکا وصف کرنیوالا شخص کہتا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپ سے بعد مثل آپ کے
کسی کو میں نے نہیں دیکھا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ آنحضرت
صلعم کے رخساروں پر قلیل گوشت تھا ابھرے ہوے رخسارہ نہ تھے ضَلِيْعَ الْفَمِ
آپکا دہن مبارک فراخ تھا دہان کی فراخی ممدوحہ صفت اور فصاحت کے لئے دلیل ہے
سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ آپکا پیٹ اور سینہ ہموار تھا پیٹ بڑا نہیں تھا اَشْعَرَ
الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِي الصَّدْرِ آپکی کلائیوں پر اور سینہ مبارک کی بلند
جگے پر بال تھے طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ آپکے بند دست لانبے تھے رَحْبَ الرَّاحَةِ
آپ کی ہتھیلیں چوڑی تھیں اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ آپکی آنکھوں کی سپیدی میں سرخی ملی ہوی
تھی اَحْمَرَ الْمَآقِي آپکی دونوں آنکھوں کے گوشوں میں سرخی تھی مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ
آپکی ایڑیوں میں تھوڑا گوشت تھا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَظِيْمُ الْعَيْنَيْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی تھیں اَهْدَبُ الْاَشْعَارِ
آپکے پلک لانبے تھے مُشْرَبُ الْعَيْنَيْنِ بِحُمْرَةٍ آپکی آنکھوں کی سپیدی میں سرخی ملی ہوئی
تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلَجَ الْحَاجِبَيْنِ آنحضرت صلعم کشادہ ابرو تھے
كَاَنَّ مَا بَيْنَهُمَا الْفِضَّةُ الْمُخَلَّصَةُ گویا آپکی دونوں ابروؤں کے درمیان خالص
چاندی تھی وَكَانَتْ عَيْنَاهُ نَجْلَاوَيْنِ اَدْعَجَهُمَا آپکی دونوں آنکھیں فراخ تھیں اور
اونمیں سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تھی وَكَانَ فِيْ عَيْنَيْهِ تَمَزُّجٌ مِنْ حُمْرَةٍ اور آپکی
دونوں آنکھوں میں سرخی ممزوج تھی وَكَانَ اَهْدَبُ الْاَشْعَارِ حَتّٰى تَكَادُ تَلْتَبِسُ مِنْ
كَثْرَتِهَا اور آپکی آنکھوں کے پلک لانبے تھے اور کثرت کی وجہ سے مل جانے کے قریب ہوجاتے
تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَالْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ آنحضرت
صلعم کا سر مبارک عظیم تھا اور ہاتھ اور پاؤں موٹے اور قوی تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْوَجْهِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ آنحضرت
صلعم کے رخسار مبارک کشیدہ تھے بہت ابھرے ہوئے اور ترم نہیں تھے اور آپکا چہرہ
مبارک نہ لانبا تھا اور نہ گول تھا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ النَّاسِ صِفَةً وَ
اَجْمَلَهَا آنحضرت صلعم ازروے صفت کے احسن الناس اور جمیل ترین خلائق تھے
كَانَ رَبْعَةً اِلَى الطُّوْلِ مَا هُوَ آپ میانہ قد تھے مگر قد مبارک طول کی جانب
طور سے مائل تھا بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان
دوری تھی یعنی آپکا اوپر کا جسم چوڑا تھا اَسِيْلُ الْخَدَّيْنِ آپ کے رخسار کشیدہ تھے
شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ آپ کے بالوں میں نہایت درجہ سیاہی تھی اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ
آپکی آنکھوں کے پپوٹے ازروے خلقت کے سیاہ تھے اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ

آپکی آنکھوں کے پلک لانبے تھے اِذَا وَطِیَ بِقَدَمِهٖ وَطِیَ بِکُلِّهَا لَیْسَ لَهٗ اَخْمَصُ آپ
جسوقت رفتار فرماتے تو قدم مبارک پورے طور سے جماکر رکھتے وسط قدم چلتے وقت
زمین سے ملا رہتا تھا اِذَا وَضَعَ رِدَاءَهٗ عَنْ مَنْکِبَیْهِ فَکَاَنَّهٗ سَبِیْکَةُ
فِضَّةٍ جسوقت چادر کو دوش مبارک سے علیحدہ فرماتے تو آپکا شانہ مبارک چاندی
کے پتر کی مانند نظر آتا تھا فَاِذَا ضَحِكَ یَتَلَأْلَأُ جسوقت آپ ہنستے تو نور چمکتا تھا
وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الذِّرَاعَیْنِ آنحضرت صلعم کی کلائیں چوڑی
اور لابنی تھیں بَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ آپکے دونوں شانوں میں فاصلہ تھا اَهْدَبُ
الْاَشْفَارِ الْعَیْنَیْنِ آپکی دونوں آنکھوں کے پلک لانبے تھے وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ
عَبْلَ الْعَضُدَیْنِ وَالذِّرَاعَیْنِ وَمَا تَحْتَ الْاِزَارِ مِنَ الْفَخِذَیْنِ وَالسَّاقِ
آنحضرت صلعم کے بازو اور کلائیں اور رانیں اور پنڈلیں پرگوشت اور اوبھری ہوئی تھیں
طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنِ آپ کے بند دست لانبے تھے رَحْبُ الرَّاحَةِ آپکی ہتیلیں فراخ
تھیں سَائِلُ الْاَطْرَافِ کَاَنَّ اَصَابِعَهٗ قُضْبَانُ فِضَّةٍ آپکے ہاتھوں کی انگلیں
لانبی تھیں گویا انگلیں چاندی کی ڈھلی ہوی شاخیں تھیں وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ فِی السِّمَنِ بَدُنَ فِیْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ وَکَانَ مَعَ ذٰلِكَ لَحْمُهٗ
مُتَمَاسِکًا یَکَادُ یَکُوْنُ عَلَی الْخَلْقِ الْاَوَّلِ لَمْ یَضُرَّهُ السِّمَنُ آنحضرت صلعم
فربہی میں معتدل الخلقت تھے اور آخر عمر میں آپ زیادہ موٹے ہوگئے تھے اور اس فربہی کے
ساتھہ بہی آپکا جسم مبارک گٹھیلا تھا اور ابتدائی حالت کے قریب تھا فربہی سے آپ کو کسی
قسم سے نقصان نہیں پہونچا تھا وَکَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا
وَاَحْسَنُهُمْ خَلْقًا آنحضرت صلعم ازروے چہرہ کے تمام آدمیوں سے احسن تھے

اور از روے اخلاق کے سب سے بہتر تھے لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ کُلٌّ
کَانَ یُنْسَبُ اِلَی الرَّبْعَةِ اِذَا مَشٰی وَحْدَهٗ آپ اسقدر لانبے تھے جو آپ کے
قد مبارک کی درازی ظاہر ہوتی اور نہ آپ کوتاہ قد تھے جسوقت آپ اکیلے چلتے تو میانہ
قد کیطرف نسبت کئے جاتے تھے وَمَعَ ذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ یُمَاشِیْهِ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ
یُنْسَبُ اِلَی الطُّوْلِ اِلَّا طَالَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باوجود میانہ قد ہونیکے
جب کوئی آدمی آپ کے ساتھ چلتا اور وہ لانبے قد کا آدمی ہوتا آنحضرت اوس شخص سے
قد مین لانبے معلوم ہوتے تھے وَلَرُبَّمَا اكْتَنَفَهُ الرَّجُلَانِ الطَّوِیْلَانِ فَیَطُوْلُهُمَا
فَاِذَا فَارَقَاهُ نُسِبَا اِلَی الطُّوْلِ وَنُسِبَ هُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الرَّبْعَةِ اور اکثر ایسا بھی
ہوا کہ دو لانبے قد کے آدمی آپکے آس پاس کھڑے ہوے آنحضرت صلعم اون
دونون آدمیوں کے درمیان لانبے نظر آیے اور جسوقت آپ کے اطراف سے وہ
دونون آدمی ہٹ گئے تو دونون طول قد کے ساتھہ نسبت کئے گئے اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے ساتھہ وَیَقُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ الْخَیْرُ كُلُّهٗ فِی
الرَّبْعَةِ آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے تھے کہ تمام خوبی متوسط قد مین گردانی گئی ہے
ابن سبع نے آنحضرت صلعم کے خصایص مین یہ بات زیادہ کی ہے اَنَّهٗ كَانَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَكُوْنُ كَتِفُهٗ اَعْلٰی مِنْ جَمِیْعِ الْجَالِسِیْنَ
آنحضرت صلعم جسوقت مجلس مین بیٹھتے تھے تو آپ کے مونڈھے سب بیٹھنے والون سے
اونچے ہوتے تھے وَكَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا یَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ
تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ آنحضرت صلعم فی نفسہ عظیم الشان تھے اور دوسرونکے
نزدیک بھی عظیم الشان تھے آپکا چہرہ مبارک چودھوین رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اطو

مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ آپ میانہ قد سے زیادہ لانبے تہے اور زیادہ لانبے
قد جیر سے جسم والے سے کم تہے عَظِيْمُ الْهَامَةِ آپ کا سر بڑا تہا رَجِلُ الشَّعْرِ
اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهُ فَرَقَهَا وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ
وَفَّرَهُ آپ کے موے مبارک میں تہوڑی شکستگی تہی اگر موے مبارک اس امر کو قبول کرتے
کہ اونکی مانگ نکلے تو آپ اونکی مانگ نکالتے ورنہ موی مبارک نرمہ گوش سے تجاوز نہیں کرتے تہے
اور وفرہ کی حالت میں رہتے تہے اَزْهَرُ اللَّوْنِ آپکا رنگ شفاف اور روشن تہا وَاسِعُ
الْجَبِيْنِ آپکی پیشانی کشادہ تہی اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغُ فِيْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا
عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ آپکی ابروئیں باریک اور خمیدہ تہیں اور اونکے درمیان کشادگی
تہی اور ابروؤن کے درمیان ایک رگ تہی کہ آپ کو جب غضب آتا تو اوس رگ کو اوبہار دیتا تہا
اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ آپکی ناک لانبی نتہنے پتلے تہے
اوسپر نور اوبہرا ہوا تہا جو شخص تامل نہیں کرتا تو اشم جانتا اشم اوس ناک کو کہتے ہیں جسکی نتہو انکو
اوبہار ہو یہان پر یہہ مقصود ہے کہ آپکی ناک پر بہت بلندی نہ تہی بلکہ تامل کرنے سے بلندی
ظاہر ہوتی تہی اور فی الحقیقت نور کا اوبہار تہا كَثُّ اللِّحْيَةِ آپکی ریش مبارک نہایت گنجان
تہی ضَلِيْعُ الْفَمِ آپکا دہان مبارک فراخ تہا دہان کی فراخی فصاحت کے لئے ممدوح صفت
ہے آپکی فصاحت عالم میں مشہور ہے اَشْنَبُ مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ آپکے دندان مبارک سفید
اور چمکدار اور تیز تہے اور اونمیں کشادگی تہی دَقِيْقُ الْمَسْرُبَةِ آپکے سینہ مبارک سے
ناف تک بالونکی باریک تحریر کشیدہ تہی كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ
آپکی گردن مبارک گویا اوس مورت کی مانند تہی کہ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہو اور صفائی میں
چاندی کیطرح تہی یہہ تشبیہ صرف صفائی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہے مُعْتَدِلُ

الخَلقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِکٌ آپ متناسب الاعضا اور فربہ تہے اور آپکے گوشت مین
نرمی اور سستی نہین تہی سَوَاءُ البَطنِ وَالصَّدرِ آپکا پیٹ اور سینہ ہموار تہا عَرِیضُ
الصَّدرِ بَعِیدُ مَا بَینَ المَنکِبَینِ آپ کا سینہ مبارک فراخ تہا اور دونوں شانون کے
درمیان فاصلہ تہا ضَخمُ الکَرَادِیسِ آپکی ہڈیون مبارک کے جوڑ بڑے تہے اَنوَرُ
المُتَجَرَّدِ جسم مبارک کا جسقدر حصہ کپڑے سے کہلتا تہا وہ نہایت شفاف اور روشن
تہا مَوصُولُ اللَّبَّۃِ وَالسُّرَّۃِ بِشَعرٍ یَجرِی کَالخَطِّ آپکی ہنسلی سے ناف تک بال مثل
خط کے کشیدہ تہے عَارِی الثَّدیَینِ وَالبَطنِ مَا سِوَا ذٰلِکَ آپکی چہاتیون اور پیٹ
پر بال نہ تہے اور اسکے سوا بال تہے اَشعَرُ الذِّرَاعَینِ وَالمَنکِبَینِ وَاَعَالِی الصَّدرِ
آپکی کلائیون اور شانون اور سینہ مبارک کی بلندی پر بال تہے طَوِیلُ الزَّندَینِ آپکے
دونون بندگاہ کلائیون سے ہتیلیون تک لانبے تہے رَحبُ الرَّاحَۃِ آپکی ہتیلیان چوڑی
تہین ہتیلیون کا چوڑا ہونا جود و عطا کی دلیل ہے شَثنُ الکَفَّینِ وَالقَدَمَینِ آپکی
ہتیلیان اور قدم مبارک پر گوشت اور موٹے تہے سَائِلُ الاَطرَافِ آپکے ہاتون کی
انگلیان اعتدال سے لانبی تہین خُمصَانُ الاَخمَصَینِ آپ کے تلوون پر گوشت
نہ تہا تلوا زمین سے اونچا رہتا تہا مَسِیحُ القَدَمَینِ یَنبُو عَنہُمَا المَاءُ آپ کے قدم
مبارک نرم اور ہموار تہے اور اونمین شگاف و شکستگی نہین تہی جسوقت پانی قدمون پر پہنچتا
تو جاری ہوجاتا تہا اِذَا زَالَ زَالَ قَلعًا آپ جسوقت قدمون کو زمین سے اوٹہاتے
تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ زمین سے قدمون کو اوکہاڑ رہے ہین یہان قوت رفتار کی تہی
یَخطُو تَکَفِّیًا وَیَمشِی ہَونًا آپ جہک کر قدم رکہتے اور آہستگی اور وقار سے
چلتے تہے ذَرِیعُ المِشیَۃِ اِذَا مَشَی کَاَنَّمَا یَنحَطُّ مِن صَبَبٍ آپ فراخ گام تہے جسوقت

رفتار فرماتے تو ایسی شان ہوتی گویا آپ بلندی سے نشیب مین اوتر رہے ہین وَاِذَا
اِلْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا جسوقت کسی جانب دیکھتے تو تمام تن متوجہ ہوکر ملاحظہ فرماتے
تھے خَافِضُ الطَّرْفِ آپ نیچی نگاہ رکھتے تھے ظاہر مین یہہ شان تھی اشتغال باطن
تھی نَظَرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ آپکی نظر مبارک زمین کیطرف بمقابلہ
آسمان کی طرف نظر کرنے سے زیادہ تر طویل تھی جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ آپکا نظر کرنا آپکا
ملاحظہ تہا ایسے طور سے دیکھنے کو زمانہ مین غیر کے ساتھہ مخاطب کرتے ہین يَسُوْقُ
اَصْحَابَهٗ وَيَبْدَرُ مَنْ لَقِيَهٗ بِالسَّلَامِ اپنے اصحاب کو آپ اپنے سامنے چلاتے
اور آپ اونکے پیچھے چلتے اور مسلمانون سے جو شخص آپ سے ملتا آپ اوسکے ساتھہ
سلام کرنے مین سبقت فرماتے تھے وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ آنحضرت
صلعم کے سامنے کے دانت کشادہ تھے جسوقت آپ کلام کرتے تو سامنے کے دانتون
سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تہا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدَمًا
آنحضرت صلعم از روے قدم کے احسن بشر تھے یعنی آپکے پاؤن نہایت خوبصورت تھے
امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے کہ میمونہ بنت کردم سے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپکے پیر کی انگشت سبابہ کا طول جو تمام انگلیون سے بڑی تھی مین
ابتک نہین بھولی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاقَيْهِ حُمُوْشَةٌ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیون مین پتلا پن تہا پنڈلیون کا پتلا پن محمود صفت ہے وَكَانَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ كَاَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ وَيَنْحَدِرُ مِنْ صَبَبٍ يَخْطُوْ تَكَفِّيًا
وَيَمْشِيْ الْهُوَيْنَا بِغَيْرِ تَبَخْتُرٍ آنحضرت صلعم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے گویا ایک

سخت پتھر سے جدا ہوتے ہین اور بلند جانب سے پستی مین اوترتے ہین یعنی نہایت قوت کے
ساتھہ رفتار فرماتے تھے اور جھک کر قدم رکھتے اور چلنے مین نزدیک قدم ڈالتے اور آہستگی اور
وقار سے چلتے جسمین تکبر کی شان نہین ہوتی تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى
مَشٰى مُجْتَمِعًا آنحضرت صلعم جسوقت رفتار فرماتے تو آپ کے تمام اعضا مجتمع اور
قوت کے ساتھہ ہوتے تھے آپکے کسی عضو مین سستی ظاہر نہین ہوتی تھی وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى مَشٰى اَصْحَابُهٗ اَمَامَهٗ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهٗ لِلْمَلٰئِكَةِ
آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو آپکے اصحاب آپ کے سامنے چلتے اور آپ کی
پست مبارک کے پیچھے کوئی نہین چلتا پست کی جانب ملائکہ کے چلنے کے لئے چھوڑ دیتے
تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى لَمْ يَلْتَفِتْ آنحضرت صلعم جسوقت
رفتار فرماتے تو کسی جانب نہیں دیکھتے تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْتَفِتُ
وَرَاءَهٗ اِذَا مَشٰى وَكَانَ رُبَّمَا تَعَلَّقَ رِدَاءُهٗ بِالشَّجَرَةِ فَلَا يَلْتَفِتُ حَتّٰى يَرْفَعُوْهُ
آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو پیچھے نہیں دیکھتے اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپکی چادر
مبارک درخت سے لپٹکر رہ گئی آپ نے اوسکی جانب التفات نہیں کیا اور آپ کے
اصحاب نے اوسکو اوٹھا کے جسم مبارک پر اوڑھا دیا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا تَوَكَّاءَ آنحضرت صلعم جسوقت چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کسی
چیز پر ٹیکا دیے ہوے ہین وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ مَشْيًا يُعْرَفُ فِيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ
بِعَاجِزٍ وَّلَا كَسْلَانَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے کہ
آپ کے چلنے مین عجز اور کسلمندی معلوم نہین ہوتی تھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَعْيٰى وَلَا يَلْهَثُ آنحضرت صلعم کو چلنے مین تھکاوٹ اور تکان نہین ہوتی تھی

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطَاءُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ قَطُّ اِنْ كَانُوْا ثَلَاثَةً مَشٰى بَيْنَهُمَا وَاِنْ كَانُوْا جَمَاعَةً قَدَّمَ بَعْضَهُمْ آنحضرت صلعم کے پیچھے دو آدمی ہرگز نہین چلتے اگر تین آدمی ہوتی تو آپ ؐ ویکے درمیان چلتے اور اگر زیادہ لوگ ہوتے تو بعض آدمیوں کو اپنے آگے کر دیتے تھے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ نَعْلَيْهِ بَدَأَ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ خَلَعَ الْيُسْرٰى آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتی سیدہے پاؤن مین پہنتے اور اوتارتے وقت اولٹے پاؤن سے جوتی اوتارتے تھے وَكَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَدْخَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْذٍ وَعَطَاءٍ آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین داخل ہوتے تو سیدہا پاؤن مسجد مین رکہتے اور چیز کے لیے اور چیز کے دینے مین سیدہے ہاتہہ کو دوست رکہتے تہتے۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ آنحضرت صلعم سے زیادہ اچہی کوئی چیز مین نے نہین دیکہی گویا آفتاب آپکے چہرہ مبارک مین روان ہوتا تہا وَلَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ اور مین نے آنحضرت صلعم سے کسی کو زیادہ تیز رفتار نہین دیکہا گویا زمین آپکے واسطے لپٹی تہی ہم لوگ چلنے مین اپنی ذات کو کوشش کرتے تہے اور آپ بے پروائی سے چلتے تہے اور تیز چلتے تہے وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ نُوْرًا فَكَانَ اِذَا مَشٰى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهٗ ظِلٌّ آنحضرت صلعم نور تہے آپ دہوپ میں یا چاندنی مین چلتے تو آپکا سایہ

ظاہر نہین ہوتا تہا وَكَانَ وَجْهُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
وَكَانَ مُسْتَدِيرًا آنحضرت صلعم کا چہرہ مثل سورج اور چاند کے تہا اور مستدیر تہا۔

براء ابن عازب رض سے روایت ہے مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ
حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مین نے کسی شخص
ذی لمہ کو سرخ حلہ مین آنحضرت صلعم سے احسن نہین دیکہا۔

ابوہریرہ رض سے روایت ہے مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَإِذَا ضَحِكَ
يَتَلَأْلَأُ فِي الْجُدُرِ مین نے کسی شے کو آنحضرت صلعم سے احسن نہین دیکہا
گویا آفتاب آپکے چہرہ مبارک مین رواں ہوتا تہا اور جسوقت آپ ہنستے تو دیوارون پر
نور چمکتا تہا ام معبد رض نے آنحضرت صلعم کے بعض اوصاف مین کہا ہے أَجْمَلُ
النَّاسِ مِنْ بَعِيدٍ وَأَحْلَاهُمْ وَأَحْسَنُهُمْ مِنْ قَرِيبٍ آنحضرت صلعم دور سے
دیکہنے مین اجمل الناس تہے اور قریب سے دیکہنے مین شیرین تر اور احسن الناس تہے
جمیل اوس حسین کو کہتے ہین کہ دور سے دیکہنے مین دلربا ہو اور حسین اوس جمیل کو کہتے
ہین کہ قریب سے دیکہنے مین خاطر فریب ہو ام معبد رض نے آپکے دونون اوصاف کو
نہایت اچہی نظر سے دیکہا اور خوب بیان کیا جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے رَأَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ
حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ
مین نے رسول اللہ صلعم کو چاندنی رات مین دیکہا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تہا مین
آپکی طرف اور چاند کی طرف دیکہتا تہا البتہ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ اچہے

تھے ایک آدمی نے براء ابن عارب سے پوچھا اکان وجہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثل السیف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار
کی مثل تھا براء ابن عارب نے کہا لا بل مثل القمر آپکا چہرہ مثل تلوار کے نہ تھا بلکہ
چاند کی مانند تھا وکان لونہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھر و لم یکن بالاسمر و
لا بالشدید البیاض آنحضرت صلعم کا رنگ شفاف اور روشن تھا گندم گون نہ تھا
اور بالکل سپید تھا جسکی سپیدی زیادہ ہوتی آپ کے چچا ابوطالب نے آپکی نعت مین کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ	ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

آپ ایسے شریف قوم مین یا روشن اور نورانی چہرہ مین کہ آپکی ذات مبارک کے طفیل مین
ابر سے پانی مانگا جاتا ہے آپ یتیمون کے فریادرس ہین اور بیوہ ودرویش اور محتاج لوگون کے
لئے خواری سے بچاؤ ہین وکان صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون کان عرقہ اللؤلؤ
اذا مشی تکفا آنحضرت صلعم کا رنگ شفاف اور روشن تھا اور آپکا پسینہ موتی
کی مانند تھا آنحضرت صلعم جھک کے وقار سے چلتے تھے وکان صلی اللہ علیہ
وسلم احسن الناس وجہا و انورھم آنحضرت صلعم چہرہ کی خوبی مین آدمیون
احسن تھے اور آپکا چہرہ مبارک زیادہ نورانی تھا کسی صفت کرنیوالے نے آپ کا وصف
نہین کیا مگر یہ کہ آپ کو چودھوین رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے اور آپکی شان مین لوگ
یہ کہتے تھے کہ آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جسطور سے
فرمایا ہے آپ کی ہی شان ہے ع

امین مصطفی للخیر یدعو	کضوء البدر زایلہ الغمام

آنحضرت امین خدا اور تمام مین برگزیدہ ہین اور خلق کو خیر کیطرف بلاتے ہیں اور چاند

چاندی کی اوس روشنی کی مانند ہے کہ اس پر اوس پڑ گئی ہو وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا
صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ آنحضرت صلعم کا رنگ گورا تھا گویا آپ چاندی سے بنائے
گئے تھے چاندی سے سانچا ما حسن خلقت سے مراد ہے آپ کے موی مبارک پیچ دار
ہوئے تھے اور ان میں شکستگی تھی وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا
آنحضرت گورے رنگ کے تھے اور آپکے حسن میں نمکینی تھی یہ صفت نہایت درجہ کی ہے
کامل حسن ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ میانہ قد اور فربہی اور جسامت اور نحافت میں متوسط
تھے بلکہ آپکی تمام صفات میں توسط تھا آپ کا رنگ اور بال اور شکل وغیرہ میں افراط اور تفریط نہ تھی
تھی ایسے ہی آپ کے جمیع قویٰ متوسط حالت میں تھے وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ
مُشْرَبًا بَيَاضُهُ بِحُمْرَةٍ وَكَانَ أَسْوَدَ الْحَدَقَةِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ آنحضرت صلعم کا رنگ
سفید تھا اور اوسمیں سرخی ممزوج تھی اور آپکی آنکھوں کی پتلی سیاہ تھی اور پلک لانبے تھے۔

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ ضَخْمَ الْهَامَةِ أَغَرَّ أَبْلَجَ
أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ آنحضرت صلعم کا رنگ گورا مائل بسرخی تھا اور سر مبارک بڑا تھا
آپ صبیح رنگ تھے آپ کا رنگ چمکدار اور نورانی تھا اور پلک لانبے تھے وَكَانَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ عِبَادِ اللهِ عُنُقًا لَا يُنْسَبُ إِلَى الطُّولِ وَ
لَا إِلَى الْقِصَرِ مَا ظَهَرَ مِنْ عُنُقِهِ لِلشَّمْسِ وَالرِّيَاحِ فَكَأَنَّهُ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ مُشْرَبٌ
ذَهَبًا يَتَلَأْلَأُ فِي بَيَاضِ الْفِضَّةِ وَفِي حُمْرَةِ الذَّهَبِ آنحضرت صلعم
گردن کی خوبصورتی میں مخلوق خدا سے احسن تھے آپکی گردن نہ لانبی تھی اور نہ چھوٹی تھی
جسقدر حصہ گردن مبارک کا آفتاب و ہوا میں تھا یعنی کھلا ہوا تھا گویا وہ چاندی کی صراحی تھا
اور سونے سے ممزوج تھا اور گردن مبارک صفا اور نور میں چاندی کیطرح چمکتی تھی اور

رنگ میں سونے کی طرح تہی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ عِبَادِ اللّٰهِ شَفَتَيْنِ وَاَلْطَفُهُمْ خَتْمَ فَمٍ آنحضرت صلعم ہونٹوں کی خوبی میں مخلوق سے احسن تھے اور آپکے دہاں مبارک کا حلقہ نہایت لطیف اور نازک تہا وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِيْضُ الصَّدْرِ لَا يَعْدُو لَحْمُ بَعْضِ بَدَنِهٖ بَعْضًا كَالْمِرْاٰةِ فِي الْاِسْتِوَاءِ وَكَالْقَمَرِ فِي بَيَاضِهٖ آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک چوڑا تہا اور آپکے جسم مبارک کے بعض حصہ کا گوشت بعض حصہ سے متجاوز نہیں ہوتا تہا آئینہ کی مانند اکا گوشت ہموار تہا سپیدی اور نور میں چاند کی مانند تہا وَكَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ عُكَنٍ يُغَطِّي الْاِزَارُ مِنْهَا وَاحِدَةً آنحضرت صلعم کے شکم مبارک پر فربہی کے باعث تین بٹین تہین ایک بٹ کو تہمت چہپا رکہتا تہا وعن اُمِّ هَانِئٍ رضہ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ بَطْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ذَكَرْتُ الْقَرَاطِيْسَ الْمَثْنِيَّةَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ ام ہانی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکہکر مجہکو کاغذات تہ بتہ جو ایک دوسرے پر رکہین ہون یاد آتے تہے۔

محرش الکلبی نے روایت کی ہے اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا فَنَظَرْتُ اِلٰى ظَهْرِهٖ كَاَنَّهٗ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ آنحضرت صلعم نے جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ لیا مین نے آپکی پشت مبارک کو دیکہا گویا وہ چاندی کا تیر تہی مجہ سے مقاتل بن حیان نے روایت ہے اوحی اللّٰہ تعالےٰ الی عیسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْمَعْ وَاَطِعْ يَا ابْنَ الطَّاهِرَةِ الْبِكْرِ الْبَتُوْلِ اِنِّيْ خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ فَجَعَلْتُكَ اٰيَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَاِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ فَسِّرْ لِاَهْلِ سُوْرَانَ

إِنِّي أَنَا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الَّذِي لَا أَزُولُ صَدِّقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ صَاحِبَ الْجَمَلِ وَالْمِدْرَعَةِ وَالْعِمَامَةِ وَالنَّعْلَيْنِ وَالْهِرَاوَةِ الْجَعْدَ الرَّأْسِ الصَّلْتَ الْجَبِينِ الْمَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ الْأَهْدَبَ الْأَشْفَارِ الْأَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ الْأَقْنَى الْأَنْفِ الْوَاضِحَ الْخَدَّيْنِ الْكَثَّ اللِّحْيَةِ عَرَقُهُ فِي وَجْهِهِ كَاللُّؤْلُؤِ وَرِيحُ الْمِسْكِ يَنْفَحُ مِنْهُ كَأَنَّ عُنُقَهُ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ اللہ تعالی نے عیسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ سن تو اور میری اطاعت کر اے بیٹے طاہرہ بکر بتول کے میں نے تجھکو بے نر کے پیدا کیا اور تجھکو عالم کیواسطے میں نے اپنی نشانی بنایا پس خاص تو میری عبادت کر اور مجھپر توکل کر اور اہل سوران سے بیان کردے کہ میں اللہ اور حی اور قیوم ہوں اور ہمیشہ رہنے والا ہوں مجھکو زوال نہین تم لوگ اوس نبی کی نبوت کی تصدیق کرنا جو امی ہوگا اونٹ پر سواری کریگا مدرعہ پہنیگا عمامہ باندھیگا جوتا پہنیگا عصا ہاتھ مین لیگا اوس نبی کے سر کے بال پیچیدہ ہونگے پیشانی اوسکی کشادہ ہوگی پیوستہ ابرو ہوگا اوسکی آنکھون کے پلک لانبے ہونگے اوسکی آنکھونکی سپیدی اور سیاہی تند سے ہوگی اوسکی ناک لانبی اور درمیان سے اونچی ہوگی اور نتھنے باریک اور نازک ہونگے اور رخسار اوسکے بھرے ہونگے اوسکی ڈاڑھی گنجان ہوگی اوسکے چہرہ پر عرق موتی کی مانند چمکیگا اور اوس عرق سے مشک کی بو مہکیگی اوسکی گردن صفا اور نور کے باعث چاندی کی صراحی کی مانند ڈھلی ہوگی۔

ابن اثیر نے آنحضرت صلعم کی ابروؤن کی نسبت کہا ہے وَالصَّحِيحُ فِي صِفَةِ حَوَاجِبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَوَابِغُ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ صحیح بات آپکی ابروؤن کی صفت مین یہہ ہے کہ باریک اور لانبی تھیں اور اونکے درمیان تھی کشادگی

تھی جو تامل کے ساتھہ معلوم ہوتی تھی۔
آنحضرت صلعم جسوقت اپنا چہرۂ مبارک آئینہ مین دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّلَہٗ وَکَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْہِیْ فَحَسَّنَہَا وَ
جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ آنحضرت صلعم آئینہ دیکھتے وقت فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ آنحضرت صلعم
فرماتے تھے اَنَا اَشْبَہُ النَّاسِ بِاٰدَمَ وَکَانَ اَبِیْ اِبْرَاہِیْمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اَشْبَہُ النَّاسِ بِیْ خَلْقًا وَّخُلُقًا مین آدم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ ہون اور میرے
باپ ابراہیم علیہ السلام خلقت اور خلق مین مجھسے زیادہ مشابہ تھے جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ
فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ الشَّنُوْءَۃِ میرے سامنے انبیاء لائے
گئے پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ موسی علیہ السلام اون آدمیون مین سے ہیں جو شنوہ کے قبیلہ
سے ہوں شنوہ مین اک قبیلہ ہے جسکے آدمی متوسط القامت ہوتے ہین وَرَاَیْتُ
عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا عُرْوَۃُ
بْنُ مَسْعُوْدٍ اور میں نے فرزند مریم علیہ السلام کو دیکھا وہ میرے دیکھے ہوے لوگون
عروہ ابن مسعود کے مشابہ تھے وَرَاَیْتُ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ
مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَہًا صَاحِبُکُمْ اور مین نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ دیکھنے
مین میرے مشابہ تھے وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ
بِہٖ شَبَہًا دَحْیَۃُ اور مین نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا وہ دیکھنے مین دحیہ سے مشابہ
تھے وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسِعُ الظَّہْرِ مَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ

وَهُوَ مِمَّا يَلِي مَنْكِبِهِ الْاَيْمَنِ فِيهِ شَامَةٌ سَوْدَاءُ تَضْرِبُ اِلَى الصُّفْرَةِ
حَوْلَهَا شَعَرَاتٌ مُتَوَالِيَاتٌ كَاَنَّهَا مِنْ عُرْفِ فَرَسٍ آنحضرت صلعم کی
پشت مبارک چوڑی تھی درمیان دونوں شانوں کے مہر نبوت تھی اور سیدھے شانہ سے جو جگہ قریب
ہے وہاں ایک سیاہ خال تھا اوسمین زردی تھی اور اوس خال کے اطراف میں بال مجتمع تھے
گویا وہ بال گھوڑے کی ایال سے ہین بالون کی تشبیہ گھوڑے کی ایال کے ساتھ اجتماعی
حالت مین ہے وَكَانَ خَاتَمُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ
بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ آنحضرت صلعم کی مہر نبوت ایک سُرخ غدود مثل کبوتر کے انڈے
کے تھی بریدہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم مدینہ منورہ مین جسوقت تشریف
لائے تو سلمان فارسی رض طب کا ایک طبق لائے اور آپ کے سامنے رکھہ دیا آپنے سلمان رض
سے پوچھا یہ کیا ہے سلمان رض نے کہا آپ کے اور آپکے اصحاب کیواسطے صدقہ ہے آپنے
فرمایا اسکو اوٹھا لو ہم صدقہ نہین کہاتے سلمان رض نے اوسکو اوٹھا لیا پھر دوسرے دن
سلمان رض مثل اوسکے رطب لائے اور آنحضرت صلعم کے سامنے رکھہ دین آپنے پوچھا
سلمان یہ کیا ہے سلمان نے کہا آپکے واسطے ہدیہ ہے آنحضرت صلعم نے اصحاب سے
فرمایا کہ مائدہ کو فراغ کرو پھر سلمان رض نے خاتم نبوت کو جو پشت مبارک پر تھی دیکھا پس سلمان فارسی
ایمان لائے سلمان اوسوقت تک ایک یہودی کی ملک مین تھے آنحضرت صلعم نے
اونکو درہم دیکر اسلیے خرید لیا کہ اصحاب کیواسطے خرموں کے درخت لگایا کرین سلمان رض
اپنا کام کیا کرتے اور درخت ثمردار ہوتے اوسکے پھل کہانے مین آتے تھے۔ آنحضرت صلعم
نے اپنے دست مبارک سے بہت سے درخت خرمون کے لگائے مگر خرما کا ایک درخت
حضرت عمر رض نے لگایا جس سال درخت لگائے گئے تھے کل درخت بارور ہوے مگر وہ درخت

حضرت عمر کا لگایا ہوا بار آور نہین ہوا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ اس درخت کا کیا
حال ہے بارور نہین ہوا حضرت عمر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس درخت کو مین نے لگایا
تہا آنحضرت صلعم نے اوس درخت کو اوکہاڑ کے پہر لگا دیا اوسی سال مین وہ درخت
بارور ہوا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سرمہ لگانیکی صفت مین

آنحضرت صلعم شب تاریک مین ایسا دیکہتے تہے جیسا کہ روز روشن مین دیکہتے تہے۔
آنحضرت صلعم اپنے پیچہے صفوف مین ایسا دیکہتے تہے جیسا کہ اپنے سامنے سے دیکہتے
تہے۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مین اسقدر قوت تہی کہ ثریا مین گیارہ ستارے دیکہا کرتے
تہے۔ آنحضرت صلعم کسی تاریک مکان مین جبتک چراغ روشن نہوتا نہین بیٹہتے
تہے۔ آنحضرت صلعم کو سبزی اور جاری پانی کی طرف دیکہنا خوش آتا تہا۔ آنحضرت
صلعم کو ترنج اور سرخ کبوتر پر نظر کرنا اچہا معلوم ہوتا تہا آنحضرت صلعم جسوقت سرمہ
لگاتے تو ہر ایک آنکہہ مین دو دو سلائیین لگاتے اور پانچوین سلائی کو دونون آنکہون
مین تقسیم کرتے مجموع سلائیین طاق ہوتی تہین آنحضرت صلعم سرمہ کی سلائیین طاق
لگاتے اور استنجے کے ڈہیلے بہی طاق لیتے تہے۔ آنحضرت صلعم کا ایک سرمہ دان تہا
ہر شب مین اوس سے سرمہ لگایا کرتے تہے اور ہر ایک چشم مبارک مین تین تین سلائیین
استعمال فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم سے حضر و سفر مین پانچ چیزین جدا نہین ہوتی
تہین آئینہ۔ سرمہ دان۔ کنگہی۔ مسواک۔ مدری۔

ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اثمد
سے سرمہ لگاؤ اس لئے کہ اثمد نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک اوگاتا ہے باجوری سے

کہا ہے کہ اثمد کے استعمال کے لئے صحیح آنکھین مخاطب ہین بیمار آنکھون کو اثمد نقصان
پہونچاتا ہے اثمد ایک مشہور معدن کا پتھر ہے جو شہر مین مشرق مین ہے اور اثمد سیاہ رنگ
مائل بسرخی ہوتا ہے ماحوری سے آنحضرت صلعم کے اس قول کے بعد کہ مجلو البصر
یہ کہا ہے جس شخص کو اثمد کے ساتھہ سرمہ لگانے کی عادت ہے اثمد اوسکی آنکھونکی بصر کو جلا
دیتا ہے جو شخص کہ اثمد کے استعمال کی عادت نہین رکہتا اوسکی آنکہیں اثمد سے آجاتی ہین۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کے بالون اور آپکی بڑہاپے اور خضاب اور اوسکی متعلق کی صفت مین

آنحضرت صلعم کے موی مبارک کچہہ چہوٹے ہوے تھے اور اون مین شکن
تہی بالکل چہوٹے ہوے اور نہایت پیچیدہ نہین تھے آپ جسوقت موی مبارک مین کنگہی
کرتے تو اونکے درمیان اسطور سے خطوط نظر آتے جیسے ریگ مین لہرین ہوتی ہین جنکو
عربی زبان مین حبک الرمل کہتے ہین اور اگر آپ بالون کو چار حصہ بنا لیتے تہے آپ کے
کان دو حصون کے درمیان سے باہر نکلے رہتے تہے۔ اور آپنے اکثر اوقات اپنے بالون
کو دونون کاندہون پر بہی ڈالا ہے جیسے گردن مبارک کہلی رہتی تہی اور گردن کا نور چمکتا
رہتا تہا۔ آنحضرت صلعم کے موی مبارک جمہ کی قسم سے کم اور وفرہ کی قسم سے زائد تہے
آنحضرت صلعم کے موی مبارک کاندہون تک پہونچتے تہے اور اکثر نرمہ گوش تک
رہا کرتے تہے آنحضرت صلعم متناسب الاعضا تہے اور آپ کے دونون شانون کے
درمیان فاصلہ تہا آپ کے بال دونون شانون تک ہوتے اور کسی وقت
مین نرمہ گوش تک پہونچتے اور کبہی نصف کانون تک رہتے تہے
آنحضرت صلعم موی مبارک فروہشتہ رکہتے اور مشرکین اپنے سرون مین مانگ نکالتے
تہے اور اہل کتاب اپنے سرون کے بال فروہشتہ رکہتے تہے جس چیز مین حکم الہی نہ تہا

آپ وسمیں اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکہتے تہے بعد کواسے سر مبارک مین مانگ نکالی

آنحضرت صلعم کا مقدم ریش مبارک نہایت موزون اور متناسب تہا اور ریش مبارک سینہ تک تہی آنحضرت صلعم کی ریش مبارک گنجان تہی آپ ریش مبارک کو چہوڑتے اور موچہون کو قطع کرتے تہے آنحضرت صلعم ریش مبارک کے طول اور عرض مین سے قطع کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم ریش مبارک مین اکثر کنگہی کیا کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم سے کنگہی اور مسواک کبہی جدا نہیں ہوتی تہی۔ اور جس وقت ریش مبارک مین کنگہی کرتے تو آئینہ مین دیکہتے تہے۔

آنحضرت صلعم فکر کے وقت ریش مبارک کو ہاتہہ سے زیادہ چہوتے تہے۔

آنحضرت صلعم غم کی حالت مین ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑکر اوسکی طرف دیکہا کرتے تہے

آنحضرت صلعم جس وقت وضو کرتے تو ریش مبارک مین پانی سے خلال فرماتے تہے

آنحضرت صلعم سر مبارک مین تیل کثرت سے ڈالتے اور کنگہی کرتے اور اکثر سر پر قناع رکہتے تہے۔ قناع ایک کپڑا ہوتا ہے کہ تیل کے استعمال کے بعد عمامہ وغیرہ لباس کی حفاظت کیواسطے سر پر رکہتے ہین۔

آنحضرت صلعم جس وقت تیل کا استعمال فرماتے تو اولٹے ہاتہہ کی ہتیلی پر تیل کو ڈالتے اور پہلے دونون ابروؤں سے تدہین شروع کرتے پہر آنکہون کی تدہین کرتے پہر سر مین تیل ڈالتے تہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت وضو فرماتے یا کنگہی کرتے یا جوتا پہنتے تو تمام اس قسم کے کامون مین سیدہے ہاتہہ اور سیدہے پاؤن کو دوست رکہتے تہے۔ اور بیت الخلا وغیرہ اس اقسام کے کامون مین دست چپ سے عمل کرتے اور جس وقت استراحت فرماتے

تو سیدھے پہلو پر لیٹتے اور رو بقبلہ ہوتے تھے۔ آنحضرت صلعم کھانا اور پینا اور
وضو کرنا لباس پہننا چیز کا لینا چیز کا دینا سیدھے ہاتھ سے کرتے تھے اور باسوا ان کامون
کے دست چپ سے کام لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا ہے کہ مین حائض ہوتی تھی اور
آنحضرت صلعم کے سر مبارک مین کنگھی کیا کرتی تھی۔ آنحضرت صلعم ہر روز بالون مین
کنگھی نہین کرتے تھے فاصلہ سے کنگھی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے سر مبارک اور
ریش مین تھوڑی سپیدی سترہ بالونکی مقدار مین تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہوگئے آپنے فرمایا کہ
مجھکو سورۂ ہود سورۂ واقعہ سورۂ مرسلات۔ عم یتساءلون۔ سورۂ اذا الشمس کورت نے
بوڑھا کر دیا۔ یہ سورتین قیامت کے اون احوال کو شامل ہین جنسے امت محمدیہ پر خوف پیدا ہوتا ہے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے خضاب لگایا تھا اونھون نے
کہا ہان آپنے خضاب لگایا تھا عبد اللہ بن محمد عقیل نے کہا ہے کہ مین نے آنحضرت
صلعم کے موی مبارک انس بن مالک رض کے پاس خضاب کیئے ہوے دیکھے صحیحین مین
طرق کثیرہ سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے خضاب نہین لگایا اور آپکے بالونکی سپیدی
خضاب کے مرتبہ تک نہین پہونچی جس شخص کے پاس آپکے کچھ موی مبارک تھے اوسنے
آپکی وفات کے بعد اونہین رنگ دیا ہوگا تاکہ خضاب کی وجہ سے دیر تک
باقی رہین۔

صحیحین اور سنن ابوداود مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم ورس سے جو ایک قسم کی گھاس ہے اور زعفران سے ریش مبارک کو زرد کیا کرتے تھے

قتادہ رضہ نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم نے خضاب کیا تہا اوہون نے کہا رسول اللہ صلعم خضاب کے مادہ کو نہین پہونچے اتنی بات ہے کہ کچہہ سپیدی آپکی کن پٹیوں کے بالون مین آگئی تہی مگر حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا ہے نووی نے کہا مختار یہ بات ہے کہ آپ نے موی مبارک کو کبہی رنگ دیا ہے اور اکثر اوقات ترک فرمایا ہے راوی صادق ہے جو کچہہ اوسنے دیکہا ہے اوس سے اوسنے خبر دی ہے۔

آنحضرت صلعم عجم کی مخالفت کیواسطے بالون کے رنگ دینے کے لئے امر فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم ہر مہینہ مین نورہ کا استعمال فرماتے اور پندرہ دن مین ناخن قطع کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت نورہ کا لیپ لگاتے تو زیر ناف اور شرمگاہ مین اپنے ہاتہہ سے نورہ لگاتے تہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت نورہ کا لیپ کرتے تو پہلے شرمگاہ سے ابتدا فرماتے اور آپکے تمام جسم پر آپکی بی بی نورہ لگاتی تہین آنحضرت صلعم جمعہ کے دن نماز کو جانے سے پہلے ناخن اور مونچہین قطع کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم ناخن اور بالون کے دفن کرنیکے لئے امر فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم آدمی کے جسم کی سات چیزون کو دفن کرنیکے لیے حکم فرماتے تہے بال ناخن خون حیض کا خون دانت علقہ مشیمہ یعنی بچہ دان انس رضہ نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلعم کو دیکہا کہ اصلاح ساز آپ کی اصلاح بناتا تہا اور آپکے صحابہ آپکے اطراف پہرتے ہوتے تہے وہ ارادہ نہین کرتے تہے مگر یہہ کہ جو موی مبارک گرے وہ ایک آدمی کے ہاتہہ مین گرے۔

فصل چوتہی۔ آنحضرت صلعم کے پسینہ مبارک اور اوسکی ذاتی خوشبو کی صفت مین۔

مسلم رح نے انس رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو پسینا بہت آتا تھا۔ اور
آپ کا عرق چہرہ مبارک پر موتی کی مانند چمکتا تھا اور مشک خالص سے زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔
آنحضرت صلعم پر جس وقت وحی نازل ہوتی تو اوسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر بوجھ
ہوجاتا تھا اگرچہ جاڑون کا موسم کیون نہو تا لیکن پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا اور
موتی کیطرح چمکتا تھا۔
آنحضرت صلعم دوپہر کے وقت ام سلیم کے پاس تشریف لاکر قیلولہ کرتے تھے اُم سلیم
آپ کیواسطے ایک چمڑا بچھا دیتی تھین ام سلیم آپ کا پسینا جمع کر کے خوشبو میں ملاتی تھین
آنحضرت صلعم نے اُم سلیم سے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے جو تم پسینے کو خوشبو میں ملاتی ہو
اونہون نے کہا آپکا پسینا اس لئے ہم اپنی خوشبو میں ملاتے ہین کہ وہ تمام خوشبوؤن سے
بہتر ہے اور دوسری روایت میں ہے اُم سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے پسینے کی
برکت کی امید اپنی اولاد کیواسطے رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اصبت یعنی تو اپنی مدعا کو پہونچی۔
آنحضرت صلعم کا دست مبارک حریر سے زیادہ نرم تھا اور اوسکی خوشبو مانند دست عطار
کے تھی آپ دست مبارک میں خوشبو لگاتے یا نہ لگاتے اگر کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ شخص
آپ کے دست مبارک کی خوشبو تمام دن اپنے ہاتھ میں پاتا تھا اگر آپ اپنے دست مبارک
کو کسی لڑکے کے سر پر رکھہ دیتے تو وہ لڑکا درمیان اور لڑکون کے پہچانا جاتا تھا کہ آنحضرت
صلعم نے اوسکے سر پر اپنا دست مبارک رکھا ہے۔
انس رض سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک سے زیادہ نرم
دیبا اور حریر کو بھی نہین دیکھا جابر بن سمرہ رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے میرے رخسار
کو چھوا مین نے آپ کے دست مبارک مین ایسی خنکی اور خوشبو پائی گویا آپ نے اپنا دست مبارک

کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت کسی کے سامنے سے آتے تو نہایت اچھی خوشبو آپ سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلعم جس کسی راستہ سے نکلتے اور آپ کے بعد کوئی آدمی جاتا تو آپ کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آنحضرت صلعم اس راستہ سے گذرے ہیں اسحاق ابن راہویہ نے ذکر کیا ہے کہ بلا استعمال خوشبو کے ایسی خوشبو آپکی ذاتی تھی ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد السلمی نے کہا ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم عورتوں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جو خوشبو لگانے کے لئے کوشش نہ کرتی اور ہر ایک یہ چاہتی تھی کہ باہم ایک دوسرے سے خوشبو میں زیادہ ہو اور عتبہ خوشبو چھوتے بھی نہ تھے اور صرف تیل اپنی ڈاڑھی میں لگایا کرتے تھے مگر خوشبو میں وہ ہم سے زیادہ معلوم ہوتے تھے جس وقت عتبہ رض آدمیوں کی طرف نکلتے تو لوگ یہہ کہتے تھے کہ ہم نے کوئی خوشبو عتبہ کی خوشبو سے زیادہ نہیں سونگھی ام عاصم نے ایک دور عتبہ رض سے کہا کہ ہم خوشبو کے لئے نہایت درجہ کوشش کرتے ہیں لیکن تم ہم سے زیادہ خوشبودار رہتے ہو یہ کس چیز کی خوشبو ہے عتبہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں میرے جسم پر پھنسیاں نکلیں میں حضور سرور کائنات صلعم حاضر ہوا اور اوس بیماری کا میں نے آپ سے شکوہ کیا آپنے مجھ کو برہنہ ہونے کے لئے ارشاد فرمایا میں برہنہ ہو کے آنحضرت صلعم کے روبرو بیٹھ گیا اور اپنا کپڑا اپنی شرمگاہ پر ڈال لیا آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک پر پہونکا پھر میری پیٹھ اور پیٹ پر دست مبارک کو ملا اوس روز سے ایسی خوشبو مجھ سے مہکتی ہے طبرانی نے اس قصہ کو اپنی معجم صغیر میں روایت کیا ہے اور ابو یعلی و طبرانی نے اس قصہ کو روایت کیا ہے کہ عتبہ نے آنحضرت صلعم سے اپنی دختر کی شادی کے لئے استعانت چاہی تھی آپکے پاس کوئی شی اوس وقت موجود نہ تھی آپنے ایک

شیشہ منگایا اور اپنا پسینا مبارک اوس شیشہ میں نچوڑ کے اونکو دیا اور اونسے فرمایا کہ اپنی دختر سے کہہ دو کہ وہ اس عرق سے خوشبو لگاوین عتبہ کی دختر جسوقت وہ خوشبو لگاتی تہین اہل مدینہ اوسکو سونگہا کرتے تہے اس خوشبو کی وجہ سے لوگون نے اون کے گہر کا نام بیت المطیبین رکہہ دیا تہا۔

فصل پانچوین۔ آنحضرت صلعم کی ذاتی خوشبو اور خوشبو استعمال فرمانیکی صفت مین۔

انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک سکہ تہا آپ اوس سے خوشبو لگاتے تہے سکہ کے معنی ہر ایک قسم کی مجموع خوشبو کے ہین یا سکہ خوشبو رکہنے کا ظرف ہے۔

آنحضرت صلعم ریش اور سر مبارک مین مشک لگاتے تہے۔ آنحضرت صلعم سر مبارک مین مشک لگاتے تہے انس رض خوشبو کو واپس نہین کرتے تہے یون فرماتے تہے کہ آنحضرت صلعم خوشبو کو واپس نہین فرماتے تہے ابی عثمان النہدی رح نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں جس کسی کو ریحان دیا جاوے تو وہ اوسکو رد نہ کرے اسلئے کہ ریحان جنت سے نکلا ہے۔ انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک سب ریاحین سے خوشبو تر مہندی کا پہول تہا۔ آنحضرت صلعم کو اچہی بو پسند تہی۔ آنحضرت صلعم خوشبو اور رائحہ حسنہ کو دوست رکہتے تہے اور اکثر اوسکا استعمال فرماتے اور اوسکے استعمال کرنے کے لئے دوسرے لوگون کو رغبت دلاتے اور فرماتے تہے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ تمہاری دنیا کی چیزوں سے میرے نزدیک عورتین اور خوشبو دوست کیئے گئے ہیں اور میری آنکہوں کی ٹہنڈک نماز ہے روایت حبب الی من دنیاکم ثلث کی اصل

نہیں ہے مواہب میں ہے کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ ثلث امانت وثت
کے طرق سے کسی روایت میں واقع نہیں ہوا اس لفظ کی زیادتی معنی کو فاسد کرتی ہے اور
اسیطرح ولی عراقی نے اس لفظ کی نسبت کہا ہے کہ لفظ ثلث حدیث کی کسی کتاب مین
نہیں آیا یہ لفظ معنی کو فاسد کرتا ہے اسلیے کہ صلوٰۃ امور دنیا سے نہین ہے اور اسیطرح
زرکشی وغیرہ نے بھی اسکی تصریح کی ہے جس طرح حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ذکر
کیا ہے اور ابن قیم نے بھی اس لفظ سے انکار کیا ہے۔

آنحضرت صلعم رائحہ طیبہ کو دوست رکھتے اور بدبو کو مکروہ جانتے تھے۔

فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے آواز مبارک کی صفت مین۔

انس رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر اچھی صورت
اور اچھی آواز والے کو مبعوث کیا ہے تمہارے نبی اون سب نبیون سے آواز اور چہرہ مین زیادہ
اچھے تھے آنحضرت صلعم کی آواز مبارک اوسجگہ پہونچتی تھی کہ وہان دوسرے شخص کی آواز
نہین پہونچتی تھی براء رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہمارے پاس خطبہ پڑھا
آپ نے اوس خطبہ کو اسقدر بلند آواز سے پڑھا کہ پردہ نشین عورتون کو اونکے پردے میں سنایا
حضرت عائشہ رضی تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے
اور آدمیون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبداللہ بن رواحہ نے آپ کے اس فرمانے کو سنا وہ وقت
بنی تمیم مین تھے اپنی جای پر بیٹھ گئے عبدالرحمن بن معاذ تیمی نے کہا ہے آنحضرت
صلعم نے منی مین خطبہ پڑھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان اسطور سے کھول دئے تھے کہ
آپ خطبہ مین جو کچھ فرماتے تھے ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنے اپنے مکانون میں
تھے ام ہانی رض نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی قرأت نصف شب مین کعبہ کے نزدیک

لفظ امانت ... [illegible]

ہم لوگ سنتے تھے اور میں اپنے مکان کی چھت پر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم جسوقت خطبہ پڑھتے تھے تو آپ کا غضب شدید ہو جاتا اور آپکی آواز بلند ہو جاتی تھی گویا آپ ایک لشکر سے ڈراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ لشکر تمکو صبح میں لوٹتا ہے یا شام میں لوٹتا ہے۔

فصل ساتوین۔ آنحضرت صلعم کے غضب اور سرور کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے یا خوشنود ہوتے تو آپ کے صفائے بشرہ کی وجہ سے غضب اور خوشنودی نمایاں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے تو آپ کے دونوں رخسارے سرخ ہو جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم اگر غضب کی حالت میں کھڑے ہوتے تو بیٹھ جاتے تھے اور اگر بیٹھے ہوتے تو لیٹ جاتے تھے پس آپ کا غضب چلا جاتا تھا۔

آنحضرت صلعم جسوقت غضبناک ہوتے تو آپ کے سامنے سوای حضرت علی رہ کے کوئی شخص جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ آنحضرت صلعم غضب میں ابعد الناس تھے اور رضا میں اسرع الناس تھے یعنی آپ بہت کم غصہ کرتے اور بہت جلد خوش ہو جاتے تھے آنحضرت صلعم خدای عزوجل کیواسطے غضب فرماتے اور اپنے نفس کے لئے غضبناک نہیں ہوتے اگرچہ امر حق کے باعث آپ اور آپ کے اصحاب پر ضرر عائد ہوتا مگر آپ امر حق کو نافذ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم جسوقت کسی چیز کو مکروہ جانتے تو اوسکی کراہت آپ کے چہرہ مبارک سے پہچانی جاتی اور آپ کے سرور کی یہ حالت تھی جسوقت مسرور ہوتے تو آپ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکتا گویا کہ چاند ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت مسرور ہوتے ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کا چہرۂ مبارک آئینہ ہے اور گویا دیواروں کا عکس اوس آئینہ میں دیکھتا ہے

فصل آٹھوین

آنحضرت صلعم کے تبسم اور رونے اور چھینک لینے کی صفت مین

آنحضرت صلعم جسوقت ہنستے تو ہنسی کی وجہ سے آپ کے دانتون سے بجلی کی مانند اور اولے کی سی آبداری ظاہر ہوتی تہی۔ آنحضرت صلعم کی بہت بڑی ہنسی تبسم کرنا تہا عبداللہ ابن حارث رضی نے روایت کی ہے کہ مین نے کسی شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرتے نہین دیکہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو بہت ہنستے ہوے کبہی نہین دیکہا اسکی وجہ سے آپ کے کوتے کو مین دیکہتی عبداللہ ابن حارث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کا ہنسنا تبسم تہا۔ آنحضرت صلعم کوئی بات نہین کہتے مگر تبسم فرماکے بات کہتے تہے۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب آپ کی اقتدا سے آپ کے حضور مین بلا آواز کے تبسم کرتے تہے اور آپ کی شان کی توقیر کی وجہ سے آواز نہین نکالتے تہے۔ اور اصحاب جسوقت آپ کے حضور مین بیٹہتے تو ایسے ادب سے بیٹہتے گویا اون کے سرون پر طائر بیٹہے ہوے ہین اسلیئے وہ سر کو نہین اوٹہا سکتے ہین آنحضرت صلعم کو جس وقت ہنسی آتی تو اپنے منہ پر دستِ مبارک کو رکہہ لیتے تہے آنحضرت صلعم سب سے زیادہ تبسم فرمانے والے اور سب سے زیادہ پاکیزہ نفس تہے۔

احادیث مین وارد ہے اگرچہ اکثر اوقات آنحضرت صلعم نے تبسم فرمایا ہے لیکن آپ اسطور سے بہی ہنسے ہین کہ آپ کے دہان مبارک کی کچلیان ظاہر ہوگئی ہین ابو ذر رضی نے روایت کی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اول جو شخص جنت مین داخل ہوگا اور وہ شخص جو سب لوگون سے آخرین دوزخ سے نکلیگا ان دونون کو مین جانتا ہون آخرکا

شخص قیامت کے دن لایا جائیگا اوسکے لئے کہا جائیگا کہ جو کچھ اوسکے گناہ صغیرہ ہیں
اوسپر ظاہر کرو اور اوسکے گناہ کبیرہ کو اوس سے چھپا لو پس اوس سے کہا جائیگا کہ فلان
فلان کام تونے ایسا ایسا کیا ہے وہ شخص اقرار کریگا اور انکار نہیں کریگا اور اپنے کبیرہ
گناہون سے ڈرتا ہوگا پس اوسکے لئے یہہ کہا جائیگا کہ جو برے اعمال اوسنے کئے ہین اونکی
جا اوسکو نیکی دیجاوے پس اوسوقت وہ شخص کہیگا کہ میرے اور گناہ بھی تو ہین مین اونکو یہان
پر نہیں دیکھتا ہون ابو ذر کہتے ہین کہ اس مقام پر مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ایسے
طور سے ہنسے کہ آپ کی کچلیان ظاہر ہوگئین۔

عبد اللہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا تحقیق مین
اوس مرد کو جانتا ہون جو دوزخیون مین ہوگا اور آخر مین دوزخ سے نکلیگا اوس
مرد سے کہا جائیگا کہ تو جا اور جنت مین داخل ہو پس وہ مرد جائیگا تاکہ جنت مین داخل ہو آدمیون
کو ایسی حالت مین پائیگا کہ اونہون نے اپنے اپنے مکانات لے لئے ہین پس وہ مرد واپس
آئیگا اور کہیگا کہ سب آدمیون نے اپنے اپنے منازل لے لئے اوس سے پوچھا جائیگا
کہ تمکو وہ زمانہ یاد ہے جسمین تو تھا وہ جواب دیگا ہان مجھکو یاد ہے پس اوس سے یہہ کہا جائیگا کہ تیرے واسطے
وہ چیز موجود ہے جسکی تو تمنا کرتا ہے اور اوسپر دس حصہ دنیا سے زیادہ دیا ہے وہ اللہ تعالی سے کہیگا کہ تو
بادشاہ ہوکر مجھ سے تمسخر کرتا ہے عبد اللہ ابن مسعود رضہ نے کہا کہ مین نے آنحضرت
صلعم کو اس مقام پر دیکھا آپ ایسے طور سے ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک کی کچلیان
ظاہر ہوگئین۔

عامر ابن سعد ابن ابی وقاص رضہ نے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا مین نے
آنحضرت صلعم کو خندق کے دن دیکھا آپ ایسے طور سے ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک

کی کچلیئں ظاہر ہوگئیں عامر نے سعد سے پوچھا کہ آپکا ہنسنا کیونکر تھا سعد نے کہا ایک مرد تھا اسکے پاس ایک سپر تھی اور سعد اوسوقت تیر چلا رہے تھے وہ مرد اپنی پیشانی کو سپر سے چھپا رہا تھا سعد نے اوسکیواسطے ایک تیر نکالا جسوقت اوس مرد نے سر کو اوٹھایا سعد نے اوسکے تیر مارا تیر نے خطا نہیں کی اوسکی پیشانی پر لگا وہ مرد ایسا اولٹ کر گرا کہ اوسکا سر نیچے اور پاؤن اوپر ہو گئے آنحضرت صلعم اوسکی حالت کو ملاحظہ فرما کر ایسے ہنسے کہ آپ کے دہان مبارک کی کچلیئں ظاہر ہو گئیں۔

علی ابن ربیعہ رضہ سے روایت کی ہے کہ مین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس حاضر ہوا آپکے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا جسوقت حضرت علی رضہ نے رکاب مین پاؤن رکہا بسم اللہ کہا اور جسوقت اوسکی پیٹھہ پر بیٹھہ گئے الحمد للہ کہا پہر سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کہا پہر تین بار الحمد للہ تین بار اللہ اکبر کہا اور سُبْحٰانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ کہکر تبسم فرمایا مین نے کہا یا امیر المومنین آپ کس چیز سے ہنسے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تہا آپ نے ایسا ہی کیا تہا جیسا کہ مین نے کیا پہر آپ ہنسے تہے مین نے آپ سے پوچھا تہا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے تو آپنے فرمایا اللہ تعالی کو بندہ سے یہ بات خوش آتی ہے جسوقت وہ یہ کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اللہ تعالی اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا بندہ کے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

جس قسم سے آنحضرت صلعم کا ہنسنا تہا اوسی قسم سے آپکا رونا بہی تہا یعنی اور بلند آواز سے نہیں روتے تہے جس طرح آپ بے قہقہہ کے ہنستے تہے اوسی طرح بے آواز

کے روتے تھے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے اور ٹپکتے تھے اور آپ کے
سینہ مبارک مین جوش بکاکی وجہ سے جوش ہوتا وہ سنائی دیتا تھا آپ میت پر رحمت سے
اور امت کے واسطے خوف اور شفقت سے روتے اور خوف الٰہی سے اور قرآن شریف
سنتے وقت بکا کرتے تھے اور کبھی رات کی نماز مین رویا کرتے تھے عبداللہ ابن شخیر
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ میرے باپ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے سینہ مبارک مین بکا سے مثل دیگ
کے جوش تھا۔

عبداللہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے
کلام اللہ شریف پڑہنے کے واسطے فرمایا عبداللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
مین آپ کے سامنے کلام اللہ شریف پڑہون کلام اللہ شریف تو آپ پر نازل ہوا ہے۔
آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مین کلام اللہ شریف دوسرے شخص سے سننے کو دوست
رکہتا ہون پس مین نے سورۂ نساء پڑہی اور جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيۡدًا تک
پہونچا مین نے آنحضرت صلعم کی چشمان مبارک کو دیکھا کہ اونسے آنسو روان تھے
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی ایک چہوٹی صاحبزادی تہین
اونکا انتقال ہو رہا تھا آپنے اون کو اپنے آغوش مین لے لیا پھر آپ نے سامنے رکھہ دیا
اونہون نے رحلت کی اور وہ آپ کے روبرو تہین ام ایمن رو رہی چیخ ماری آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ تم رسول خدا کے سامنے چلا کے روتی ہو جو منع ہے ام ایمن نے کہا کیا آپ کو
روتے ہوے مین نہین دیکھتی ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا مین گریہ نہین کرتا ہون میرا
یہ رونا از روے رحمت کے ہے مومن ہر حال مین ایک خیر کے ساتھہ ہے اگر مومن کا نفس

دونون پہلوؤن کے درمیان سے نکلے وہ اسد تعالی عزوجل ہی کی حمد کرتا ہے۔

انس بن مالک رض نے روایت کی ہے کہ ہمنے رسول اسد صلعم کی اون صاحبزادی کو دیکھا جنہون نے رحلت کی آنحضرت صلعم اونکی قبر شریف پر تشریف رکھتے تھے مین نے دیکھا کہ آپکی چشمان مبارک مین آنسو بہرے تھے حضرت عائشہ رض روایت فرماتی ہین کہ عثمان بن مظعون مردہ تھے آنحضرت صلعم نے اونکو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے عثمان بن مظعون آپ کے دودہ شریک بہائی تھے۔ آنحضرت صلعم کی آنکھون سے آنسو بہت بہتے تھے۔

ایکبار آفتاب کو کسوف ہوا آنحضرت صلعم نماز کسوف مین روتے تھے اور آپ کا دم چڑہا ہوا تہا آپ فرماتے تھے یَارَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَكَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ یَارَبِّ اے رب کیا تونے مجہسے وعدہ نہیں کیا ہے کہ تیری قوم کو عذاب سے ہلاک نہ کرونگا مین اپنی قوم کے لوگوں مین موجود ہون وہ تجہسے مغفرت چاہتے ہیں اے رب ہم سب لوگ تجہسے مغفرت طلب کرتے ہیں آنحضرت صلعم کو چہینکین کم آتی تہین جسوقت آپکو چہینک آتی آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکہ لیتے اور چہینک کی آواز کو پست کردیتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت چہینکتے تو الحمد للہ فرماتے آپ کیواسطے لوگ یرحمک اللہ کہتے تھے آپ اونکے جواب مین یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم مسجد مین زور سے چہینک لینے کو مکروہ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم چہینکتے وقت بلند آواز نکلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے روبرو اگر غیر شخص انگڑائی لیتا تو آپ مکروہ سمجھتے تھے اسد تعالی نے آنحضرت صلعم کو انگڑائی سے محفوظ رکہا تہا اور ہرگز کسی نبی نے انگڑائی نہین لی۔

فصل نوین - آنحضرت صلعم کے باتین کرنے اور چپ رہنے کی صفتین

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ روایت فرماتی ہین کہ آنحضرت صلعم مثل تم لوگونکی مسلسل کلام نہین کرتے تہے ایسے طور سے کلام کرتے تہے کہ ظاہر و جدا جدا ہوتا تہا جو شخص آپکی باتین سنتا تو اچہے طور سے یاد کر لیتا - آنحضرت صلعم کے کلام مین ٹہراؤ تہا - آنحضرت صلعم کے کلام کو جو شخص سنتا یاد کر لیتا تہا - آنحضرت صلعم جسوقت کسی کلمہ کے ساتہہ تکلم فرماتے تو تین بار اوسکا اعادہ کرتے تہے یہانتک کہ آپ سے وہ کلمہ سمجہہ لیا جاتا - اور جس وقت کسی قوم کے پاس آتے تو اوسکے ساتہہ تین بار سلام علیک کرتے تہے - آنحضرت صلعم جسوقت بیٹہہ کے باتین کرتے تو آسمان کیطرف آنکہین اوٹہا کے بہت دیکہا کرتے تہے - آنحضرت صلعم ایسے طور سے باتین کرتے تہے کہ اگر کوئی شخص چاہتا تو اون باتون کو شمار کر سکتا - آنحضرت صلعم بہت خاموش رہتے تہے - آنحضرت بہت چپ رہتے تہے بے ضرورت بات نہین کرتے تہے اور جو شخص نامناسب بات کہتا آپ اوس سے منہ پہیر لیتے تہے -

آنحضرت صلعم زبان مبارک کو روکتے تہے مگر جس معاملہ مین مقصود ہوتا تو کلام کرتے تہے آنحضرت صلعم کم گو نرم گفتار تہے کلام کا اعادہ دو بار فرماتے تہے تاکہ سمجہہ لیا جائے -

آنحضرت صلعم کا کلام مبارک جواہر نظم تہا آپ ہر ایک بری بات سے منہہ پہیر لیتے تہے جو امور کہ عرف مین قبیح ہوتے اور اونکا ذکر کلام کرنے کے لئے آپ کو مضطر کرتا تو اون امور سے آپ کنایہ فرماتے تصریح نہین کرتے تہے -

آنحضرت صلعم رفتار کے وقت ہر ایک قدم پر اللہ تعالی جل شانہ کا ذکر کیا کرتے تہے

فصل دسوین - آنحضرت صلعم کی قوت کی صفت مین

آنحضرت صلعم شدید حملہ تھے ابن اسحاق وغیرہ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ مین
ایک مرد نہایت قوت دار رہتا اور عمدہ کشتی جانتا تہا اوسکے پاس ملکون سے آدمی لڑنے
کے لیئے آیا کرتے تہے وہ اونکو پچھاڑ ڈالتا تہا ایک دن وہ پہلوان مکہ معظمہ کی گہاٹیون سے
ایک گہاٹی مین تہا آنحضرت صلعم ناگاہ اوس سے ملے اور آپنے اوس سے فرمایا کیا
تو ای رکانہ خدا سے نہین ڈرتا مین جس چیز کیطرف تجہکو بلاتا ہون تو اوسکو قبول کر رکانہ
نے کہا یا محمد کیا کوئی ایسا نشان ہے جو آپ کے صدق کی دلیل ہو آپ نے فرمایا
اگر مین تجہکو پچھاڑ ڈالون تو کیا تو اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لاتا ہے رکانہ نے
قبول کیا آپنے فرمایا لڑنیکے لیئے تیار ہو جا رکانہ نے کہا مین تیار ہوگیا آنحضرت
صلعم اوسکے نزدیک ہوئے اور اوسکو پکڑکر پچھاڑ ڈالا رکانہ نے اس بات سے تعجب
کیا اور چہوڑ دینے اور پہر لڑنے کو کہا آپنے دوسری اور تیسری بار بہی اوسکو پچھاڑ
ڈالا رکانہ تعجب کی حالت مین کہڑا ہوگیا اور کہا آپکی شان نہایت عجیب ہے آنحضرت
صلعم نے سوا رکانہ پہلوان کے ایک کثیر گروہ کو پچھاڑا ہے انہین گروہ سے ۔
ابو الاسود جمحی تہا جو نہایت شدید تہا اوسکی شدت یہان تک تہی کہ وہ گاے کے
چمڑے پر کہڑا ہو جاتا تہا اور دس آدمی اوس چمڑے کو اپنی طرف کہینچتے تہے تاکہ اوسکے
پاؤن کے نیچے سے نکال لین چمڑا پہٹ جاتا مگر ابو الاسود اوس سے نہین ہلتا تہا
ابو الاسود نے آنحضرت صلعم سے کشتی لڑنیکی استدعا کی اور کہا اگر آپ مجہکو پچھاڑ ڈالینگے
تو مین آپ پر ایمان لاؤنگا آپنے ابو الاسود کو پچھاڑ ڈالا مگر وہ ایمان نہین لایا ۔
آنحضرت صلعم کی جماع مین جو قوت تہی اوسکی نسبت انس رضہ نے کہا ہے کہ آپ

ایک شب مین اپنی گیارہ بی بیون کے پاس ساعت واحدہ مین دورہ فرماتے تھے۔
ابن منیع نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم حیات کے وقت نو بی بیون کے
پاس جاتے تھے صفوان بن سلیم رم سے مرفوعاً روایت ہے آنحضرت صلعم
نے فرمایا حضرت جبریل ع میرے پاس ایک ہانڈی لائے مین نے اوسمین سے کھایا مجھکو
چالیس مردونکی قوت جماع مین دی گئی۔
طاؤس اور مجاہد رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کو جماع مین چالیس
مردونکی قوت دیگئی تھی اور ایک روایت میں مجاہد سے ہے کہ اہل بہشت سے انکی چالیس
مردونکی قوت جماع مین آپ کو دیگئی تھی۔ زید بن ارقم رم سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک
مرد کو اہل بہشت سے سو مردونکی قوت کھانے اور پینے اور جماع اور شہوت میں دیجاویگی۔

باب تیسرا

آنحضرت صلعم کے لباس شریف اور بستر اور ہتیارونکی صفت مین اس باب مین چھ فصلیں ہین

فصل پہلی۔ آنحضرت صلعم کے لباس مثل کرتہ شمت چادر ٹوپی عمامہ وغیرہ

کی صفت مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا میں کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم کی سیرت اور
آپ کا خلق دنیوی دولت مین دیکھو آپ اس بات کو پاوے گے کہ آنحضرت صلعم کو زمین کے
خزانے اور بلاد کی کنجیں دی گئین اور آپ کے لئے غنیمتیں حلال ہوگئیں جو آپ سے قبل
کسی نبی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی تھی۔ اور آپکی زندگی میں بلاد حجاز اور یمن اور تمام عرب کے
جزیرے اور اون جزیرون کے نزدیک جو ملک شام اور عراق سے تھے فتح ہوگئے اور اوب
ملکون کا خمس اور جزیے اور صدقات جو بادشاہون کے لئے ہین آئے کو بعض شاہون
کو ملے ہوں آپ کے پاس آئے اور ایک جماعت نے ملوک اقالیم مختلفہ سے آپکے پاس

تحفجات بہیجے مگرآپ نے اون میں سے کسی شے کو اختیار نہیں فرمایا اور اوس مال سے ایک
درہم اپنے پاس نہین رکہا بلکہ اوسکے صرف کرنے کی جگہہ اوسکو صرف کیا اور اوس سے
غیرون کو غنی کیا اور مسلمانون کو اوسکے ساتہہ قوت دی اور فرمایا کہ مجہکو یہ امر پسند نہین آتا کہ
میرے لئے احد سونا بنجائے اور اوس سونے سے ایک دینار میرے پاس ٹہیرے مگر کسی
دینار کو مین رکہون تو البتہ اوادای قرض کے لئے رکہون۔ ایکبار آپکے پاس کچہہ دینار آگئے
تہے آپ نے اونکو تقسیم کیا اور اونمین سے کچہہ باقی رہ گئے آپ نے اون دینارون کو
اپنی ایک بی بی کے پاس رکہہ دیا آپ کو نیند نہین آئی یہانتک کہ آپ اوٹہے اور اون
دینارون کو تقسیم فرمایا اور کہا اب مین نے آرام پایا۔ روایت کیا گیا ہے کہ آپنے وفات
پائی آپکی زرہ نفقۂ عیال کی وجہ سے رہن تہی آپ سے کہانے پینے لباس مکان مین جسکی
ضرورت دائمی ہوتی ہے اقتصار اختیار فرمایا تہا اور اسکے سوا جسقدر اشیا ہین اوس سے آپ کو
بے پروائی تہی آپ کو جو کچہہ ملتا وہی پہن لیتے تہے اکثر اوقات آپ شملہ اور موٹا لباس اور موٹی
چادر پہنتے تہے اور جو لوگ آپکے پاس حاضر ہوتے تہے اونکو دیبا کی بنی قبائین تقسیم فرماتے
اور جو شخص تقسیم کے وقت حاضر نہوتا اوسکے واسطے اوٹہا کے رکہتے تہے یہ بات آپکی اسلئے
تہی کہ لباس مین مباہات اور اوس سے تزئین کرنا بزرگی کے خصائل اور شان کی جلالت سے
نہین ہے۔ ایسے لباس عورتون کی نمود اری کے لئے ہوتے ہین۔ لباس مین محمود بات
کپڑے کا صاف اور سپید رہنا ہے اور لباس کی خوبی یہہ ہے کہ متوسط جس سے ہو متوسط
جنس کا لباس اوسکی جنس کے لباس کی مروت کو ساقط نہین کرتا۔

مواہب مین ہے کہ جمال صورت اور لباس اور ہیئت مین تین نوع ہے ایک وہ ہے
جسکی تعریف کیجائے دوسرا وہ ہے جسکی برائی کیجائے تیسرا وہ ہے جسکے متعلق مدح اور

اور ذم نہولیں محمود وہ ہے جو خاص خدا کیواسطے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے
اوس سے اعانت لیجائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرنے کے لیئے اور اللہ تعالیٰ
کی قبولیت کیواسطے ہو جس طرح آنحضرت صلعم جب کبھی آپ کے پاس قاصد آتے تو آپ
فاخرہ لباس پہنتے تھے آپکا ایسا لباس اوس لباس کی نظیر ہے جیسے آلات جنگ جو قتال کیواسطے ہو۔ جنگ
مین حریر کا لباس پہننا اور اظہار غرور کرنا اور دشمنوں کی بزرگی کو کہلانا محمود بات ہے جبکہ اعلاء
کلمۃ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت اور اعدائے دین کے غیظ مین لانیکی غرض سے
ہو۔ اور مذموم وہ لباس ہے جو دنیا کیواسطے اور ریاست و فخر اور اظہار غرور کے لئے
اور بندہ کی غایت اور انتہائی مطلب کا باعث ہو لیکن جس لباس کی مدح اور ذم نہ کیجائے
وہ لباس ہے کہ ان دونوں ارادون سے خالی اور دونون وصفوں سے مجرد ہو۔
آنحضرت صلعم کسی معین لباس مین اقتصار کی وجہ سے تنگی نہین کرتے تھے اور بیش قیمت
نفیس لباس طلب نفرماتے تھے بلکہ جیسا لباس میسر آجاتا ویسا ہی استعمال کرتے
صاحب مواہب نے یہہ کہا ہے کہ ابونعیم نے ابن عمر رض سے حلیہ مین مرفوعاً
روایت کی ہے کہ مومن بندہ کی بزرگی اللہ جلشانہ کے نزدیک اس بات مین ہے کہ اپنا
لباس پاک رکھے اور جو کچھہ میسر آجاوے اوسپر راضی رہے۔

مواہب مین حدیث جابر رض سے وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک
شخص کو دیکھا اوسکے کپڑے میلے تھے آپ نے فرمایا کیا اس شخص نے کوئی ایسی
چیز نہین پائی جس سے اپنا لباس پاک و صاف کرلیتا۔ جابر رض نے کہا کہ لباس مین
کامل خصلت آنحضرت صلعم کی یہہ تھی کہ آپکا لباس ڈھیلا اور زیادہ نافع اور جسم مبارک پر ہلکا ہوتا تہا
آپ کا عمامہ شریف اتنا بڑا نہ تہا جسکے اوٹھانے سے آپ کو تکلیف ہوتی اور وہ اسے بوجھ

سے آپ کو ضعیف کرتا اور آفات کا نشانہ بناتا۔ اور نہ آپکا عمامہ اسقدر چوڑا ہوتا کہ گرمی
اور سردی سے سر مبارک کی حفاظت نہ کر سکتا۔ اور اسیطور سے چادرین اور تہمت
بہی جسم مبارک پر دوسرے کپڑونکی نسبت ہلکے ہوتے تہے آنحضرت صلعم آستینوں کو
زیادہ لانبا اور چوڑا نہیں رکہتے تہے غرض لباس مین ہر ایک چیز متوسط حالت سے استعمال
فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک لباس مین زیادہ دوست قمیص تہا جسکو آپ
پہنتے تہے قمیص وہ لباس ہے کہ ڈورے سے سی کر اوسکو پہنتے ہین قمیص مین دو آستینیں
اور ایک گریبان رہتا ہے اور کپڑون کے نیچے سیا جاتا ہے قمیص صوف سے نہین بنایا
جاتا۔ آنحضرت صلعم کے پاس سوا ایک قمیص کے دوسرا نہ تہا۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے صبح کے کہانے
سے شام کیواسطے اور شام کے کہانے سے صبح کے لئے اوٹہا رکہے نہین کہا اور کسی شئے
سے مثل قمیص تہمت چادر جوتے کے دو جوڑے نہین سلئے۔ آپ کے قمیص کی
آستینیں پہونچون تک تہین اور ایک روایت مین ہے کہ آستینیں انگلیون تک تہین۔
آنحضرت صلعم کا قمیص مبارک ٹخنون سے اوپر تہا آنحضرت صلعم جس وقت قمیص
پہنتے تو سیدہے ہاتھ کو آستین مین ڈالتے تہے۔

قرہ ابن ایاس سے روایت ہے کہ مین ایک گروہ مزینہ کے ہمراہ آنحضرت
صلعم کے حضور مین بیعت کے لئے آیا آپ کے قمیص مبارک کی گھنڈی اوسوقت کہلی ہوئی
تہی مین نے آپ کے قمیص کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا اور آپکی خاتم نبوت کو چہوا۔ آنحضرت
صلعم کے نزدیک کپڑون کی قسم سے بردیمانی دوست تر تہی آنحضرت صلعم کے پاس
دو سبز چادرین تہین اور اون مین خطوط بہی سبز تہے محض سادہ نہ تہین۔ آنحضرت صلعم

سبز کپڑے جوش معلوم ہوتے تھے۔

ابی حجیفہ رض نے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تھا گویا مین آپکی پنڈلیون کی صفائی اور چمک کو دیکھہ رہا ہون حلہ تہمت اور چادر کو کہتے ہین حلہ مین دو کپڑون سے کم نہین ہوتے یا ایک ہی کپڑا ہو مگر اوسمین استر بہی ہو تو اسکو حلہ کہتے ہین۔ یہان پر سرخ حلہ سے یہ مراد ہے کہ حلہ مبارک مین سرخ خطوط تھے محض سرخ نہ تہا۔

آنحضرت صلعم اپنی صاحبزادیون کو خز اور ابریشم کے خمار پہناتے تھے۔ خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورتین اپنے سر کو چھپاتی ہین۔ آنحضرت صلعم کپڑون سے حریر کو ڈھونڈھ کر نکال ڈالتے تھے آنحضرت صلعم کے لباس کی قیمت دس درہم تھی قیلہ بنت مخرمہ رض سے روایت کی ہے کہ مین نے نبی صلعم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر پرانا لباس تھا جو یکسان بنا ہوا تھا اور اوسمین کوئی جوڑ نہ تھا۔ انس بن مالک رض سے روایت ہے آنحضرت صلعم باہر تشریف لائے اور آپ اسامہ رض پر ٹیکا لگائے ہوے تھے آپ کے جسم مبارک پر قطری چادر تھی آپ نے کاندھون پر اوسکو ڈال لیا تھا یا گردن مبارک مین باندھ لیا تھا آپنے آدمیون کے ساتھہ نماز پڑھی۔ قطری ایک قسم کی سوتی کی چادر یمانی ہوتی ہے اوسمین سرخی ہوتی ہے اور اوسکے پلو موٹے ہوتے ہین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلعم صبح کے وقت مکان سے باہر نکلے آپکے جسم مبارک پر سیاہ چادر بالونکی لائی اور چوڑی تھی۔

مغیرہ ابن شعبہ رض سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے رومی جبہ پہنا تہا اوسکی آستینین تنگ تہین۔ جبہ دوہرا کپڑا ہوتا ہے جسمین بہرتی ہوتی ہے۔ اگر جبہ کا ابرہ صوف کا ہو تو جبہ

مین بہرتی نہین ہوتی۔ آنحضرت صلعم کی آستین پہونچے تک تہی آپ قبا اور فرجی بہی پہنتے تہے اور سفر مین ایسا جبہ بہی پہنا ہے جسکی آستینیں تنگ تہیں۔

اسما بنت حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے روایت کی ہے اونہون نے ایک جبہ طیالسہ کسروانیہ کا نکالا اوسکا چو لعلہ دیباج کا تہا اور اوسکے دونون فرجون پر دیباج کی سنجاف لگے ہوے تہے اسما رضہ نے کہا آنحضرت صلعم کا یہ جبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس تہا جس وقت اونہون نے انتقال کیا تو مین نے یہ جبہ لے لیا نبی صلعم اسکو پہنتے تہے اور ہم اس جبہ کو دہو کر بیمارون کو پلاتے ہین اور اونکی شفا چاہتے ہین۔ آنحضرت صلعم جو چیز میسر آتی اوسے پہنتے تہے کبہی تہمت کبہی یمانی چادر کبہی صوف کا جبہ یا جسکا پہنا مباح ہے پہنتے تہے۔

ابو موسی الاشعری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہمارے دکہانے کیواسطے آنحضرت صلعم کی ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوی اور ایک تہمت نکالا اور فرمایا کہ آپ نے انہین دونون کپڑون مین رحلت فرمائی ہے۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوی تہی جسکو آپ اوڑہتے تہے اور فرماتے تہے کہ مین ایک بندہ ہون اسلئے اسکو پہنتا ہون آنحضرت صلعم کی ایک سیاہ رنگ کی چادر تہی آپ نے کسی کو اوس چادر کو اوڑہا دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ سے کہا میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون وہ چادر کیا ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا مین نے دوسرے شخص کو اوڑہا دی ام سلمہ رضہ نے کہا مین نے ہرگز کوئی شے آپ کے رنگ کی سپیدی سے اوسکی سیاہی پر اچہی نہین دیکہی آنحضرت صلعم چادر مبارک سے کبہی قناع بناتے تہے اور کبہی اسکو چہوڑ دیتے تہے جسکو عرف مین طیلسان کہتے ہین۔

آنحضرت صلعم اور آپکی اصحاب اکثر روئی کا بنا ہوا کپڑا پہنتے تہے اور اکثر آپ نے اور آپ
کے اصحاب نے کتان اور اون کے کپڑے پہنے ہین - آنحضرت صلعم نے سیاہ
بالون کا لباس پہنا ہے اور ایکبار صوف کی بنی ہوئی چادر اوڑہی تہی اوسمین پسینہ کی بو پائی تو
آپ نے اوسکو ڈال دیا اور پہر نہ اوڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاجامہ بہی تہا اور آپنے
ایک قسم کا جوتا جسکو تاسومہ کہتے ہین وہ بہی پہنا ہے آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر
زعفران سے رنگی ہوئی تہی آپ اوس چادر کو اپنے ہمراہ اپنی بی بیون کے مکانون مین
لیجاتے تہے - جس بی بی کے پاس آپکے آرام فرمانے کی نوبت ہوتی آپ اوس چادر کو اون
بی بی کے پاس بہیجدیا کرتے وہ بی بی اوسپر پانی چہڑکتی تہین اوس سے زعفران کی بو نکلتی تہی
آپ اوس چادر مین بی بی کے ہمراہ استراحت فرماتے تہے آنحضرت صلعم کے پاس
ایک چادر رات کے اوڑہنے کی زعفران سے رنگی ہوئی تہی آپ نے اوسکو اکثر اوڑہکر آدمیونکو
نماز پڑہائی ہے اور اکثر آپ نے تنہا ایک ہی چادر اوڑہی ہے اور اوسکے سوا آپ کے
جسم مبارک پر کوئی شے نہ تہی - آنحضرت صلعم اکثر رات مین ایک تہمت مین نماز پڑہتے تہے
اوس کے بعض حصہ کو چادر کے طور پر اوڑہ لیتے تہے اور بعض حصے کو بعض بی بی پر
اوڑہا دیتے تہے اور اوسی تہمت مین نماز پڑہتے تہے -

آنحضرت صلعم کا تمام لباس ٹخنون سے اوپر رہتا تہا اور آپ کا تہمت اس سے
اونچا ساق تک رہتا تہا آپکے قمیص کی گھنڈیین لگی رہتی تہین اور اکثر آپ نے گھنڈیونکو
نماز مین کہول دیا ہے اور غیر وقت مین بہی کہول دیا ہے -

عبید اللہ ابن خالد رضہ سے روایت ہے کہ مین مدینہ منورہ مین جا رہا تہا ناگاہ مینے سنا کہ
ایک آدمی میرے پیچہے سے یون کہتا ہے کہ اپنے تہمت کو اوٹہا تو اسلئے کہ تہمت ستر کی

چیستہ ہے اور باقی رہنے والی شے ہے مین نے دیکھا ایک دیکھا کہ وہ مرد رسول اللہ صلعم مین جو تہمت
اوتہائے کے لئے فرماتے ہیں ۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ایک معمولی کالی چادر ہے
آپ نے فرمایا تمکو میری پیروی چاہیے مین تمہارا پیشوا ہوں مین نے دیکھا آپ کا تہمت پنڈلیون
تک تہا ۔ سلمہ بن اکوع رضہ نے روایت کی ہے کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ
تہمت کو پنڈلیون تک رکہتے تہے اور حضرت عثمان رضہ نے کہا اسیطرح آنحضرت صلعم کا بہی
تہمت تہا حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے میری پنڈلی
کے عضلہ کو پکڑکر فرمایا کہ یہہ جگہہ تہمت کی ہے اگر تیرا دل نہ مانے تو اس مقام سے اور
نیچے رکہہ اور پہر اس حالت سے بہی دل انکار کرے تو تہمت کو ٹخنون تک کہہ ۔
ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ مجکو رسول اللہ صلعم نے دیکہا میں نے اپنی چادر کو نیچے
لٹکایا تہا آپ نے فرمایا اے ابن عمر جو کپڑا زمین کو لگتا ہے وہ نار میں ہے ابوہریرہ رضہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسقدر تہمت ٹخنون سے نیچے ہے وہ آتش
دوزخ مین ہے آپکا یہہ ارشاد تکبر کی قید پر محمول ہے جسمین وعید وارد ہے ۔ آنحضرت صلعم
تہمت کو سامنے سے نیچا اور پیچہے کیطرف سے اونچا رکہتے تہے ۔ آنحضرت صلعم
جسوقت نیا کپڑا بنواتے تو اوسکا نام رکہتے پہر اسطور سے فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ
وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ آنحضرت صلعم جسوقت نیا کپڑا پہنتے اللہ تعالی کی حمد کرتے
اور دو رکعت نماز پڑہتے اور پرانا کپڑا دوسرے شخص کو پہنا دیتے تہے آنحضرت صلعم
جب نیا کپڑا بنواتے تو اوسکو جمعہ کے دن پہنتے تہے ۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک
چادر تہی جسکو عید کے دن اور جمعہ کے دن اوڑہتے تہے ۔ آنحضرت صلعم ہر عید کو

سُرخ چادر اوڑہتے تہے۔

آنحضرت صلعم کے پاس ایک یمانی چادر تہی جسکو ہر عیدین اوڑہا کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ بازار کو گئے وہان پر سندس کا ایک حلہ دیکہکے آپ سے عرض کیا کاش اس حلہ کو عید کے واسطے آپ خرید لیتے تو مناسب ہوتا آنحضرت صلعم نے فرمایا اس حلہ کو وہ شخص پہنتا ہے جسکو آخرت سے بہرہ نہو۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب کے چہوٹے فرزند جہانتک اصحاب کی مقدرت ہوتی عید کے دن زیور اور عمدہ رنگین لباس پہنتے تہے۔

آنحضرت صلعم کے پاس سوا اور کپڑوں کے خاص جمعہ کے دن پہننے کے لئے دو کپڑے تہے اور اکثر آپ ایک تہمت ہی باندہتے تہے اوسکے اوپر دوسرا کپڑا نہین ہوتا تہا اوسکے دونوں پلو دونوں مونڈہوں کے درمیان باندہ لیتے تہے آپ نے اکثر آدمیون کے ساتہہ اوسی تہمت مین جنازہ کی امامت کی ہے اور اکثر آپ نے اپنے مکان مین ایک تہمت مین نماز پڑہی ہے اور اوسمین آپ چہپے رہے ہین آپ اوس تہمت کو اسطور سے اوڑہتے تہے کہ ایک پلو اوسکا ایک کاندہے پر اور دوسرا پلو دوسرے کاندہے پر رہتا تہا اور یہہ وہ تہمت تہا جسمین آپ نے اوس دن جماع بہی کیا تہا۔ آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت کہین سے قاصد آتا تو آپ عمدہ لباس پہن لیتے تہے اور اپنے اصحاب کو اچہا لباس پہننے کے لیے ارشاد فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چہہ ہاتہہ اور عرض چار ہاتہہ ایک بالشت تہا اور تہمت کا طول چار ہاتہہ ایک بالشت اور عرض دو ہاتہہ ایک بالشت تہا آنحضرت صلعم نے ایسی چادرین بہی اوڑہی ہین جنمین سرخ خطوط تہے۔

آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کو محض سُرخ رنگ پہننے سے منع فرماتے تہے ابن عباس رض

سے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگون کو لازم ہے کہ کپڑے کی قسم سے سفید کپڑا اختیار کرو تمہارے زندہ لوگ سفید کپڑا پہنین اور تم لوگون سے جو لوگ کہ مرین اونکو سفید کپڑے کا کفن دو اسلئے کہ تمہارے سب کپڑون سے سفید کپڑا اچھا ہے۔

مواہب مین عروہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چار ہاتھ اور عرض دو ہاتھ ایک بالشت تھا۔

لطیفہ کہا گیا ہے کہ آنحضرت ایسے تھے کہ سوا خوشبو کے آپ سے کوئی شئی ظاہر نہین ہوتی اور اوس کی علامت یہ تھی کہ آپ کے جسم مبارک پر کپڑا میلا نہیں ہوتا تھا اور آپ کے کپڑون مین کبھی جوں نہین پڑتی تھی ابن سبع نے شفا میں و ابن سنی نے اعذب الموارد و اطیب الموالد میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تعظیم اور تکریم کی وجہ سے آپ کو جون ایذا نہیں دیتی تھی پھر کہا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضہ نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے کپڑے پر مکھی نہین بیٹھتی تھی اور آپ کا خون مبارک مچھر نہین چوستے تھے آنحضرت صلعم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو ایک قسم کی لانبی ٹوپی ہوتی ہے اوسکو قلنسوہ کہتے ہین۔

آنحضرت صلعم ٹوپیون کو عمامہ کے نیچے پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے بھی ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر ٹوپیون کے عمامہ باندھتے تھے اور آپ یمانی ٹوپئین پہنتے تھے جو سفید اور دو دھری ہوتی ہین اور جنگ مین ایسی ٹوپئیں اوڑھتے تھے جنکے کان بھی ہوتے تھے اور آپ نماز پڑھتے وقت ٹوپی کو اوتار کر اوسکا سترا اپنے سامنے بنا لیتے۔ اکثر اوقات آپ کے سر مبارک پر عمامہ نہین ہوتا تھا آپ سر اور پیشانی پر ایک پٹی باندھ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت عمامہ باندھتے تو اوسکے سرے کو دونون شانون کے درمیان چھوڑتے تھے۔ آنحضرت صلعم عمامہ کو سر مبارک پر لپیٹتے اور اوس کے سرے کو نیچے سے کے چھپا دیتے تھے اور اوسکا

دوسرا دونون شانون کے درمیان چھوڑ دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت عمامہ باندہتے تو اوسکے سرے کو دونون شانون کے درمیان چھوڑتے تھے اور بعض وقت سرے کو لپیٹ دیتے اور بعض وقت زیادہ لاسا چھوڑ دیتے تھے۔ اور بعض اوقات سرا بالکل چھوٹا ہوتا نہین رکھتے تھے۔

آنحضرت صلعم اکثر اہل مغرب کے طور پر ڈاڑہی کو ڈہاٹا باندہتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا آپ نے اوس عمامہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو عنایت کردیا تھا۔ حضرت علی رض اکثر وہ عمامہ باندہ کے نکلتے تھے آنحضرت صلعم حضرت علی رض کو دیکھ کے فرماتے تھے اَتَاکُم عَلِیٌّ فِی السَّحَابِ حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو ایک عمامہ بندھوایا اوسکا سرا میرے شانہ پر چھوڑا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنگ بدر اور جنگ حنین میں اون فرشتون سے مدد کی کہ ایسا عمامہ باندہے ہوے تھے اور یہہ فرمایا ہے کہ عمامہ مسلمانون اور مشرکین مین فرق کرنیوالا ہے

آنحضرت صلعم کسی سردار کو سردار نہین بناتے تھے یہانتک کہ اوسکو عمامہ بندہواتے تھے اور اوس کا سرا سیدہی طرف اوسکے کان کے قریب چھوڑتے تھے جابر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم فتح کے دن مکہ معظمہ مین داخل ہوے آپکے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا ابن حجر مکی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے عمامہ کا طول و عرض جیسا اہل حدیث نے کہا ہے صاف نہین ہے۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک کپڑا تھا جسوقت آپ وضو کرتے تو اعضای مبارک کو اوس کپڑے سے پونچھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا ایک رومال پاؤن کے تلوونکے پونچھنے کے لئے تھا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک اور اوسکے متعلق کی سنت مین

آنحضرت صلعم کا بستر مبارک چمڑے کا تہا اور اوسکے اندر کہجور کا پوست بہرا تہا۔ اوسکا طول دو گز یا قریب دو گز کے اور عرض ایک گز اور ایک بالشت یا قریب اسکے تہا آپ دنیوی اسباب سے قلت پسند کرتی تہی اور تحقیق اللہ تعالی نے آپ کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی تہیں آپنے اونکے لینے سے انکار کیا اور آخرت کو اختیار کیا تہا حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچہا گیا کہ آپ کے گہر مین آنحضرت صلعم کا بستر مبارک کیا تہا اونہون نے فرمایا چمڑے کا بستر تہا اور اوسمین کہجور کا پوست بہرا تہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت انصار کی میرے پاس آئی اوسنے آنحضرت صلعم کا بستر مبارک دیکہا کہ ایک دوہری چادر تہی اوس عورت نے ایک بستر بہیجا اوسمین اون بہرا تہا آنحضرت صلعم میرے پاس تشریف لائے اور مجہہ سے دریافت فرمایا ای عائشہ یہہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی انصاریہ عورت میرے پاس آئی تہی اوسنے آپکا بستر مبارک دیکہا تہا یہ بستر اوسنے میرے پاس بہیجدیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عائشہ اس بستر کو واپس کر دو واللہ جل شانہ کی قسم ہے اگر مین چاہتا تو اللہ تعالی میرے ساتہہ سونے اور چاندی کے پہاڑون کو چلاتا حضرت حفصہ رضہ سے پوچہا گیا کہ آپکے مکان مین آنحضرت صلعم کا بستر کیا تہا اونہون نے فرمایا ایک ٹاٹ تہا ہم اوسکو دوتہہ کر لیتے تہے آنحضرت صلعم اوسپر سو جاتے تہے ایک رات مین نے کہا اگر اس بستر کو چار تہہ کر دون تو آپ کے لئے نرم ہو جائیگا پس مین نے اوسکی چار تہہ کر دین آنحضرت صلعم جسوقت صبح کو اوٹہے تو فرمایا آج رات کو تمنے میرے واسطے کیا بچہایا تہا مینے کہا وہی بستر تہا لیکن ہمنے اوسکی چار تہہ کر لی تہین کہ آپ کے واسطے نرم ہو جائیگا آپنے فرمایا کہ جیسا پہلے تہا اوسی حالت پر اوسکو لوٹا دو اسواسطے کہ اوسکی نرمی نے مجہکو آج رات کی نماز سے روکا۔

آنحضرت صلعم کی ایک عبا تھی آپ جس جگہ جاتے وہان بچھانے کے کام آتی تھی اور آپ کے نیچے دوہری بچھا دی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم اکثر ایک بوریہ پر استراحت فرماتے تھے اور آپکے یہان سوا اوسکے دوسری شے نہیں ہوتی تھی۔

عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس ایک غرفہ مین گیا گویا وہ ایک حمام خانہ تھا آنحضرت صلعم ایک بوریہ پر سوے ہوے تھے آپ کی پسلیون پر بوریہ کے نشان تھے آپ کی یہ حالت دیکھ کے مین رو دیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا اے عبد اللہ کس چیز نے تمکو رولایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کسری اور قیصر خز اور دیباج اور حریر پر آرام پاتے ہین اور آپ اس بوریہ پر سوتے ہین جسکے آپ کی پسلیون پر نشان ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عبد اللہ تم نہ رو و اسلیے کہ کسری اور قیصر کیواسطے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت ہے۔

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھسے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا آپ ایک بوریہ پر تھے اور آپ کے جسم مبارک پر سوا ستمت کے اور کوئی کپڑا نہ تھا بوریے نے آپ کی پسلیون مین نقش ڈال دیے تھے اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک مٹھی جو قریب ایک صاع کے پڑے ہین اور کچا چمڑا لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھکے میری آنکھون مین آنسو بھر آئے آپ نے فرمایا اے ابن الخطاب کس چیز نے تمکو رولایا مین نے عرض کیا اے نبی اللہ مین کسواسطے نہ روؤن اسلئے کہ اس بوریہ نے آپ کے پہلوی مبارک مین نقش ڈال دیے ہین اور آپ کے یہ خزانے ہین ان خزانون مین ہین دیکھتا ہون مگر سوا جو کچھ کہ اب دیکھتا ہون کسری اور قیصر ناز و نعمت مین ہین اوسکے کھانے کے لئے میوجات ہیں کے واسطے نہرین جاری ہین اور آپ اللہ تعالی کے نبی اور اوسکے برگزیدہ ہین اور اوسکے یہ حال

ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابن الخطاب کیا تم اس بات سے خوشنود نہیں ہو کہ ہمارے واسطے آخرت ہو اور کسریٰ اور قیصر کے لئے دنیا ہو یہ وہ قوم ہے کہ اسکے لئے مال و نعمت نے عجلت کی ہے اور جلد منقطع ہونے والی ہیں اور ہم وہ قوم ہین کہ ہمارے طیبات نے تاخیر کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کا ایک تخت تہا اوسمیں گہانس بہری تہی اور وہ گہانس سے پہولا تہا اور اوسکی اوپر کالا کمل پڑا تہا جسے اوسمیں گہانس بہری تہی آنحضرت صلعم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور حضرت عمر رضہ آئے آنحضرت صلعم اوس تخت پر سو رہے تہے جسوقت آپ نے دونوں اصحاب کو دیکہا اوٹہہ کے بیٹہہ گئے دونوں صاحبون نے دیکہا تو آپکی پسلیون مین تخت کا نشان تہا دونون صاحبون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بستر اور تخت کی خشونت نے آپکو کس قدر تکلیف دی ہے ہم اوسکو دیکہہ رہے ہین اور کسریٰ و قیصر دیباج کے فرش پر آرام کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات نہ کہو اسلئے کہ کسریٰ و قیصر دوزخ مین ہین اور میرے بستر اور تخت کا انجام جنت کی طرف ہے آنحضرت صلعم نے سونے کی جا ای کو کبہی برا نہ کہا آپ کے لئے اگر فرش بچہا دیا گیا آپ اوسپر لیٹ گئے اور اگر فرش نہ بچہایا گیا آپ زمین ہی پر لیٹ رہے آنحضرت صلعم لحاف اوڑہتے تہے آپ نے بی بیون سے فرمایا کہ جب مین تم مین سے کسی عورت کے پاس ہا ہون تو میرے پاس اوس بی بی کے لحاف مین جبرئیل علیہ السلام نہیں آئے مگر حضرت عائشہ رضہ کے لحاف مین میرے پاس آتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کا ایک تکیہ چمڑے کا تہا جسپر آپ ٹیکا لگاتے تہے اوسکے بیچ مین کہجور کا پوست بہرا تہا۔ جابر بن سمرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا

آپ تکیہ پر اولٹی جانب سے ٹیکا لگائے بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلعم بوریہ پر نمار پڑھتے تھے آنحضرت صلعم بچھونے پر نمار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم دباغت کئے ہوئے پوستین پر نمار پڑھنے کو پسند کرتے تھے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کی انگشتری کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم کی انگشتری چاندی کی تھی اور اوسکا نگین حبشی تھا حبشی ایک قسم کا نگیں ہے جسمین سپیدی اور سیاہی ہوتی ہے یا عقیق ہو ان دونوں قسموں کے پتہر کا معدن حبشہ مین ہے اسطور سے احادیث میں وارد نہین ہوا کہ آپ نے بالکل عقیق کی انگوٹھی پہنی ہو یعنی حلقہ اور نگین دونوں عقیق کے ہوں آپکی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکا نگین بھی چاندی کا تھا۔

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری لی تھی آپ اوس سے مہر لگاتے تھے مگر پہنتے نہ تھے۔ آنحضرت صلعم سیدہے ہاتھہ مین انگشتری پہنتے تھے بائین ہاتھہ میں انگشتری پہننا مکروہ نہین ہے اور اولویت کے بھی خلاف نہیں ہے بلکہ سنت ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو چکا ہے لیکن سیدہے ہاتھہ مین انگشتری پہننا افضل ہے اسلئے کہ دہنے ہاتھہ کے متعلق احادیث اصح ہین اس بات کو باجوری نے کہا ہے۔ آنحضرت صلعم بائین ہاتھہ مین انگشتری پہنتے تھے۔

آنحضرت صلعم انگشتری کا نگین ہتیلی کی جانب رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی انگشتری مبارک مین تین سطرین منقوش تہین ایک سطر مین محمد دوسری میں رسول تیسری مین اللہ تھا۔

انس رضہ سے روایت ہے جسوقت آنحضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہ عجم کیطرف نامہ لکہین آپ سے کہا گیا جس خط پر مہر نہین ہوتی ہے عجم اوسکو قبول نہین کرتے تب آپنے

انگشتری بنوائی انس رض فرماتے ہین گویا مین اوس انگوٹھی کی سپیدی کو آپ کے دست مبارک
مین اسوقت دیکھ رہا ہون اور بہی انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے کسریٰ
اور قیصر اور نجاشی کیطرف نامہ لکھا آپسے کہا گیا کہ یہہ بادشاہ جس خط پر مہر نہو اوسکو قبول نہین
کرتے مہری خط کو قبول کرتے ہین آنحضرت صلعم نے انگشتری بنوائی اوسکا حلقہ چاندی کا
تہا اور اوسمین محمد رسول اللہ منقوش تہا آنحضرت صلعم خطون پر مہر کرتے تہے اور فرماتے تہے
کہ خط پر مہر لگانا رفع بدگمانی کے لئے اچہا ہے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے سونے کی انگشتری بنوائی تہی آپ اسکو دہنے ہاتھہ مین پہنتے تہے آپکی انگشتری کو
دیکہکے لوگون سونے کی انگشتریان بنوائین آپنے اوس انگشتری کو ڈالدیا اور فرمایا کہ اسکو
کبہی نہ پہنونگا پہر اون لوگون نے بہی اپنی اپنی انگشتریان ڈالدین اور بہی ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری بنوائی تہی اوسکا نگین ہتہیلی کیطرف رہتا تہا
اور آپنے اوس انگشتری پر محمد رسول اللہ نقش کیا تہا اور ممانعت فرمائی تہی کہ کوئی شخص اس
عبارت کو اپنی انگشتری پر نقش نہ کرے وہ انگشتری وہ تہی جو معیقیب رض سے بیر اریس
مین گرگئی معیقیب رض اصحاب بدر سے ہین اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک
اونکے پاس رہتی تہی اور آنحضرت صلعم کے بعد وہ انگوٹھی خلفا کے پاس رہتی تہی۔

عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تہی
وہ آپکے دست مبارک مین تہی پہر وہ انگشتری حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتہہ مین تہی پہر حضرت
عمر فاروق کے ہاتہہ مین تہی پہر حضرت عثمان غنی رض کے ہاتہہ مین رہی یہانتک کہ بیر اریس مین
گرگئی اوسپر محمد رسول اللہ نقش تہا۔

باجوری نے کہا ہے کہ انگشتری کے واقعہ سے اس جانب اشارہ ہے کہ خلافت کا معاملہ

انگشتری کے ساتھ مربوط تھا جسوقت وہ گم ہوئی فتنے متصل ہوگئے اور مختلف باتیں پھیل گئیں اور ہرج
حاصل ہوا اسلئے بعض محققین نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی انگشتری میں وہ اسرار تھے
جو سلیمان علیہ السلام کی خاتم مین تھے سلیمان علیہ السلام کی خاتم جسوقت گم ہوئی تھی تو انکا ملک
جاتا رہا تھا اور آنحضرت صلعم کی انگشتری مبارک جسوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے گم ہوئی تو انکی
خلافت بھی آخر ہوگئی اور ایسے فتنے برپا ہوئے کہ آپ کے قتل تک نوبت پہونچی اور وہ فتنے آخر
زمانہ تک مسلسل رہے ہے ۔ آنحضرت صلعم کو جب کسی ضرورت کے بھول جانے کا ڈر ہوتا تو
آپ انگشتری یا انگشت مبارک مین ایک ڈورا باندہ لیتے تھے انس رض سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلعم جسوقت بیت الخلا مین داخل ہوتے تو انگشتری مبارک نکال لیتے تھے ۔
آنحضرت صلعم کے پاس ایک آدمی آیا اوسکی انگوٹھی جست کی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ
پیتل کی انگوٹھی تھی جس سے بت بنائے جاتے ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا تمکو کیا ہوا
کہ تجھسے بو بتوں کی پاتا ہون اوس مرد نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر وہ مرد آپ کے پاس آیا اوسکے
پاس لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا تجھکو کیا ہوا کہ مین تیرے اوپر اہل دوزخ کا زیور
دیکھتا ہون اوس مرد نے وہ لوہے کی انگوٹھی پھینک دی اور کہا یا رسول اللہ مین کس چیز کی انگوٹھی بناؤن
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی رکھہ مگر وزن مین مثقال سے زیادہ نہو

فصل چوتھی آنحضرت صلعم کے جوتے اور موزہ کی صفت میں

آنحضرت صلعم کے جوتے مین دو دو قبال تھے اور اون دونون قبالون کے
دوہرے تسمے تھے جو اونگلیون کے درمیان رہتے تھے آنحضرت صلعم ایک قبال کو
انگشت ابہام اور اوسکے قریب کی اونگلی میں اور دوسرے کو وسطی اور اوسکے قریب
کی اونگلی مین رکھتے تھے عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نعل

سبتیہ پہنے تہی سبتیہ ایک قسم کی جوتی ہے کہ جسکے چمڑے پر بال نہین ہوتے آپ اون جوتیون
مین وضو فرماتے تہے عبد اللہ ابن عمر رض فرماتے ہین کہ مین اس بات کو دوست کہتا ہون
کہ ویسی جوتی پہنون عمرو ابن حریث رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلعم کو نعلین مخصوفہ پہنے ہوے نماز پڑہتے دیکہا نعلین مخصوفہ ایک قسم کی جوتی ہے جسکے
دونون طاقون مین جوڑ ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم نے بائین ہاتہہ سے کہانا کہانے اور صرف ایک ہی پاؤن مین جوتی پہننے سے
ممانعت فرمائی ہے۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تم لوگون مین سے
کوئی شخص جوتی پہنے تو جوتی مین پہلے سیدہا پاؤن ڈالے اور جسوقت جوتی اوتارے
تو اولٹے پاؤن سے اوتارے تاکہ سیدہا پاؤن پہنتے وقت اول ہو اور اوتارتے وقت
آخر ہے آنحضرت صلعم جسوقت باتین کرنے کے لئے بیٹہتے تو دونون جوتے اوتار
لیتے تہے باجوری نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی کفش مخصرہ معقبہ ملسنہ تہی جیسا کہ
ابن سعد نے طبقات مین روایت کی ہے مخصرہ بیچ کی کمر والی معقبہ ایڑی کی جا سے اوسمین تسمہ لگا تہا تاکہ
ایڑی کو روکے رہے ملسنہ زبان کی صورت سامنے کی نوک اوس کفش کی زبان کیطرح نوکدار تہی
حافظ کبیر زین الدین عراقی نے الفیہ سیرت نبویہ مین کہا ہے
وَنَعْلُہُ الْکَرِیْمَۃُ الْمَصُوْنَۃُ طُوْبٰی لِمَنْ مَسَّہَا جَبِیْنُہُ آنحضرت صلعم کی کفش
مبارک کریمہ اور مصونہ تہی اوس شخص کو خوشخبری ہو جسنے اپنی پیشانی کو اوس سے ملا۔ لَہَا
قِبَالَانِ بِسَیْرٍ وَہُمَا۔ سِبْتِیَّتَانِ سَبَتُوْا شَعْرَہُمَا۔ اوس کفش مبارک مین مع تسمہ کے
دو قبال تہے اور دونون کفشین سبتیہ تہین اونکے چمڑے کے بال نکال ڈالے گئے تہے

وَطُولُهَا شِبْرٌ وَاَصْبَعَانِ ـ وَعَرْضُهَا مِمَّا يَلِي الْكَعْبَانِ اون کفشون کا طول ایک
بالشت اور دو انگشت تہا اور اونکا عرض ٹخنون کے قریب تہا سَبْعُ اَصَابِعَ وَبَطْنُ الْقَدَمِ
خَمْسٌ وَفَوْقَ ذَا فِسْتٌّ فَاَعْلَمْ اون دونون کفشون کا عرض سات انگل تہا اور عرش کے
اندر کی جای جہان قدم رہتا ہے وہ پانچ انگل اس سے زیادہ چہہ انگل تہی اس بات کو جان لے
وَرَأْسُهَا مُحَدَّدٌ وَعَرْضُ مَا بَيْنَ الْقِبَالَيْنِ اُصْبُعَانِ اَضْبِطْهُمَا اون کفشون کا سر باریک
تہا اور درمیان اوسکے قبالون کے دو انگشت کی مقدار مین جاے تہی بس قول کو یاد کر لے
وَهٰذِهٖ مِثَالُ تِلْكَ النَّعْلِ وَدَوْرُهَا اَكْرِمْ بِهَا مِنْ نَعْلٍ ـ یہہ مثال اوس کفش
مبارک اور اوسکے دور کی ہے یہ کفش کیا اچہی ہے فائدہ مواہب میں کہا ہے کہ ابن عساکر
نے آنحضرت صلعم کی کفش مبارک کے نقشہ کو جزء مفرد میں ذکر کیا ہے اور ابو اسحاق ابراہیم
بن محمد بن خلف السلمی الاندلسی نے اپنی تالیف میں چن لیا ہے اور اسیطرح اور لوگون نے
بہی ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے کہا ہے کہ مین نے ازروی اعتماد شہرت کے کفش مبارک
کے نقشہ کو نہین لکہا اور ضبط تسطیر مین دشواری بہی ہے مگر جو شخص کہ حاذق ہے اوسکے
لئے دشواری نہیں ـ آنحضرت صلعم کے بعض فضائل کو جو ذکر کیا ہے اور اوسکے
نفع اور برکت کا جو امتحان لیا ہے یہہ ہے کہ ابو جعفر محمد ابن عبد المجید جو کہ شیخ اور صالح تہے
بعض طالبین نفع سے جو اونکے پاس آئے اونکے لئے اونہون نے یہ مثال دی ہے اور
اوسکے نفع سے کہا ہے کہ مین نے شب کو اس کفش مبارک کی عجیب برکت دیکہی میری
بی بی کے درد شدید ہوا اور قریب تہا کہ وہ درد میری بی بی کو ہلاک کر دے جس مقام پہ درد
تہا مین نے کفش مبارک کو رکہا اور کہا اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ بَرَكَتَ هٰذَا النَّعْلِ الله تعالی
نے اوسیوقت میری بی بی کو شفا دی ابو اسحاق نے کہا کہ ابو القاسم ابن محمد کو آنحضرت

صلعم کی کفش مبارک کی برکت کا تجربہ جو کچہہ ہوا ہے منجملہ اوسکے یہہ ہے جو شخص کفش مبارک کو تبرک کی غرض
سے اپنے پاس رکہے اوسکو باغیونکی بغاوت اور علبہ اعداسے امان ہوگی اور ہر شیطان
مارد اور چشم بد سے تعویذ ہوگی اگر حاملہ عورت کفش مبارک کو سیدہے ہاتہہ مین پکڑے اور
درد زہ کی شدت ہو تو اللہ تعالی اوسکے وضع حمل کو اپنے حول اور قوت سے آسان کردیگا ابو
قرطبی کا قول کیا اچہا ہے ۵

وَنَعْلٍ خَضَعْنَا هَيْبَةً لِبَهَائِهَا	وَإِنَّا مَتٰى نَخْضَعْ لَهَا أَبَدًا نَعْلُ

ایسی کفش مبارک ہے کہ ہماری گردنین اوسکی رونق کی ہیبت سے جہک جاتی ہین اور ہم جب
اوس کفش مبارک کے سامنے جہک جاتے ہین تو بلندی پاتے ہین وَضَعْهَا عَلٰى أَعْلَى
الْمَفَارِقِ إِنَّهَا حَقِيْقَتُهَا تَاجٌ وَصُوْرَتُهَا نَعْلُ اوس کفش مبارک کو سر پر رکہہ کہ حقیقت
مین وہ تاج ہے اور صورت مین کفش ہے یَا حَبَّذَا خَيْرِ الْخَلْقِ حَازَتْ مَزِيَّةً
عَلَى التَّاجِ حَتّٰى بَاهَتِ الْمَفْرِقَ النَّعْلُ۔ آنحضرت صلعم کے پاون کے باعث
اوس کفش نے فوقیت پائی ہے تاج پر پس اوس کفش سے سر فخر کرتا ہے شِفَاءٌ لِذِيْ
سَقَمٍ رَجَاءٌ لِبَائِسٍ أَمَانٌ لِذِيْ خَوْفٍ كَذَا يَحْسُنُ الْفَضْلُ وہ کفش مبارک بیمار
کے لئے شفا ہے اور نامراد کے لئے مراد ہے خوف والے کے لئے امان ہے ایسی ہی
بہت سی اوسکی تعریفین کی گئی ہین اوسکی بزرگئین بریدہ رضسے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے آنحضرت
صلعم کے واسطے دو موزے سیاہ رنگ کے جنکے رنگ مین دوسرا رنگ شریک نہ تہا ہدیہ کے
طور پر بہیجے تہے آپ نے اون موزون کو پہنا پہر وضو کیا اور اونپر مسح کیا۔
مغیرہ بن شعبہ رضنے روایت کی ہے کہ دحیہ رضنے آنحضرت صلعم کیواسطے دو موزے
ہدیہ کے طور پر بہیجے تہے آپنے اونکو پہنا تہا طبرانی نے اوسط مین ایک یہودی عالم سے روایت

کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت قضای حاجت کے لئے ارادہ فرماتے تو دور جایا کرتے تھے ایک دن آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ نے وضو کیا اور ایک موزہ پہنا ایک سبز رنگ طائر آیا اوسنے دوسرے موزہ کو لیا اور اوپر کو اوڑا پھر اوس موزہ کو ڈال دیا اوسمیں سے ایک سانپ نکلا آنحضرت صلعم نے فرمایا هٰذِهٖ کَرَامَةٌ اَکْرَمَنِی اللّٰهُ بِهَا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ ۔

فصل پانچوین۔ آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں

ابن سیرین رض سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ کو یقین تہا کہ اونہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلعم کی تلوار کے موافق بنائی تہی سمرہ بنی حنفیہ کے قبیلہ سے تھے اس قبیلہ کے لوگ اچھی تلوار بنانے میں مشہور ہیں۔

انس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی شمشیر کا قبیعہ چاندی کا تہا قبیعہ تلوار کا سنگ یا جو چیز قبضہ کے سرے پر ہوتی ہے اوس سے مراد ہے جعفر ابن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار کی کوتہی اور حلقہ اور قبیعہ چاندی کا تہا۔

آنحضرت صلعم کے پاس متعدد تلوارین تہیں آپ کی ایک تلوار کا نام ماثور تہا وہ اول تلوار ہے جو آنحضرت صلعم کو اپنے باپ سے پہونچی ہے آپ کی تلوار کا نام قضیب تہا آپ کی ایک تلوار کا نام قلعی تہا قلع بادیہ سے ایک جگہ ہے وہاں کی بنی ہوئی تہی آپ کی ایک تلوار کو تبار کہتے تھے اور ایک تلوار کو حتف اور ایک تلوار کا نام مخذم تہا اور ایک کا نام رسوب اور ایک کا نام صمصامہ تہا اور ایک کو لحیف کہتے تھے اور ایک کو ذوالفقار فقر گڑہے کو کہتے ہین اوسکی پاڑہ مین گڑہے تھے آنحضرت صلعم کے معجزات مین ذکر کیا ہے کہ جسوقت عکاشہ

کی تلوار جنگ بدر مین ٹوٹ گئی توآپنے ایک سوکہی لکڑی اونکو دی اور فرمایا کہ اس سے مارو
عکاشہ کے ہاتہہ مین وہ لکڑی لانبی تلوار بہات سفید چمکدار مضبوط ہوگئی عکاشہ رض نے اوس
تلوار سے جنگ کی پہر ہمیشہ عکاشہ کے پاس وہ تلوار رہی جنگ کے موقعون مین وہ اوس تلوار کے
ساتہہ جاتے تہے یہان تک کہ عکاشہ شہید ہوے۔ اور آنحضرت صلعم نے جنگ احد مین
عبداللہ بن جحش کو جبکہ اونکی تلوار جاتی رہی تہی کہجور کی ایک باریک شاخ دی تہی وہ شاخ اونکے
ہاتہہ مین تلوار ہوگئی تہی۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک حربہ تہا آپ اوسکو اپنے ساتہہ
لیجایا کرتے تہے اور جسوقت آپ نماز پڑہتے توآپ اپنے روبرو گاڑہ دیا کرتے تہے آنحضرت
صلعم کا رایت سیاہ اور لوا سفید تہا۔
زبیر ابن العوام رض سے روایت ہے کہ جنگ احد مین آنحضرت صلعم کے جسم مبارک پر
دو زرہین تہین آپ نے ایک پتہر پر جانے کے لئے ارادہ فرمایا مگر زرہون کے بوجہہ کی
وجہہ سے جا نسکے پس طلحہ رض نیچے بیٹہہ گئے آنحضرت صلعم اونکے اوپر چڑہکر پتہر پر چڑہ گئے زبیر رض نے
کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپنے فرمایا اوجب طلحہ یعنی طلحہ رض نے ایسا کام
کیا کہ اوسکی وجہہ سے اپنے نفس پر جنت کو واجب کرلیا۔ آنحضرت صلعم کے پاس سات
زرہین تہین آپکی ایک زرہ کا نام ذات الفضول تہا وہ زرہ لانبی تہی اسلئے اوسکا یہ نام
رکہا گیا تہا اور آپکی ایک زرہ کا نام ذات الوشاح تہا اور ایک زرہ کا نام ذات الحواشی
اور ایک کا نام فضہ تہا اور ایک زرہ کا نام سغدیہ تہا اوسکی نسبت کہا گیا ہی کہ یہہ حضرت داؤد
علی نبینا وعلیہ السلام کی تہی اونہون نے جالوت کی جنگ مین اوسکو پہنا تہا اور آپکی زرہ کا نام
بترا تہا اور ایک کا نام خرنق تہا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم
جب مکہ معظمہ مین داخل ہوے تہے توآپ کے سر مبارک پر خود تہا۔

فصل چہٹی

آنحضرت صلعم کے اخلاق سے یہ بات تہی کہ آپ اپنے ہتیارون اور چارپایون اور سامان کا نام رکہتے تہے
آنحضرت صلعم کے رایت کا نام عقاب تہا وہ رایت سیاہ تہا کبہی اسکو زرد اور کبہی
سفید کر لیتے تہے اوس رایت مین سیاہ خطوط تہے آپ کے خیمہ مبارک کا نام کن تہا اور آپکی انگشتری کا
نام مشوق تہا اور قدح کا نام ریان کوزہ کا نام صادر زین کا نام داج مقراض کا نام
جامع تہا جس تلوار کو آپ اپنے ہمراہ لڑائیون مین لیجاتے تہے اوسکا نام ذوالفقار تہا
آپ کی اور تلوارین بہی تہین آپ کی ایک چمڑے کی پٹی تہی جسمین چاندی کے تین حلقے تہے
آپ کے تیردان کا نام کافور تہا اور آپ کے ناقہ کا نام قصوا تہا قصوا کو عضبا بہی کہتے تہے
آپ کے خچر کا نام دلدل اور گدہے کا نام یعفور تہا جس بکری کا دودہ آپ نوش
فرماتے تہے اوسکا نام عینہ تہا۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار
زیور سے آراستہ تہی اوسکا قائمہ اور کونہی چاندی کی تہی اور اوسمین چاندی کے حلقے پڑے تہے
اوسکا نام ذوالفقار تہا آپ کی کمان کا نام ذوالسداد اور تیردان کا نام ذوالجامع تہا
آپ کی زرہ تانبے سے موشح تہی اوسکا نام ذات الفضول تہا آپ کے حربہ کا نام نبعا
سپر کا نام ذقن تہا آپ کے گہوڑے کا نام جو اشقر رنگ تہا مرتجز تہا آپ کے اسپ ادہم
کا نام سکب تہا آپ کی زین کا نام داج بغلہ شہبا کا نام دلدل اور ناقہ کا نام قصوا
اور گدہے کا نام یعفور تہا اور آپ کی بساط کا نام کز تہا آپ کے چہوٹے نیزہ کا نام نمر
کوزہ کا نام صادر آئینہ کا نام مدلہ مقراض کا نام جامع تلوار کا نام مشوق تہا آنحضرت
صلعم کے ڈبہ کا نام ربعہ تہا آپ اوسمین آئینہ اور کنگہی اور قینچین اور مسواک رکہتے تہے آپ
کے ایک گہوڑے کا نام سحیت اور ایک گہوڑے کا نام ظرب اور ایک گہوڑے کا نام

نہ ہوتا تھا اور آپ کے ایک کوٹھی کا نام غرا تھا اوسکو چار آدمی اوٹھاتے تھے اور اُسکی کیہ نکالا اور خمرہ تھا

باب چوتھا

آنحضرت صلعم کے کہانے او پینے اور سونے کی صفت مین اس باب میں چھ فصلین ہین

فصل پہلی ـ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گذران کی صفت مین

سماک بن حرب سے روایت ہے کہ مین نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ تم لوگ جو چاہتے ہو کہاتے ہو پیتے ہو مین نے تمہارے نبی صلعم کو دیکہا کہ ناقص خرمون سے اس قدر نہین پاتے تہے کہ اپنا پیٹ بہرتے آنحضرت صلعم کا اکثر طعام خرمے اور پانی تہا حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم اہلبیت محمد مہینہ بہر تک آگ نہین جلاتے تھے خرمون اور پانی سے ہماری گذر ہوتی تھی بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رض عروہ سے کہتی تہین اے میرے بہانجے اللہ تعالی کی قسم ہے ہم ایک ہلال کو دیکہتے تہے پہر دوسرے اور تیسرے ہلال کو دیکہتے تہے دو مہینے تک رسول اللہ صلعم کے مکانون مین آگ نہیں جلائی جاتی تہی جس سے کہا مایکتا عروہ رض نے کہا اے خالہ کس شئے سے تمہاری زندگی تہی حضرت عائشہ رض نے کہا کہ خرمون اور پانی سے زندگی بسر کرتے تہے لیکن رسول اللہ صلعم کے ہمسایہ انصار لوگ تہے اونکے پاس دودہ دینے والی اونٹنیں تہین وہ لوگ آنحضرت صلعم کیواسطے دودہ بہیجا کرتے تہے وہ دودہ ہم آپ کو پلا دیتے تہے ابی طلحہ رض سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس بہوک کی شکایت کی اور بہوک اور ضعف کے باعث سے اپنے پیٹون پر پتہر باندہے تہے وہ آپ کو دکہائے آنحضرت صلعم نے ہمکو دکہلایا کہ اپکے شکم مبارک پر دو پتہر بندہے تہے مواہب مین ابن بجیر رض سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلعم بہوکے تہے آپ نے ایک پتہر کیطرف ارادہ فرمایا اور اوسکو اوٹہا کے

اپنے شکم سا ایک پر باندہ لیا او فرمایا آگاہ ہو کہ دنیا مین بہت سے نفس کہانیوالے نعمت
والے ہین قیامت کے دن وہ بہوکے ننگے اور ننگے ہونگے۔ آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ
اپنے نفس کو بزرگ رکہتے ہیں اور وہ نفس اونکی اہانت کرتا ہے آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ اپنے
نفس کو ذلیل کرتے ہین اور وہ نفس اونکا اکرام کرتا ہے۔
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ ایسے وقت
مین مکان سے باہر نکلے کہ اوسوقت مین باہر نہین نکلتے تہے اور آپ کے پاس اوسوقت
کوئی شخص ملنے کے لیئے نہیں آتا تہا اوسوقت آنحضرت صلعم کے پاس حضرت ابو بکر
صدیق آئے آپنے فرمایا ای ابو بکر کس ضرورت سے آئے ہو عرض کیا مین ایسے مکان سے
اسواسطے نکلا کہ آپ سے ملون اور آپ کو سلام کرون اور آپ کو دیکہون تہوڑی دیر نہیں
ٹہیرے تہے کہ حضرت عمر رض آئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کس ضرورت سے آئے ہو عرض
کیا یا رسول اللہ بہونک کی وجہ سے آیا ہون آپنے فرمایا میں بہی کچہہ بہونک پاتا ہون
ابی الہیثم ابن التیہان کے گہر چلو ابی الہیثم کے پاس خرموں کے بہت درخت اور دودہ
دینے والی بکریئن تہیں اور اونکے پاس کوئی خادم نہ تہا آنحضرت صلعم نے ابی الہیثم کو مکان مین نہیں پایا اور
بی بی سے پوچہا کہ تمہارا شوہر کہان ہے بی بی نے کہا کہ ہمارے واسطے میٹہا پانی لینے گئے ہیں کچہہ دیر
نہین ہوئی تہی کہ ابو الہیثم ایک مشک پانی سے بہری ہوئی لائے اور اوسکو لٹکایا اور آنحضرت
صلعم کے پاس آکر کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں پہر آنحضرت صلعم کو مع اصحاب
کے اپنے باغ مین لے گئے اور فرش بچہایا پہر خرموں کے درختوں کیطرف گئے اور ایک
خوشہ لا کے رکہہ دیا آنحضرت صلعم نے خوشہ کو دیکہہ کے فرمایا ہمارے واسطے پکے
خرمے کیون نہین لائے ابو الہیثم نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے یہ ارادہ کیا کہ تازے

پختہ خرمے اور نیم پختہ دونون کو آپ خود پسند فرمالینگے۔ آنحضرت صلعم نے مع صحابہ کے
خرمے کہالئے اور پانی پیا پہر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین
میری جان ہے یہہ اون نعمتون سے ہے کہ قیامت کے دن ہمسے اونکا سوال کیا جائیگا یعنی
ٹھنڈا سایہ اور تازے پاکیزہ خرمے اور ٹھنڈا پانی نعمتون سے ہے اور اسکا حساب ہوگا
پس ابو الہیثم آپ کے واسطے کہانا پکوانے کیلئے لئے گئے نبی کریم صلعم نے اوسسے فرمایا کہ ہمارے
واسطے دودہ والی بکری ذبح نہ کرنا ابو الہیثم نے بکری کا ایک بچہ مادہ تہا یا نر ذبح کیا اور اوسکو
پکواکے آپ کے پاس لائے آنحضرت صلعم اور صحابہ نے اوسکو تناول فرمایا آنحضرت
صلعم نے ابو الہیثم سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے ابو الہیثم نے کہا کوئی خادم
نہین ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت قیدی لوگ آوین اوسوقت تم ہمارے پاس آؤ آنحضرت
صلعم کے پاس دو قیدی آئے تیسرا اونکے ساتہہ نہ تہا ابو الہیثم آپ کے پاس آئے آپ نے
اون سے فرمایا کہ ان دونون آدمیوں سے ایک کو پسند کرلو اونہون نے عرض کیا یا
رسول اللہ آپہی میرے واسطے پسند کر دیجے آنحضرت صلعم نے فرمایا اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
تم اس آدمی کو لو مین نے دیکہا ہے کہ نماز پڑہتا ہے مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ اسکے ساتہہ نیکی
کرنا ابی الہیثم اپنی بی بی کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم کی وصیت اونکو خبر کی اونکی
بی بی نے کہا کہ جو کچہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا ہے تم اوسکے حق کو ادا
نہ کرسکوگے مگر اس طور سے حق ادا کرسکوگے کہ اوسکو آزاد کردو ابو الہیثم نے کہا وہ آزاد ہے۔
آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی نبی اور کسی خلیفہ کو نہین بہیجا مگر اوسکے دو دوست
اندرونی ہوتے ہین ایک دوست خاص اوسکو امر معروف کیواسطے حکم کرتا ہے اور امر منکر سے
اوسکو منع کرتا ہے اور دوسرا فساد کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑتا ہے جو شخص دوست بد سے

سے نگاہ رکھا گیا تحقیق وہ عصمت الٰہی کے باعث محفوظ اور معصوم رہا۔
عتبہ بن غزوان رضہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق مین نے اپنے آپ کو ایسے
حال مین پایا کہ رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جو لوگ تھے اونمین سے مین ساتوان آدمی تہا ہمارا کہانا
نہ تہا مگر درخت کے پتے ہے پتون کے کہانے سے ہماری باچہین چھل گئی تہین مین نے
ایک چادر پڑی ہوئی پائی اوسکو اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان تقسیم کیا آدہی چادر سے
مین نے تہمت بنایا اور آدہی سے سعد نے ہم ساتون آدمیون سے کوئی شخص نہ تہا مگر
ہر ایک شہر کا امیر تہا قریب ہے وہ زمانہ آئیگا کہ ہمارے بعد امرا کو تم آزمالوگے۔

انس رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تحقیق خدا کے معاملہ مین مین ایسا
خوف دلایا گیا کہ میری طرح کوئی خوف نہین دلایا گیا اور تحقیق مین خدا کے معاملہ مین ایسا ایذا دیا گیا
کہ کوئی ایذا نہین دیا گیا اور میرے اوپر تیس تیس راتین اور تیس دن ایسے آئے کہ میرے اور بلال کے واسطے اتنا
کہانا نہ تہا کہ ذی حیات کہاسکے اسقدر غلہ تہا کہ بلال کی بغل اوسکو چہپا سکتی تہی یعنی نہایت
قلیل مقدار غلہ تہا جو بلال کی بغل مین چہپا ہوا تہا۔

اور بہی انس رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس صبح اور شام کو کہانے مین
روٹی اور گوشت جمع نہین ہوا مگر مہمان لوگ جسوقت آتے تو اونکے کہلانے کے لئے روٹی اور
گوشت جمع ہوتا تہا۔ آنحضرت صلعم صبح اور شام کے کہانے مین اپنے پاس گوشت اور روٹی
جمع نہین کرتے تہے مگر جسوقت لوگ آپ کے پاس مہمان ہوتے تو اونکے لئے گوشت اور
روٹی جمع کرتے تہے نوفل بن ایاس الہذلی سے روایت ہے کہ عبد الرحمن ابن عوف رضہ
ہمارے ہم صحبت تہے اور وہ نہایت اچہے جلیس تہے ایکدن وہ ہمارے ساتھ کہین سے
واپس آئے اور واپسی کے وقت ہمکو اپنے ساتھ لے آئے جسوقت ہم لوگ اونکے مکان

میں داخل ہوئے اونہوں نے مکان میں پہونچکر غسل کیا پھر باہر نکلے اور ہمارے واسطے ایک
طبق لائے جسمیں روٹی اور گوشت تھا جسوقت وہ طبق رکھا گیا عبدالرحمن رضہ روئے میں نے
کہا یا ابو محمد تم کیوں روئے اونہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپنے اور آپ کی
اہلبیت نے کبھی پیٹ بھر کے جَو کی روٹی نہیں کھائی ہم ایسا گمان نہیں کرتے کہ عمدہ نعمتیں ہمارے
واسطے آخرت میں رکھی گئی ہوں بلکہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ نعمتیں یہیں بھیجدی گئی ہیں۔ انس رضہ
سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا آپ اوسوقت بھوک کے باعث پیٹھ کو
ٹیکا دیکے بیٹھے تھے آنحضرت صلعم اوس چیز سے کہ اللہ تعالی آپکو دیتا تھا نہیں لیتے تھے
مگر فقط ایک سال کا قوت لیتے تھے وہ قوت معمولی خرموں اور جَوؤں سے ہوتا تھا اور سب چیزیں
خدائے عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے رکھ دیتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا کھانا صبح کے واسطے اوٹھا کے
کبھی نہیں رکھتے تھے۔ ترمذی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کوئی چیز
دوسرے دن کے واسطے اوٹھا کے نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم اگر صبح کا کھانا کھاتے تو شام کا
کھانا نہیں کھاتے اور شام کا کھانا جسوقت کھاتے تو صبح کا کھانا نہیں کھاتے تھے قسطلانی
مواہب میں کہا ہے کہ شبہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے اصحاب بھوک کی
حالت میں ایام گذارتے تھے باوجودیکہ آنحضرت صلعم اپنے اہل بیت کو ایک سال کا قوت
دیا کرتے تھے اور آپکی یہ شان تھی کہ اللہ جلشانہ نے آپکو غنیمت دی تو آپنے چار آدمیوں میں ایک
ہزار اونٹ تقسیم فرما دیے تھے اور آپنے عمرہ میں ایکسو اونٹ قربانی کے لئے بھیجے تھے اونکو
ذبح کرکے مساکین کو کھانا کھلایا تھا اور آپنے ایک اعرابی کو بکریوں کا گلہ عطا فرما دیا تھا اور اسیطرح
اور بہی آپ کی عطا تھی اور آپ کے ساتھ جو مالدار اصحاب مثل حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور حضرت

عمر فاروق رضہ اور حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے یہ اصحاب
آپکے روبرو اپنی جانوں اور مالوں کو بذل کرتے تھے آپ نے صدقہ کیواسطے حکم فرمایا تو
حضرت ابوبکر صدیق رضہ اپنا تمام مال لے آئے اور حضرت عمر فاروق رضہ اپنا نصف مال لائے
اور جسوقت آپنے جیش عسرت کیواسطے ارادہ فرمایا تو اوسکا سامان حضرت عثمان غنی رضہ نے
ایک ہزار اونٹوں سے کیا اس سبب کا حوالہ طبری نے دیا ہے جیسا کہ فتح الباری میں
حکایت کی گئی ہے کہ یہ بات کہ آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب بھوکے رہتے تھے یہ امر
کسی کسی وقت میں ہوتا تھا یہ حالت محتاجی اور تنگی وجہ معیشت کے باعث نہین ہوتی تھی بلکہ
یہ حالت کبھی ایثار کر دینے کے باعث ہوتی تھی اور کبھی بہت کھانے اور شکم سیر ہونے کو مکروہ
جاننے کے سبب سے ہوتی تھی حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حق یہ بات ہے کہ اکثر اصحاب
ہجرت سے پہلے جبکہ مکہ معظمہ مین رہتے تھے تنگی کی حالت مین تھے جسوقت مدینہ کیطرف
ہجرت کی تو اکثر لوگ ایسی ہی حالت مین تھے انصار نے اپنے مکانات اور اپنی دودھ دینے والی
اونٹنیوں سے اونکو مدد دی جسوقت مہاجرین کو نضیر اور نضیر کے بعد فتح ہوئی تو مہاجرین نے
انصار کی اونٹنیون کو واپس کر دیا ہے تیک آنحضرت صلعم نے باوجود امکان فراخ دستی دنیا
کے اس بات کو خود اختیار کیا تھا چنانچہ ترمذی نے حدیث امامہ سے تخریج کی ہے کہ
نبی صلعم نے فرمایا میرے رب نے میرے اوپر عرض کیا کہ بطحاء مکہ کو میرے واسطے سونا کر دے
مین نے کہا اے رب مین یہ نہین چاہتا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک دن سیر اور ایک دن بھوکا
رہون۔ جسوقت مین بھوکا ہونگا تو تیری طرف تضرع اور تیرا ذکر کرونگا۔ اور جسوقت شکم سیر
ہونگا تو تیرا شکر اور تیری حمد کرونگا ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت
صلعم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام مقام صفا مین تھے آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل ؑ

سے کہا اوس ذات کی قسم ہے کہ اوسنے تجھکو حق کے ساتھہ بھیجا ہے آل محمد پر کوئی شب نہین
آتی کہ ایک سیل کی مقدار یعنی ساٹھا یا کف دست کی مقدار مین ستو ہوتے کہ وہ کہا تا گیا یہ فرمانا
اسقدر سرعت کے ساتھہ نہ تہا کہ آپ نے ایک ایسی ہیبت ناک آواز آسمان سے سنی کہ آپکو
اوسنے بیقرار کر دیا آنحضرت صلعم نے کہا کیا اللہ تعالی نے قیامت کو حکم فرمایا ہے کہ قائم
ہوجائے جبرئیل علیہ السلام نے کہا نہین لیکن جسوقت اللہ تعالی نے آپ کا کلام سنا اوسی وقت
اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ آپکی طرف اوترے اسرافیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے
اور کہا کہ آپ نے جو کچہہ ذکر کیا وہ اللہ تعالے جل شانہ نے سنا مجھکو زمین کے خزاون کی
کنجیون کے ساتھہ بھیجا ہے کہ آپ کے سامنے پیش کرون اگر آپ ارادہ کرتے ہین کہ تہامہ
کے پہاڑ زمرد یاقوت اور سونے اور چاندی کے بنکے آپ کے ہمراہ چلین تو مین ایسا
کرسکتا ہون اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ مین نبی بادشاہ ہوکر رہون یا آپ کی یہ خواہش ہے کہ
مین نبی عبد ہوکر رہوں ان دونون باتون مین سے ایک کو اختیار فرمالیجیے۔ جبرئیل علیہ السلام
نے آپکی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع کرین آنحضرت صلعم نے اسرافیل علیہ السلام سے
تین بار فرمایا کہ مین نبی عبد ہوکر رہنا چاہتا ہون اس حدیث کو طبرانی نے اسنادحسن کے ساتھہ
روایت کیا ہے بوصیری نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے ؎

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ		عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ	

بلند پہاڑون نے سونا بنکر آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا آپ نے اون پہاڑون سے اپنی
بہت نفرت ظاہر کی۔

آنحضرت صلعم کی وقتی کی یہ حالت تہی حضرت ابن عباس رض نے کہا ہے کہ آپ
اور آپ کے اہلبیت پے در پے راتون کو بہوکے سو جاتے اور شب کا کہانا نہین پاتے تہے

اور اکثر آپ کی روٹی جو کی ہوتی تہی حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے اہلبیت سنے جو کی روٹی سے متواتر دو دن پیٹ نہین بہرا یہان تک کہ آپ نے وفات پائی سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ مین نے ابا امامہ رض سے سُنا وہ یہ کہتے تہے کہ آنحضرت صلعم کے مکان کے لوگون سے جو کی روٹی نہین بچتی تہی یعنی نہایت تہوڑی ہوتی تہی حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ آپ کے دسترخوان سے روٹی کا ریزہ تک نہین اوٹہایا گیا یہانتک کہ آپ نے وفات پائی اور یہی حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی اور میرے پاس سوا تہوڑے جو کے آٹے کے کوئی شئے نہین تہی کہ جسکو ذی حیات کہاوے آدہے وسق کی مقدار مین جو ہونگے مین نے اونکو کہایا بہت دنون تک وہ جو میرے پاس ہے ایک دن مین نے اونکو وزن کیا وہ نبڑ گئے آنحضرت صلعم جو کی روٹی بغیر چہنے ہوے آٹے کی کہاتے تہے اور بغیر پانی کے گہونٹ کے اوسکو حلق سے نہیں اوتار سکتے تہے سہل ابن سعد سے روایت ہے اون سے پوچہا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے چہنا ہوا آٹا کہایا ہے سہل نے کہا رسول اللہ صلعم نے چہنا ہوا آٹا نہین دیکہا یہانتک کہ آپ خداے عز وجل سے ملے سہل رض سے پوچہا گیا کیا رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین تمہارے یہاں چلنیان تہین اونہون نے کہا چلنیان نہین تہین سہل سے کہا گیا کہ جو کے آٹے مین بُہس ہوتا ہے اوسکو کسطور سے علیحدہ کرتے تہے سہل نے کہا ہم جو کے آٹے کو پہونک دیتے تہے اوسکا بُہس جسقدر اوڑتا اوڑجاتا پہر اوسکو ہم گوندہ لیتے تہے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین چلنیان تہین سہل نے کہا زمانہ بعثت سے وفات تک رسول اللہ صلعم نے چلنیان نہین دیکہین۔

انس رض نے کہا مین یہ بات نہین جانتا کہ رسول اللہ صلعم نے پتلی چپاتی دیکہی ہو یہانتک

کہ آپ اللہ تعالے سے لاحق ہوے اور نہ بھنی ہوئی بکری جسکو سمیط کہتے ہین آپ نے
دیکھی سمیط وہ بکری ہے کہ گرم پانی سے اوسکے بال جدا کرکے مع جلد کے بھونکر کہاتے ہیں
یہ خوراک اہل دولت کی ہے اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قتادہ رح نے انس رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے خوان کے اوپر
اور سکورہ میں کہانا نہیں کہایا سکورہ ایک چھوٹا برتن ہوتا ہے جسمین سالن اور جوارشین وغیرہ
رکہکر دستارخوان پر رکہتے ہین سکورہ کا معرب سکرجہ ہے اور نہ آپ کے واسطے پتلی روٹی پکتی تھی
آپ سفرہ پر کہانا کہاتے تھے سفرہ گول و صنع پر چمڑے سے ہوتا ہے اوسپر کہانا کہاتے ہین۔

مسروق نے روایت کی ہے کہ مین حضرت عائشہ رض کے پاس گیا اونہوں نے
میرے واسطے کہانا منگایا اور کہا کہ مین کہانے سے اپنا پیٹ نہیں بہرتی اور رونا چاہتی
ہون اسپر رو دیتی ہون مین نے پوچھا یہ حالت کیوں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رض نے
فرمایا کہ جس حالت پر رسول اللہ صلعم نے دنیا کو چھوڑا ہے مین اوس حالت کو یاد کرتی ہون خدا
کی قسم ہے کہ آپ دن مین دو بار گوشت اور روٹی سے سیر نہیں ہوے۔ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے کہ آل محمد صلعم نے تین دن تک متواتر کہانے سے پیٹ نہیں بہرا یہانتک کہ
آنحضرت صلعم نے وفات پائی اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم کی روایت آیا
کیا ہے کہ آل محمد گیہوں کی روٹی سے دو دن تک سیر نہیں ہوے مگر یہ کہ دونون کے کہانے مین
ایک دن گیہون کی روٹی ہوتی اور ایک دن کہجورین ہوتی تہین مسلم رض نے حضرت عائشہ رض
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی روٹی اور روغن زیتون سے ایکدن مین
دو بار سیر نہیں ہوے۔ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جو کی روٹی سے
دو دن تک متواتر سیر نہیں ہوے یہانتک کہ آپ نے وفات پائی اور ایک روایت مین

حضرت عائشہ رض سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلعم جو کی روٹی سے دو دن تک متواتر سیر نہین
ہوے اور اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ عطا کرتا جو خیال مین بھی نہ آسکتا قسطلانی
نے مواہب مین کہا ہے کہ مین نے اس بات کو ڈھونڈا کہ آنحضرت صلعم کی روٹی کے قرص آیا
چھوٹے ہوتے تھے یا بڑے ہوتے تھے اس بارہ مین تفتیش کے بعد مین نے کچھ نہین پایا سچ
یہ ہے کہ آپکی روٹی چھوٹی ہونے کی روایت ہے جو کہ حضرت عائشہ رض کی حدیث مین مرفوعاً ہے
آپ نے ارشاد فرمایا کہ روٹی کو چھوٹا کرو اور اوسکی تعداد کو زیادہ کرو مقدار کا چھوٹا پن اور تعداد کی
کثرت تمہارے لیے موجب برکت ہے شیخ عارف ربانی ابراہیم متبولی اپنے دستارخوان کی
روٹیون کو چھوٹا کرتے تھے جیسے شیخ ابو العباس احمد سوسی اور سادات بنی الوفا روٹیون کو چھوٹا
کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان بزرگون کی برکات کا ہمارے اوپر اعادہ کرے حضرت عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم دنیا سے گئے آپ نے اپنا شکم مبارک ایک دن مین دو کھانون سے
نہین بھرا اگر آپ تمر سے سیر ہوتے تو جو کی روٹی سے سیر نہین ہوتے اور جو کی روٹی سے
سیر ہوتے تو تمر سے سیر نہین ہوتے تھے قسطلانی نے کہا ہے کہ پیٹ بھرا وہ بدعت ہے
کہ قرن اول کے بعد ظاہر ہوئی ہے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور حاکم نے
حدیث مقدام بن معدی کرب سے اوسکی صحت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابن
آدم نے پیٹ سے بدتر کسی برتن کو نہین بھرا ابن آدم کے لئے چند لقمات کافی ہین کہ اوسکی
پیٹھ کو سیدھا رکھین اگر ابن آدم کے نفس پر آواست غالب ہے تو اوسکو ایک ثلث کھانا اور ایک
ثلث پانی پیئے اور ایک ثلث سانس لینے کے لئے کافی ہے۔ قرطبی نے اس مقام پر
کہا ہے کہ اگر اس تقسیم کو بقراط بھی سنتا تو البتہ وہ اس حکمت سے تعجب کرتا حضرت حسن رض
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ آل محمد کے پاس شب مین ایک صاع

کی مقدار مین طعام نہین پاتے ہے اور حال یہ ہے کہ آل محمد کے تو گھر ہین حضرت حسن رض
فرماتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے یہ بات اس لیئے نہین کہی کہ آپکے واسطے اللہ سبحانہ کا رزق
مستقل ہو جاوے بلکہ آپ نے اس بات سے اپنی امت کی غمخواری اور تسلی کا ارادہ کیا ہے
کہ تنگی کی حالت مین مضطر ہو جاوین شفا ۔ قاضی عیاض مین حضرت عائشہ صدیقہ رض
روایت ہے کہ آپ کے شکم مبارک کو سیری کے باعث کبہی امتلا نہین ہوا اور آپ نے
اسکے شکوہ کو کسی شخص کے سامنے کبھی نہین پہیلایا آپ کے نزدیک فاقہ غنا سے زیادہ دوست تہا
اگرچہ آپ بہوکے ہوتے تہے مگر طول شب کو بہوکا گذار دیتے تہے بہوک آپ کو
دن کے روزہ سے منع نہین کرتی تہی اگر آپ چاہتے تو اپنے رب عز و جل سے زمین کے
خزانے اور زمین کے میوے اور روی زمین کی خوش عیش طلب فرماتے آپ کا احوال جو مین
دیکہتی تہی آپکے واسطے ترس کہا کے روتی تہی اور آپکو بہوکا دیکہکے مین آپکے شکم مبارک پر اپنا ہاتہہ پہیرتی تہی اور مین
یہ کہتی تہی کہ میری جان آپ پر فدا ہو کاش آپ دنیا سے اس مقدار کو پہونچتے کہ آپکے واسطے قوت ہوتا آنحضرت صلعم
فرماتے تہے اے عائشہ مجہکو دنیا سے کیا تعلق مجہسے پہلے میرے بہائی اولی العزم رسولون نے اس سے زیادہ تکلیف
اوٹہائی اور صبر کیا اور اسی حال پر دنیا سے چلے گئے اور اپنے رب کے پاس پہونچے اللہ تعالی نے اونکے مرتبہ کو
بزرگ کیا اور اونکا ثواب عظیم فرمایا ۔ مین اس بات سے شرم کرتا ہون کہ اپنی معیشت مین رفاہیت
چاہون اور کل کے دن اونکے مرتبہ سے میرے مرتبہ مین کمی ہو جاوے میرے نزدیک کوئی شے
اس سے زیادہ دوست نہین ہے کہ اپنے بہائیون اور اپنے دوستون سے ملون حضرت
عائشہ رض نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم اس فرمانے کے بعد ایک مہینہ سے زیادہ نہین ٹہیرے
اور آپ نے وفات پائی صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ پہر قاضی عیاض نے تین
ورق کے بعد کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صوف پہنتے تہے اور بالون کو بچہاتے تہے

اور جو کی روٹی سمک اور راکہہ کے ساتھہ کہاتے تھے عیسی علیہ السلام سے کہا گیا کہ کاش آپ اسی سواری کیواسطے گدہا لیتے تو اچہا ہوتا آپنے فرمایا کہ میں اللہ تعالی کے نزدیک اس چیز سے زیادہ مکرم ہوں کہ مجھکو گدہا اپنے ساتھہ مشغول کرے حضرت عیسی علیہ السلام بالوں کے کپڑے پہنتے تھے اور درختوں کے پتے کہاتے تھے اور آپکا کوئی مکان نہ تہا جسجگہہ نیند آجاتی وہیں پر آپ سو رہتے تھے اور عیسی علیہ السلام کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ دوست یہ نام تہا کہ لوگ ونکو مسکین کہتے۔

کہا گیا ہے کہ موسی علیہ السلام جب مدین کے پانی پر اوترے تو بقولات کی سبزی لاغری کے باعث اونکے پیٹ سے نظر آتی تہی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھسے پہلے کوئی ایک نبی نبیوں سے فقر اور قمل میں مبتلا ہوتا تہا اور یہہ ابتلا میوں کے نزدیک اوس طرح دوست تہا جس طرح تم لوگ بخشش سے خوش ہوتے ہو مجاہد نے کہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا کہانا ہری گہاس تہا اور حضرت یحیی علیہ السلام اللہ تعالی کے خوف سے اسقدر روتی تہی کہ اون کے رخساروں پر آنسوؤں نے گڑہا کر دیا تہا طبری نے وہب سے حکایت کی ہے کہ موسی علیہ السلام جو نیز شے کے سایہ میں بیٹہتے تہے اور ایک پتہر کے گڑہے میں کہانا کہاتے تہے جسوقت پانی پینے کے لیئے ارادہ فرماتے تو اوسی گڑہے میں چارپائے کے طور سے منہ کو نیچا کرکے پانی پیتے تہے آپکی یہہ شان اللہ تعالی کی تواضع کے لیئے تہی اس لیئے کہ اللہ تعالی نے آپ کو اپنے ساتھہ کلام کرنے سے بزرگی دی تہی۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانا کہانے اور سالن کی صفت میں

کعب ابن عجرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ اپنی تین انگلیوں سے کہانا کہاتے تہے ابہام اور ابہام کے قریب کی انگلی اور وسطی سے پہر میں نے دیکہا

کہ آپ اپنی تینون انگلیون کو پونچھنے سے پہلے چاٹتے تھے اول وسطی اسکے بعد اوسکے
قریب کی انگلی اوسکے بعد ابہام۔ آنحضرت صلعم جبتک کہانے کی بہاپ نہین نکل جاتی اوسکے
کہانے کو مکروہ سمجھتے تھے آنحضرت صلعم گرم کہانا نوش نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ گرم کہانے مین برکت نہیں ہے اوسکو ٹھنڈا کر والو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو آگ
مین کہلائی ہے آنحضرت صلعم جو کہانا آپ کے قریب ہوتا اوسکو کہاتے تھے اور تین
انگلیون سے کہانا کہاتے تھے۔ اور اکثر اوقات آپنے کہانا کہانے مین جو بیچ کی انگلی سے بہی
مدد لی ہے اور دو انگلیون سے ہرگز نہین کہاتے اور فرماتے کہ دو انگلیون سے
کہانا کہانا شیطان کا فعل ہے

آنحضرت صلعم اپنی انگلیون سے رکابی کو پونچھکر چاٹتے تھے اور یون فرماتے تھے
کہ آخر کہانا برکت میں زیادہ ہے اور آپ اپنی انگلیون کو اسقدر چاٹتے تھے کہ سرخ
ہو جاتی تہین اور ہر ایک انگلی کو چاٹنے کے بعد اوسکو رومال سے پونچھتے تھے اور یون
فرماتے تھے معلوم نہین کہ کون سے کہانے مین برکت ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت
خاص کر گوشت اور روٹی تناول فرماتے تو ہاتھہ اچھی طرح سے دہوتے اور بچے ہوئے پانی سے
منہہ پر مسح کر لیتے تھے۔

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے گوشتون کی
قسم سے اگر کچھہ کہایا تو اوسکو چاہیئے کہ اپنے ہاتون کو اوسکی بو سے پاک کر ڈالے اور
جو شخص مقابل میں ہو اوسکی بو سے اوسکو ایذا نہ دے آنحضرت صلعم کا کہانا کہانے کے
لئے بیٹہنا اکثر اسطور سے تہا کہ دونون گہٹنون اور دونون پاؤن کو ملا لیتے تھے جسطرح
نماز پڑہنے والا شخص گہٹنوں اور پاؤن کو ملا کر بیٹہتا ہے مگر اتنا فرق ہوتا تہا کہ آپ کا ایک

گہٹنا دوسرے گہٹنے پر اور ایک قدم دوسرے قدم پر رہتا تہا آنحضرت صلعم فرماتے تہے کہ
مین ایک بندہ ہون جس طرح بندہ کہاتا ہے مین بہی کہاتا ہون اور جسطور سے بندہ بیٹہتا ہے
مین بہی اوسیطرح بیٹہتا ہون ابی جحیفہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
مین تکیہ لگاکر کہانا نہین کہاتا ابن ماجہ رضہ نے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے
منہ کے بل جہک کے کہانا کہانے سے ممانعت فرمائی ہے ابن عدی رح نے تخریج کی ہے
کہ آنحضرت صلعم نے کہانا کہاتے وقت بائین ہاتہہ پر تکیہ لگانے سے زجر فرمایا ہے۔

آنحضرت صلعم کے سالن کی یہہ حالت تہی آپ حلال کہانے سے پرہیز نہین فرماتے تہے
اگر خرمے پائے اور روٹی نہین ہوئی خرمے ہی کہالئے اگر بہنا ہوا گوشت پایا وہی کہالیا
اگر گیہون یا جو کی روٹی پائی وہی کہالی اگر شیرینی یا شہد پایا وہی کہالیا اگر دودہ پایا اور روٹی
نہین ہوئی وہی پی لیا اور اوسکے ساتہہ اکتفا کیا اگر تربز پایا یا تازہ کہجور پائی وہی کہالی۔ آنحضرت
صلعم ماحضر کہالیتے تہے اور جو چیز پاتے اسکو واپس نہین کرتے تہے زہدم الجرمی سے
روایت ہے کہ ہم ابو موسی اشعری رضہ کے پاس تہے ابو موسی اشعری رض مرغ کا گوشت لائے ایک آدمی
ہم لوگون سے دور ہٹ گیا ابو موسی اشعری رضہ نے اوس سے پوچہا تمکو کیا ہوا اوس
مرد نے کہا کہ مین نے مرغ کو نجاست کہاتے ہوے دیکہا ہے اسلئے مین نے حلف کیا ہے
کہ اوسکو نہ کہاؤنگا ابو موسی اشعری رضہ نے اوس مرد سے کہا میرے نزدیک آؤ مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکہا ہے کہ آپ مرغ کا گوشت کہاتے تہے۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ رح سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور اوسکے باپ اپنے
باپ سفینہ سے جو آنحضرت صلعم کے غلام تہے روایت کرتے ہین کہ مین نے آنحضرت
صلعم کے ساتہہ حباری کا گوشت کہایا ہے حباری ایک پرند ہے جسکی گردن اور پیچ دونون

لانبی ہوتی ہیں اوسکا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور وہ نہایت تیز پرواز ہوتا ہے رسول اللہ صلعم نے کالوحشی اور جو پرند شکار کیا جاتا ہے اوسکا گوشت کہاتے تھے آپ شکار شدہ طائر کو خود مول لیتے اور نہ خود شکار کرتے بلکہ اپنے واسطے شکار کئے ہوئے پرند کے لائے جانے کو دوست رکہتے تھے اور اوسکو کہاتے تھے رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرماتے تھے کہ جسوقت تم ہانڈی پکاؤ تو کدو اوسمین زیادہ کرو اسلئے کہ کدو قلب حزین کو مضبوط کرتا ہے۔ رسول اللہ صلعم ترید گوشت اور کدو کے ساتھہ کہاتے تھے اور آپ کدو کو دوست رکہتے اور فرماتے تھے کہ کدو میرے بہائی یونس علیہ السلام کا درخت ہے۔

جابر بن طارق رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا آپکے پاس کدو تہا اوسے کاٹتے تہے مین نے پوچہا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے ساتھہ اپنے کہانے کو زیادہ کرتے ہیں۔

انس رض سے روایت کی ہے کہ ایک خیاط نے کہانا پکایا تہا اوسنے رسول اللہ صلعم کی دعوت کی تہی مین آپ کے ہمراہ کہانے کیواسطے گیا رسول اللہ صلعم کے پاس جو کی روٹی اور شوربا لایا گیا جسمین کدو اور خشک گوشت تہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ کہتلے کے اطراف سے کدو کو ڈہونڈتے تہے پس اوس دن سے میں ہمیشہ کدو کو دوست رکہتا ہوں نووی نے کدو کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ بات مستحب ہے کہ مرد کدو کو دوست رکہے اور اسیطرح جس شے کو رسول اللہ صلعم دوست رکہتے تہے اوسکو دوست رکہے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم میٹہی چیز اور شہد کو دوست رکہتے تہے رسول اللہ صلعم کے نزدیک پینے کی چیز وں میں سے دوست تر شہد تہا۔ رسول اللہ صلعم کے نزدیک پینے کی چیزون سے دوست تر دودہ تہا۔ آنحضرت صلعم دودہ پیتے وقت فرماتے تہے کہ دودہ میں چکنائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبہی خالص دودہ پیا کر

کبھی دودہ مین ٹھنڈا پانی ملاکر پیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے واسطے جسوقت دودہ
لایا جاتا تو آپ فرماتے برکت ہے۔ آنحضرت صلعم کہجور کو دودہ کے ساتھہ ملا کے دونوں
کا نام اطیبین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے کہجور کو مسکہ کے ساتھہ کہایا ہے اور
اسکو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم روٹی اور گہی کہاتے تھے احیاء العلوم
مین ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ آنحضرت صلعم کیواسطے فالودہ لائے
آنحضرت صلعم نے فالودہ کہا کے دریافت فرمایا ای اباعبداللہ یہ کیا چیز ہے حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم گہی اور شہد کو
ہانڈی مین ڈالکر آگ پر رکھہ دیتے ہیں پہر اوسکو جوش دیتے ہین اور گیہون کی میدہ کو گہی اور
شہد کے اوپر چہوڑ کے پیاسنک ملاتے ہین کہ وہ پک جاتا ہے اور ایسا فالودہ ہوجاتا ہے جیسا
آپ ملاحظہ کر رہے ہین یہ سُنکے آنحضرت صلعم نے فرمایا یہہ کہانا طیب ہی ہے مصنف نے
اس قصہ کو عبداللہ بن سلام سے دوسری وجہ کے ساتھہ مع اس کہانے کے نام کے بیان
کیا ہے کہ اسکو خبیصہ یعنی لپسی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک کہانون مین
زیادہ دوست گوشت تہا اور گوشت کی نسبت آپ فرماتے تھے کہ قوت سماعت کو بڑہاتا ہے
اور گوشت دنیا اور آخرت مین سید الطعام ہے اگر میں اپنے رب سے چاہتا کہ مجہکو ہر روز
گوشت کہلائے تو وہ مجہہ کو گوشت کہلاتا۔

عطا ابن یسار رح نے روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
اونکو خبر دی کہ میں نے ایک بہنی ہوی پسلی آنحضرت صلعم کے نزدیک کی آپ نے اوس
پسلی سے گوشت تناول فرمایا عبداللہ ابن حارث رض نے روایت کی ہے کہ ہمنے
رسول اللہ صلعم کے ساتھہ مسجد مین بہنا ہوا گوشت کہایا ہے مغیرہ بن شعبہ رض نے روایت

کی ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ایک رات مہمان ہوا ایک پسلی بہنی ہوئی لائی گئی آپنے
چہری لیکے اوسکو کاٹنا شروع کیا میرے واسطے چہری سے پسلی کا گوشت کاٹا تہے میں بلال
نماز کے لیئے اذان دینے لگے آپ نے چہری ڈالدی اور فرمایا بلال کو کیا ہوا تربت یداہ بلال
کی مونچیں بڑہ گئی تہیں آپ نے فرمایا انکو قطع کرو آنحضرت صلعم جسوقت کلیجی بہونی جاتی تہی
اوسکو کہالیتے تہے۔ آنحضرت صلعم بکری کے دست اور شانہ کو دوست رکہتے تہے —
ابوہریرہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے اپنی طرف
ایک دست اوٹہا لیا دست کا گوشت آپ کو پسند تہا آپنے دست کا گوشت دانتوں سے
کاٹ کر کہایا عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم کو دست کا گوشت پسند تہا
آپ کو دست کے گوشت میں زہر دیا گیا زہر دینے کا گمان یہود سے کیا جاتا تہا۔
ابو عبیدہ رض سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلعم کے واسطے ہانڈی پکائی آپ کو
دست پسند تہا آپ کو میں نے ایک دست دیا پہر آپ نے مجہسے دست طلب فرمایا میں نے
دوسرا دست بہی دیا پہر آپ نے دست طلب فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بکری میں
کتنے دست ہوتے ہیں دو دست تو آپکو میں دیچکا آپ نے کہا اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اوسکے
قبضے میں میری جان ہے اگر تم چپ رہتے تو جتنے دست میں تمسے مانگتا تم مجہکو دیئے جاتے
حضرت عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ دست کا گوشت آپ کو زیادہ
دوست نہیں تہا لیکن سبب یہہ تہا کہ آپ کو گوشت فاصلہ سے ملتا تہا آپ اسلیئے دست
کی جانب تعجیل فرماتے تہے کہ دست کا گوشت دوسرے گوشتوں کی نسبت جلد پکتا ہے
رسول صلعم کے نزدیک بکری میں زیادہ دوست اوسکے سامنے کا حصہ تہا عبد اللہ ابن
جعفر رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ پیٹہہ کا گوشت

زیادہ پاکیزہ ہے۔ ضباعہ بنت الزبیر رضہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے مکان میں
ایک بکری ذبح کی رسول اللہ صلعم نے اونکے پاس کسی کو بہیجا کہ اپنی بکری کے گوشت سے
ہمارے کہانے کے لئے دو ضباعہ رضہ نے کہا ہمارے پاس گردن کے سوا اور کچھہ
باقی نہیں رہا تہا میں نے گردن کے بہیجنے سے حیا کی جو شخص گوشت لینے کیواسطے
آیا تہا اوسنے واپس جاکے خبر کی آپ نے اوس سے فرمایا کہ ضباعہ رضہ کی طرف لوٹ جاؤ
اور اوسے کہو کہ گردن ہی کو بہیجدو اسلئے کہ سامنے کا حصہ ہے اور بکری کی پاکیزگی سے
نزدیک ہے اور پلیدی سے دور ہے آنحضرت صلعم جسوقت گوشت کہاتے تو گوشت
کی طرف سر مبارک کو نہیں جہکاتے بلکہ گوشت کو اپنے منہ کی طرف اوٹہا لیتے اور اوسکو
دانتوں سے کاٹ کے کہاتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے خشک گوشت کہایا ہے
جیساکہ حدیث میں ایک مرد سے سنن میں وارد ہوا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کیواسطے
ایک بکری ذبح کی اور ہم سفر میں تہے آپ نے فرمایا اسکا گوشت درست کرلو جبتک آپ سفر
میں تہے وہ گوشت میں آپکو کہلاتا رہا آنحضرت صلعم نے گورخر کا گوشت کہایا ہی۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنبہ کا گوشت کہایا ہے آنحضرت صلعم نے سفر و حضر میں اونٹ کا گوشت کہایا ہے آنحضرت صلعم نے
خرگوش کا گوشت تناول فرمایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے دریائی جانوروں کا
گوشت نوش کیا ہے آنحضرت صلعم نے ثرید کہایا ہے اور ثرید اسطور سے تیار
ہوتا ہے کہ گوشت کے شوربے میں روٹی کو ملا دیتے ہیں اور کبہی ثرید کے ساتہہ گوشت بہی ہوتا ہے
عرب کی امثال سے ہے اَلثَّرِيْدُ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ آنحضرت صلعم نے روغن زیتون کے
ساتہہ روٹی کہائی ہے حضرت عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگ
روغن زیتون کہاؤ اور اوسی سے تدہین کرو اسلئے کہ یہہ روغن مبارک درخت سے ہے۔

آنحضرت صلعم نے پکے ہوے چقندر کہائے ہین آنحضرت صلعم نے حریرہ کہایا ہے
خزیرہ ایک قسم کا کہانا ہے کہ آٹے سے پکتا ہے اور عصیدہ کیطرح ہوتا ہے لیکن اوس سے زیادہ
پتلا ہوتا ہے اور عصیدہ ایک قسم کا میٹھا کہانا ہے آنحضرت صلعم نے پنیر نوش فرمایا ہے
آنحضرت صلعم نے رطب اور تمر اور بسر تناول کئے ہین آنحضرت صلعم نے درخت
اراک کا پہل کہایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے پنیر کہایا ہے ابن عمر رض سے روایت
کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس تبوک مین پنیر لایا گیا آپ نے سکین مانگی اور بسم اللہ کہہ کے اوسکو
کاٹا۔ لیکن پیاز کی نسبت ابو داود نے اپنی سنن مین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے یون
روایت کی ہے کہ آخر وہ کہانا جسکو رسول صلعم نے کہایا اوسمین پیاز تہی ظاہرا اس قول سے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ پکی ہوی پیاز تہی پکنے کے باعث اوسکی بدبو نہین رہی تہی اور اس بات پر حضرت
عائشہ کا قول دلالت کرتا ہے کہ آخر کہانا جو رسول صلعم نے کہایا تہا اوس مین پیاز تہی
اور یہہ نہین کہا کہ پیاز کہائی تہی۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک سالنوں مین زیادہ دوست
سرکہ تہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سرکہ
اچہا سالن ہے ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول اللہ
صلعم امہانی رض کے پاس تشریف لے گئے اوسوقت آپ بہوکے تہے اونسے آپ نے
پوچہا کیا تمہارے پاس کہانا ہے مین کہاؤنگا امہانی رض نے جواب دیا کہ میرے پاس
روٹی کے سوکہے ٹکڑے ہین مجہکو شرم آتی ہے کہ اونکو آپ کے پاس لاؤن آپ نے فرمایا اون
ٹکڑون کو لاؤ آپ نے اون کو توڑ کر پانی مین بہگا دیا اور امہانی رض نمک لائین آپ نے
پوچہا کیا کوئی سالن نہین ہے امہانی رض نے کہا میرے پاس سوا سرکہ کے اور کوئی سالن

نہیں ہے آپ نے فرمایا سرکہ ہی سہی لے آؤ جسوقت اُنہانی رضہ سرکہ لائیں آپ نے اوسکو روٹی پر
ڈالا اور اوس سے کہایا پہر اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی پہر فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی سرکہ اچہا
سالن ہے اے اُمّہانی جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج نہیں ہوتا ام سعد رضہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کے پاس تشریف لائے اوسوقت میں
حضرت عائشہ رضہ کے پاس تہی آپ نے پوچہا کیا تمہارے پاس صبح کے کہانے سے کچہہ ہے
اونہوں نے کہا ہمارے پاس روٹی اور تمر اور سرکہ ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا نِعْمَ
الْاِدَامُ الْخَلُّ اور یہہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِی الْخَلِّ فَاِنَّهٗ كَانَ اِدَامُ الْاَنْبِیَاءِ
قَبْلِیْ اے میرے اللہ سرکہ میں برکت دے تحقیق سرکہ مجہہ سے پہلے انبیا کا سالن تہا اور فرمایا
جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج نہیں ہے سرکہ کی یہہ تعریف بحسب وقت ہے جیسا کہ ابن قیم
نے کہا ہے کہ سرکہ کی یہہ مدح دوسری چیز پر اوسکی فضیلت سے نہیں ہے بلکہ آپکا سرکہ کی
تعریف فرمانا اوس شخص کی دلداری کی غرض سے تہا جسنے آپ کے حضور میں سرکہ پیش کیا
اور آپ نے اوسکی نفس کے خوش کرنیکے واسطے سرکہ کی تعریف کی نہ اس سے سرکہ کی فضیلت تمام
چیزوں پر مقصود نہی اسلئے کہ اگر مثل گوشت یا شہد یا دودہ کے چیزیں موجود ہوں تو یہہ چیزیں البتہ
مدح کی زیادہ مستحق ہیں اس سے یہہ جانا گیا کہ درمیان اس تعریف اور بِئْسَ الْاِدَامُ الْخَلُّ کے
منافات نہیں ہے یعنی سرکہ بُرا سالن ہے ابوموسی اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے
ثرید کو تمام کہانوں پر فضیلت ہے انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت
صفیہ کے نکاح میں تمر اور ستوؤں سے ولیمہ کیا تہا سلمی زوجہ ابی رافع مولے رسول اللہ صلعم
سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی اور ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے پاس

آتے اور مجھ سے کہا جس کھانے کو رسول اللہ صلعم پسند فرماتے تھے وہ کھانا پکاؤ کہ اچھی طرح
سے کہایا جاوے میں نے کہا ای بیٹا آج اوسکی خواہش کرو اونہوں نے کہا آجہی ہمارے
واسطے پکاؤ تو راوی نے کہا سلمی رض اوٹھیں اور تھوڑے جو لئے اونکو پیسا اور اون کے آٹے
کو ایک ہانڈی میں ڈالا اور اوس پر تھوڑا روغن زیتون چہوڑا اور سیاہ مرچ اور توابل کو اوس کھانے
کے ہمراہ اون حضرات کے پاس لائیں اور کہا رسول اللہ صلعم جس کھانے کو پسند فرماتے تھے
یہہ کہانا اوسی قسم کے کہانوں سے ہے **توابل** گرم دوائیں ہیں کہ ہندسے لائی جاتی ہین
کہا گیا ہے کہ توابل کشنیز اور زنجبیل اور زیرہ سے مرکب ہوتی ہین اسی مقام سے یہ بات
لی گئی ہے کہ جس چیز سے کہانے کی اصلاح آسانی سے ہوتی آنحضرت صلعم اوسکو دوست رکہتے
تھے اصلاح طعام زہد کے منافی نہیں ہے۔

جابر بن عبد اللہ رض نے روایت کی ہے کہ مین غزوہ خندق مین تہا وہان سے اپنی
بی بی کی طرف گیا اور اوس سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی شے کہانے کی ہے مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکہا بہت بہوکے ہین میری بی بی نے جو کی ایک جہولی نکالی ہمارے
پاس ایک بکری پلی ہوی تہی مین نے اوسکو ذبح کیا میری بی بی نے جوون کو پیسا اور ہمنے
گوشت کو دیگ مین ڈالا پہر مین نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر مخفی طور سے خبر کی اور
مین نے عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ہمراہ تہوڑے آدمی چلیں آنحضرت صلعم نے بلند آواز
سے پکارا ای اہل خندق جابر نے کہانا پکایا ہے تمکو بلاتے ہین جلد آؤ اور مجھسے فرمایا کہ
اپنی دیگ کو نہ اوتارو اور جبتک مین نہ آجاؤں گوندہے ہوے آٹے کی روٹی نہ پکیو تو
جسوقت آنحضرت صلعم تشریف لائے میری بی بی نے گوندہا ہوا آٹا آپکے سامنے نکالا
آپ نے لعاب دہن مبارک آٹے مین ڈالا اور اوسکی برکت کے لئے آپ نے دعا فرمائی

پھر آپ نے ہماری دیگ کی طرف ارادہ فرمایا اور اوسمیں لعاب دہن مبارک ڈالا اور اوسکی برکت کے
لئے دعا کی پھر میری بی بی سے فرمایا کہ روٹی پکانیوالی کو بلاؤ تاکہ تمہارے ساتھ پکاوے اور
اپنی دیگ میں سے سالن نکالو اور اوسکو چولہے سے اوتارو اوسوقت ہزار آدمی تھے جابر نے
قسم کھائی کہ سب آدمیوں نے کھانا کھالیا یہانتک کہ کھانا چھوڑدیا اور چلے گئے اور
ہماری دیگ جوش مارتی رہی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکتی رہی آٹا جیسا تھا ویسا ہی رہا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور بھی جابر رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلعم مکان سے نکلے میں آپکے ہمراہ تھا آپ انصار کی ایک عورت کے پاس تشریف
لے گئے اوس بی بی نے آپکے واسطے ایک بکری ذبح کی آپ نے کھانا کھایا پھر آپ نے
ظہر کی نماز کے واسطے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر نماز سے واپس آئے وہ بی بی بکری کا دودھ
جو اوسکے تھنوں میں باقی تھا لیکر آئی آپنے دودھ پیا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا
ام منذر رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے اور
آپ کے ہمراہ حضرت علی رض تھے ہمارے مکان میں کھجور کے خوشے لٹکے ہوے تھے۔
آنحضرت صلعم کھجوریں کھانے لگے اور حضرت علی بھی آنحضرت صلعم کے ساتھ کھانے
میں مصروف ہوئے آپنے حضرت علی سے فرمایا اے علی ٹھہرجاؤ تم نقیہ ہو ام منذر نے کہا
حضرت علی بیٹھ گئے اور آنحضرت صلعم کھارہے تھے میں نے آنحضرت صلعم کے واسطے
چقندر اور جو تیار کئے نبی صلعم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسمیں سے کھاؤ یہ غذا آپکے
واسطے زیادہ موافق ہے۔ عبداللہ ابن سلام نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی
صلعم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیکر اوسپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہہ کھجور اس روٹی کا
سالن ہے۔

انس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ہانڈی اور کٹھلے اور رکابی وغیرہ کا بچا ہوا کھانا پسند تھا۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست کھانا روٹی کا ترید اور حیس کا ترید تھا حیس کا ترید تمر اور روغن زرد اور پنیر سے بنتا ہے اور کبھی حیس میں پنیر کی جا آٹا یا روٹی کے باریک کوٹے ہوئے ٹکڑے باہم ملا کے ملتے ہیں کہ مخلوط ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلعم بکری کے گوشت سے دست کو اور ہانڈی کے سالنوں سے کدو کو اور تمر کی قسم سے عجوہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور عجوہ کی برکت کے لئے آپ نے دعا کی ہے اور عجوہ کی نسبت آپ یہ فرماتے تھے کہ بہشت سے ہے اور عجوہ زہر اور سحر کے لئے شفا ہے۔

آنحضرت صلعم کے نزدیک تمر کی قسم سے زیادہ دوست عجوہ تھا۔ آنحضرت صلعم مسکہ اور تمر کو زیادہ دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم بقولات سے کاسنی اور شمرہ اور حرفہ کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم ککڑی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم درخت خرما کی چربی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم گردوں کے کھانے کو مکروہ سمجھتے تھے اسلئے کہ گردے پیشاب کا محل ہیں اور بکری کی سات چیزیں نہیں کھاتے تھے عضو تناسل خصیتین مادہ کی شرمگاہ اور حوض اور مثانہ اور پتہ اور غدود اور دوسرے شخص سے ان چیزوں کا کھانا مکروہ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم تلی اور گردے نہیں کھاتے تھے۔

آنحضرت صلعم ضب یعنی گوہ اور طحال یعنی تلی کو چھوڑ دیتے تھے اور نہیں کھاتے تھے مگر ان دونوں چیزوں کو حرام بھی نہیں کہتے تھے۔ آنحضرت صلعم لہسن اور پیاز اور گندنا نہیں کھاتے تھے اسلئے کہ آپکے پاس ملائکہ آتے تھے اور آپ جبرئیل علیہ السلام

سے کلام کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے کسی کھانے کی کبھی برائی نہیں کی اگر
اوسکی خواہش ہوئی تو کھا لیا ورنہ اوسکو چھوڑ دیا۔

حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف
لاتے تھے اور دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس صبح کا کھانا ہے میں کہتی نہیں ہے آپ فرماتے
میں نے روزہ رکھہ لیا ایک دن آپ میرے پاس آئے میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ ہمارے
پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے پوچھا کیا ہدیہ ہے میں نے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا میں نے
روزہ کی حالت میں صبح کی ہے حضرت ام المومنین نے کہا پھر آپ نے حیس کو کھایا۔

آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت ہدیہ لایا جاتا تو آپ دریافت فرماتے تھے کہ یہ صدقہ ہے
یا ہدیہ ہے اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ اصحاب سے اوسکے کھانیکے واسطے فرماتے اور خود
نہیں کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو آپ اپنا ہاتھہ بڑہا کے اصحاب کے ساتھ کھاتے تھے
آنحضرت صلعم ہدیہ سے نہین کھاتے تھے یہاں تک کہ ہدیہ لانے والے سے
فرماتے تم بھی کھاؤ آنحضرت صلعم کے پاس دودہ دینے والی اونٹنیں اور بکریاں تہین کہ
آپ اور آپ کے اہل اوسکے دودہ سے اپنا قوت کرتے تھے اور آپ اس بات کو دوست نہیں
رکھتے تھے کہ اونٹ اور بکریاں ایک سو سے زائد ہو جاویں اگر یہ جانور سو سے بڑہ جاتے تو زائد
جانوروں کو ذبح کروا لیتے اور آپ کے ہمسایہ جو لوگ تھے اونکے پاس دودہ دینے والی اونٹنیں
تہین وہ لوگ اونکا دودہ آپ کے پاس بھیجتے تھے آپ اوس دودہ کو پیتے تھے۔ آنحضرت
صلعم کی سات بکریاں دودہ دینے والی تہین ام ایمن رض جنہوں نے آنحضرت صلعم کو گود میں
کھلایا تھا اون بکریوں کو چراتی تہیں۔

آنحضرت صلعم اکثر اپنے اصحاب کے باغوں کیطرف نکل جایا کرتے تھے اور میوجات

کہانے اور جلانے کے لئے لکڑیں لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم آزاد اور غلام کی دعوت کو قبول فرماتے اور ہدیہ کو قبول کرتے تھے اگرچہ ایک گہونٹ دودہ ہوتا یا ایک ران خرگوش کی ہوتی اوسکو کہاتے اور اوسکا بدل فرماتے تھے اور صدقہ کو نہیں کہاتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کہانے کی دعوت مین بلائے جاتے اور کوئی شخص آپکے ہمراہ ہوجاتا تو آپ صاحب مکان سے اوس شخص کی اطلاع کردیتے تھے اور یوں فرماتے تھے کہ یہ شخص ہمارے ہمراہ ہوگیا ہے اگر تم چاہو تو یہ شخص واپس چلا جائے۔
آنحضرت صلعم تنہا کہانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست وہ کہانا تہا جسمین آدمیوں کے ہاتوں کی کثرت ہوتی تہی۔ آنحضرت صلعم مہمان کو کہانا مکرر دیتے تھے اور چند بار کہانا پیش کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اونکے والدین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے شکم مبارک کو زیادہ کہانے کے سبب سے کبہی امتلا نہیں ہوا۔ آپ اپنے اہل سے کہانا نہیں مانگتے تہے اگر آپکے اہل نے کہانا دیدیا تو آپنے کہا لیا۔ اور جو کہانا آپ کو دیا آپنے اوسکو قبول کیا اور جو پلایا وہ پی لیا۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپنے خود اوٹہ کے کہانا لے لیا اور جو پینا تہا پی لیا ہے سلمان رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے توراۃ مین پڑہا تہا کہ کہانے کی برکت اسمین ہے کہ کہانے کے بعد وضو کیا جاوے مین نے آنحضرت صلعم کے حضور مین یہ بات ذکر کی اور توراۃ مین جو مین نے پڑہا تہا اوس سے خبر دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کہانے کی برکت اسمین ہے کہ کہانے سے پہلے اور کہانے سے بعد وضو کیا جائے وضو سے مراد اس مقام پر ہاتوں کا دہونا ہے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کہانے سے پہلے اور بعد کہانے کے جو چیزیں پڑہتے

تہے اوسکے بیان مین ـ

آنحضرت صلعم جسوقت دستارجوان کہاجاتا بسم اللہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا نِعْمَةً
مَشْكُوْرَةً تَصِلُ بِهَا نِعْمَةَ الْجَنَّةِ فرماتے تہے ـ آنحضرت صلعم کے رویک جب
کہانا آتا تو بسم اللہ فرماتے تہے اور جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے تہے اس طور سے
کہتے تہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَاَغْنَيْتَ وَاَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ
وَاجْتَبَيْتَ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ آنحضرت صلعم کے کہانیکا
دستارجوان جسوقت اوٹہایاجاتا تو آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاٰوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى
عَنْهُ رَبَّنَا فرماتے تہے آنحضرت صلعم جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے تو اسطور سے
کہتے تہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ وَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَلَكَ
الْحَمْدُ غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْكَ ابوسعید الخدری رض سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت کہانے سے فارغ ہوتے و اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ کہتے تہے آنحضرت صلعم جسوقت
کہانا کہاتے یا پانی پیتے اسطور سے فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى
وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا ابوایوب الانصاری رض نے روایت کی ہے
کہ ایکبار ہم ہی صلعم کے پاس تہے ہمارے واسطے کہانا آیا ہمنے اول مین جو کہانا کہایا
اوس سے برکت مین کوئی کہانا اعظم سین دیکہا اور اوسکے آخر مین برکت کی کمی جو ہوی
الس سے کم برکت کہانا سین دیکہا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات کیسی تہی آپ نے فرمایا ہمنے
جسوقت کہانا کہایا تو پہلے اللہ تعالی کا نام مبارک لیا پہر وہ شخص بیٹہا جب نے کہایا اور اللہ تعالی کا

نام مبارک بہول لیا اوس شخص کے ساتہہ شیطان نے کہایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم چہہ آدمیون کے ہمراہ کہانا کہا رہے تہے ایک اعرابی آیا اوسنے وہ کہانا دو لقمون میں کہالیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی کا نام مبارک لیا جاتا تو یہہ کہانا تم سب لوگون کو کفایت کرتا حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم لوگون میں کوئی شخص کہانا کہاوے اور وہ اللہ تعالی کا نام لینا بہول جاوے پس اوسکو چاہیئے بسم اللہ اولہ وآخرہ کہہ لے آنحضرت صلعم جسوقت قوم کے نزدیک کہانا تناول فرماتے جب تک اونکے لئے دعا نہ کرتے باہر نہیں نکلتے اور اسطور سے کہتے تہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ او یون دعا دیتے تہے کہ تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور تمہارا کہانا ابرار کہائین اور تمہارے اوپر ملائکہ درود بہیجین آنحضرت صلعم جسوقت قوم کے ساتہہ کہانا کہاتے تو سب سے آخر تک کہاتے رہتے تہے تاکہ دوسرے لوگ بہوکے نہ اوٹہین۔

آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ جسوقت دسترخوان پر کہاجائے تو آدمی کو چاہیئے کہ نہ اوٹہے تاکہ دوسرا شخص سیر ہوجاوے اگرچہ خود سیر ہوچکا ہو اس لئے کہ اپنے جلد اوٹہنے کی وجہ سے آدمی دوسرے کو شرمندہ کرتا ہے یہ بات قریب قیاس ہے کہ دوسرے کو کہانیکی ضرورت ہو عمر ابن ابی سلمہ ربیب رسول اللہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے آپ کے پاس کہانا تہا آپ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے نزدیک آؤ اور بسم اللہ کہو اور جو کہانا تمہارے قریب ہے کہاؤ آنحضرت صلعم کے پاس جب کہانا لایا جاتا جو کہانا آپ سے قریب ہوتا وہ کہاتے اور جسوقت تمر لائی جاتی تو ایک جا سے نہیں لیتے تہے

بلکہ اور طرف بہی ہاتہہ کو حرکت دیتے تہے انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہے کہ بندہ جب لقمہ کہاتا ہے اور اوس لقمہ پر اللہ تعالی کی حمد کرتا ہے یا بندہ ایک
گہونٹ پانی پیتا ہے اور اوسپر اللہ تعالی کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالی بندہ سے خوشنود ہوتا ہے

فصل چوہتی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میوجات کی صفت میں

آنحضرت صلعم اپنے سیدہے ہاتہہ میں رطب اور اولٹے ہاتہہ میں تربز لیتے تہے اور رطب
کو تربز کے ساتہہ کہاتے تہے آپ کے نزدیک یہ دونوں میوے اور میووں سے زیادہ
دوست تہے۔

آنحضرت صلعم رطب کہاتے تہے اور اوسکی گہٹلیں طبق میں ڈالتے تہے۔ آنحضرت
صلعم تربز کو رطب کی ساتہہ کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ رطب کی حرارت تربز کی برودت سے ٹوٹ
جاتی ہے اور تربز کی برودت رطب کی حرارت سے ٹوٹتی ہے۔ آنحضرت صلعم تربز کو
روٹی اور شکر کے ساتہہ کہاتے تہے اور آپ نے اکثر تربز کو رطب کے ساتہہ کہایا ہے اور
تربز اور رطب کے کہانے میں دونوں ہاتوں سے مدد لیتے تہے۔ ایک دن آپ سیدہے
ہاتہہ سے رطب کہارہے تہے اور گہٹلیں بائیں ہاتہہ میں لے رہے تہے اودہر سے ایک
بکری گذری آپ نے اون گہٹلیوں سے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ بکری آپ کے ہاتہہ میں
گہٹلیں کہانے لگی اور آپ اپنے سیدہے ہاتہہ سے رطب کہاتے رہے یہاں تک کہ
آپ رطب کہانے سے فارغ ہوگئے اور بکری گہٹلیں کہاکے چلی گئی انس رض نے روایت
کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو خربزہ اور رطب ملا کر کہاتے ہوئے دیکہا ہے۔ آنحضرت
صلعم ککڑی کو رطب کے ساتہہ کہاتے تہے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے
کہ میری ماں نے میرے موٹے ہونے کے لئے علاج کیا تاکہ رسول اللہ صلعم کے حضور میں

مجھسکو داخل کرین یہ کام اونسے درست نہین ہوا یہانتک کہ مین نے ککڑیون کو رطب کے ساتھہ کہایا پس مین اچھے طور سے موٹی ہوگئی - اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور نسائی نے رطب کی جاے تمر کو بدل کرکے روایت کی ہے - آنحضرت صلعم ککڑی کو رطب اور نمک کے ہمراہ کہاتے تہے اور آپ کے نزدیک اور میوجات سے رطب اور انگور زیادہ دوست تہے -

آنحضرت صلعم انگورون کو خوشہ کے ساتہہ دہن مبارک مین کہہ لیتے تہے انگورون کا عرق آپ کی ریش مبارک پر ٹپک کے موتی کی مانند نظر آتا تہا -

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضہ نے روایت کی ہے کہ معاذ رض نے مجھکو رطب کے طبق کے ساتہہ بہیجا رطب کے اوپر چہوٹی چہوٹی ککڑیان پہلی پہل کی نکلی ہوئی کہی تہین آنحضرت صلعم ککڑیون کو دوست رکہتے تہے مین وہ طبق لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اوسوقت آپکے پاس بحرین سے آیا ہوا زیور رکہا تہا آپ نے دست مبارک مین زیور بہر کے مجہہ کو دیا -

آنحضرت صلعم کے پاس جبکہ نیا پہل آتا تو آپ اوسکو پہلے اپنی دونون آنکہون پر رکہتے پہر دونون ہونٹوں پر رکہتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ پہر جو بچہ آپکے پاس ہوتا وہ پہل اوسکو دیدیتے تہے -

ابوهریره رضہ سے روایت ہے کہ پہلا پہل جو آدمی دیکہتے آنحضرت صلعم کے پاس لے آتے تہے آپ جسوقت اوس پہل کو لیتے تو اسطور سے فرماتے تہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ بعد اس دعا کے آپ

جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اوسکو بلاکر وہ پہل دیدیتے تھے علما نے کہا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا مکے کیواسطے قبول کی گئی اور حبیب خدا کی دعا مدینہ منورہ کے لئے قبول کی گئی اسلئے کہ مشارق اور مغارب دونوں میں سے ہر چیز کے پہل مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف آتے رہتے ہیں آنحضرت صلعم جسوقت اپنے شہر کے میوجات آتے تو اونکو کہاتے تھے اور اونسے پرہیز نہیں کرتے تھے۔

فائدہ قسطلانی نے کہا ہے کہ اپنے شہر کے میوجات کہانا صحت کے بڑے اسباب سے ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی اپنی حکمت کاملہ سے ہر ایک شہر میں ایسے میوجات پیدا کئے ہیں کہ شہر کے باشندے اونکے ساتھہ موسم میں نفع حاصل کریں اون میوجات کا کہانا آدمیونکو لئے صحت اور عافیت کے اسباب سے ہوگا ایسا شخص کم پایا جاتا ہے کہ بیماری کے خیال سے اپنے شہر کے میوجات سے بچے جو شخص اون میوجات سے بچتا ہے تو وہ تمام آدمیوں سے زیادہ بیمار ہے اور صحت اور قوت سے دور ہے جس شخص نے شہر کے میوجات موسم میں کہائے اوس شخص کو وہ میوجات دوا کا نفع دینگے۔

فصل پانچوین۔ آنخضرت صلعم کے پینے کی چیزوں اور قدح مبارک کی صفت میں

حضرت عائشہ ام المومنین رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک زیادہ دوست ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔ آنحضرت صلعم ٹھنڈے پانی میں شہد ملا کے پیتے تھے۔

جابر رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ایک مرد انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ ایک صاحب تھے آپ نے مرد انصاری سے سلام علیک کی اوس مرد نے سلام کا جواب دیا وہ مرد اپنے باغ میں پانی دے رہا تھا آنحضرت صلعم نے اوس سے فرمایا اگر تمہارے پاس مشک میں باسی پانی ہے تو لاؤ ورنہ ہم یہی پانی پی لینگے اوس مرد نے

عرض کیا کہ میرے پاس رات کا ٹہنڈا پانی مشک میں ہے وہ ایسی جہونپڑی کیطرف گیا اور ایک پیالے
مین پانی اونڈیلا پہر اوس پانی کے اوپر بکری کا دودہ دوہا اور آنحضرت صلعم کے پاس لایا
نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے پی لیا۔ آنحضرت صلعم جسوقت دانت صاف کرتے تو مسواک
بڑی عمر والے آدمی کو دیتے تہے اور جسوقت کوئی شے مثل پانی یا شربت وغیرہ کے پیتے تو باقی
رہے ہوے کو اوس شخص کو دیتے تہے جو آپ کے سیدہے ہاتہہ کی جانب بیٹہا ہوتا آنحضرت
صلعم پانی پیتے وقت پانی کو چوس کر پیتے تہے ایک دم سے نہیں پیتے تہے اور بچا ہوا پانی اوس شخص کو
دیتے تہے جو آپکے سیدہے ہاتہہ کی طرف ہوتا اور اگر آپ کے بائیں ہاتہہ کی جانب کوئی
جلیل المرتبہ شخص بیٹہا ہوتا تو آپ سیدہے ہاتہہ والے آدمی سے فرماتے کہ سنت یہہ ہے کہ تجہکو
دیا جائے اگر تو پسند کرتا ہے تو اوسکو دیتا ہون ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ مین اور
خالد ابن الولید آنحضرت صلعم کے ہمراہ میمونہ رض کے پاس آئے میمونہ رض ایک برتن دودہ کا
لائین آنحضرت صلعم نے دودہ پیا مین آپ کے سیدہے ہاتہہ کی طرف تہا اور خالد ابن الولید
بائین ہاتہہ کی جانب تہے آنحضرت صلعم نے مجہہ سے فرمایا کہ پینے کا حق تمہارا ہے اگر تم
چاہو تو پہلے خالد کو دو مین نے عرض کیا کہ مین آپ کا جہوٹا کسی کو پینے نہ دونگا پہر آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی نے کہانا کہلایا اوسکو چاہیے کہ اس طور سے کہے اللّٰہم
بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ اور جس شخص کو اللہ تعالے نے دودہ پلایا تو وہ
اللّٰہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ کہے ابن عباس رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ دودہ کے سوا کوئی شے نہین ہے جو کہانے اور پانی کا کام دے۔

آنحضرت پانی بیٹہکر پیتے تہے اور آپ کی عادت پانی بیٹہکر پینے کی تہی اس حدیث کو
مسلم رض نے روایت کیا ہے اور مسلم کی ایک روایت مین یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے

کہڑے رہکر پانی پینے کو منع فرمایا ہے ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت
صلعم نے زمزم کا پانی کہڑے رہکر پیا ہے آنحضرت صلعم جسوقت کسی شخص کو تحفہ دینے کا قصد
ارادہ فرماتے تہے تو اوسکو زمزم کا پانی پلاتے تہے آنحضرت صلعم سفر مین زمزم کا پانی لیجاتے تہے
عبد اللہ ابن عمرو ابن العاص رضہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو
دیکہا آپ کہڑے رہکے اور بیٹہہ کے پانی پیتے تہے نزال بن سبرہ رضہ نے روایت
کی ہے کہ حضرت علی رضہ کے پاس پانی کا کوزہ لایا گیا اوسوقت میدان مین تہے پانی سے ایک
چلو لیا اور اپنے دونون ہاتہہ دہوئے اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہ پر مسح کیا اور
دونون کلائیون اور سر پر مسح کیا پہر کہڑے ہوکے پانی پیا پہر فرمایا کہ یہہ وضو اوس شخص کا ہے
جسکو حدث نہوا ہو اور اسیطرح مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ آپنے عمل فرمایا ہے۔
عایشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے پانی کی مشک لٹک
رہی تہی آپنے کہڑے رہکے مشک کے دہانہ سے پانی پیا مین مشک کیطرف اوٹہی اور اوسکے
دہانہ کو آپکے دہان مبارک کی برکت کی وجہ سے مینے کاٹ لیا تاکہ تبرک اور حصول شفا کے لئے
رہے ایسا ہی اتفاق ام سلیم کو بہی ہوا ہے آنحضرت صلعم کہانے اور پانی مین نہین
پہونکتے تہے اور نہ برتن مین سانس لیتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو تین سانس
لیتے تہے اور یہہ فرماتے تہے کہ اسطور سے پانی پینا زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید اور زیادہ تر ہضم ہے
آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو دو بار سانس لیتے تہے اور اکثر ایک سانس مین پی
لیتے تہے یہان تک کہ فارغ ہوجاتے تہے۔
آنحضرت صلعم تین سانسو مین پانی پیتے تہے اور جسوقت برتن کو دہان مبارک کے
قریب کرتے تو اللہ تعالے کا نام لیتے۔ اور جسوقت پی چکتے تو اللہ تعالی کی حمد کرتے

ایسا تین بار کرتے تھے آنحضرت صلعم برتن مین نہین پہونکتے تہے بلکہ اوس سے انحراف
کرتے تہے ایکبار آپ کیواسطے لوگ ایک برتن لائے اوس مین دودہ اور شہد تہا آپ نے
اوسکے پینے سے انکار کیا اور فرمایا دو شربت ایک برتن مین ہین اور دو سالن ایک ظرف
مین ہین پہر آپ نے فرمایا مین اسکو حرام نہین کرتا ولیکن فخر اور دنیا کی زیادتی کے حساب کو مکروہ
سمجہتا ہون مین اپنے رب عزوجل کے واسطے تواضع کو دوست رکہتا ہون اسلیئے کہ جو
شخص اللہ تعالی کے واسطے تواضع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی جلتانہ مرتبہ دیتا ہے۔ آنحضرت
صلعم کیواسطے بیوت سقیا سے میٹہا پانی لایا جاتا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ میٹہا پانی بیر
سقیا سے لایا جاتا تہا ابن قیم نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کہانے پر پانی نہین پیتے تہے
تاکہ کہانے کو فاسد نہ کر دے اور خاص کر جسکہ پانی گرم ہو یا سرد ہو تو وہ حقیقت مین ہی ہے
آنحضرت صلعم جسوقت پانی پیتے تو اس طور سے فرماتے تہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔
ثابت رض سے روایت کی گئی ہے کہ انس بن مالک رض نے ایک موٹا پیالہ لکڑی کا
جس مین لوہے کی میخین لگی تہین ہمارے سامنے نکالا اور کہا اے ثابت یہ رسول اللہ صلعم کا
قدح مبارک ہے مین نے اس قدح سے رسول اللہ صلعم کو پینے کی تمام چیزین مثل پانی و نبیذ اور
شہد اور دودہ کے پلائی ہین باجوری نے کہا ہے کہ نبیذ کے معنی میٹہے پانی کے ہین کہ
اوس مین تمر ڈالے جاوین تاکہ میٹہا ہو جائے آنحضرت صلعم کے واسطے اول شب مین
خرمے پانی مین ڈالے جاتے تہے جسوقت صبح ہوتی آپ وہ پانی پیتے تہے اور اوس دن
کی رات میں اور دوسرے دن مین عصر تک اوسکو پی لیتے تہے اگر اوس پانی سے کچہہ سے تغیر
اور نشہ کا خوف نہوتا تو اپنے خادم کو پلا دیتے تہے اور اگر نشہ کا خوف ہوتا تو خادم کو حکم ہوتا اوسکو بہا دینے

سکے لئے فرماتے تھے تمر کے پانی نے قوت کے زیادہ کرنے مین آپ کو ٹرا نفع دیا اور بخاری
کے نزدیک عاصم احول کی حدیث سے یون ثابت ہے کہ عاصم نے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلعم کا قدح مبارک انس بن مالک رض کے پاس دیکہا وہ پہٹ گیا تہا اوسکو چاندی سے جوڑ رکہا تہا
عاصم نے کہا وہ قدح اچہا اور عریض تہا اور نضار سے بنا ہوا تہا عاصم نے کہا کہ انس نے
کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو اس قدح سے اکثر فلان فلان چیزین پلائی ہین ابن سیرین نے
کہا کہ اوس قدح مین لوہے کا ایک کڑا تہا انس رض نے ارادہ کیا کہ لوہے کے کڑے کی
جائے سونے یا چاندی کا کڑا ڈالیں ابو طلحہ رض نے انس رض سے کہا جو کام رسول اللہ صلعم نے
نہیں کیا اور اوسکو بحال خود چہوڑا ہے تم ہرگز اوسکو تغیر نہ کرو نضار ہر شے خالص اور
خالص لکڑی کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس قدح مبارک کی اصل نبع کے درخت سے تہی اور یہی کہا
گیا ہے کہ اثل کے درخت کی لکڑی سے تہا اور اوس کا رنگ مائل بزردی تہا آنحضرت
صلعم کا قدح مبارک کانچ کا تہا آپ اوسمین پانی پیتے تہے۔ آنحضرت صلعم کو پیتل کے
برتن مین وضو کرنا خوش معلوم ہوتا تہا۔ آنحضرت صلعم کا ایک قدح لکڑی کا تہا آپ کے
تخت کے نیچے رکہا رہتا تہا اور شب کے وقت اوسمین پیشاب کرتے تہے۔ آنحضرت
صلعم کی طہارت کا لوٹا مٹی کا تہا آپ اوس سے وضو کرتے اور پانی پیتے تہے لوگ اپنے
چہوٹے بچون کو جو سمجہدار ہوتے آپ کے پاس بہیجتے تہے وہ بچے آنحضرت صلعم کے پاس آتے
اونکو کوئی نہیں روکتا جسوقت وہ بچے وضو کے لوٹے مین پانی پاتے اوسکو پی لیتے اور پانی کو
اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے اور اوس سے برکت کی خواہش کرتے تہے آنحضرت صلعم
جسوقت صبح کی نماز پڑہ چکتے تو مدینہ منورہ کے خادم لوگ اپنے اپنے برتن لاتے اور اون مین
پانی ہوتا تہا آپ اپنے دست مبارک کو ہر ایک برتن کے پانی مین غوطہ دیدیتے تہے ۔

[illegible]

آنحضرت صلعم اصحاب کے وضو کرنیکے لوٹون کی طرف آدمی کو بھیجتے وہ آدمی اونکے وضو کا
پانی لاتا آپ اوسکو پیتے اور مسلمانون کے ہاتون کی برکت کی امید کرتے تھے۔

فصل چھٹی۔ آنحضرت صلعم کے سونیکی صفت مین

مواہب مین کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اول رات مین سوتے تھے اور نصف آخر کے اول
حصہ مین بیدار ہوجاتے پھر کھڑے ہوکے مسواک لیتے اور وضو کرتے جسقدر احتیاج ہوتی اوس سے
زیادہ نہیں سوتے اور جسقدر خواب کی احتیاج ہوتی اوس سے نفس شریف کو منع نہین
کرتے اور سیدہے پہلو پر لیٹ کے اللہ تعالی جلشانہ کا ذکر کرتے یہانتک کہ آپ کی چشمان
مبارک مین خواب آجاتا اور کہانے پینے سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی نہین ہوتی تہی صاحب
مواہب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کبہی بچہونے پر اور کبہی چمڑے پر اور کبہی بوریے پر اور
کبہی زمین پر استراحت فرماتے تھے۔ آپکا بستر چمڑے کا تہا اوسمین کھجور کا پوست بہرا تہا اور آپکا
ایک ٹاٹ تہا اوسپر آپ سوتے تھے۔

آنحضرت صلعم اول رات مین سوتے اور آخر رات مین بیدار رہتے تھے۔ آنحضرت
صلعم جبتک دست صاف نکرتے آرام نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات یا دن
مین اگر سوتے اور بیدار ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی مسواک سوتے وقت
آپکے سر مبارک کے نزدیک رہتی تہی جسوقت آپ بیدار ہوتے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔
آنحضرت صلعم اکثر بار رات مین مسواک کرتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت سونیکے لئے
ارادہ کرتے تو اپنا سیدہا ہاتہ رخسارہ کے نیچے رکہتے پہر اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ
تَبْعَثُ عِبَادُكَ تین بار فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات مین جب بستر پر لیٹتے تو
اپنا ہاتہ رخسارہ کے نیچے رکہتے پہر اسطور سے فرماتے تھے بِاِسْمِكَ اَللّٰھُمَّ اَحْیٰی وَ

بِاسْمِكَ اَمُوْتُ اور جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا
بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ کہتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت رات مین آخر
رات تو بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَاْ شَيْطَانِيْ
وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى کہتے تھے آنحضرت
صلعم جب آرام کرنیکی جاے لیٹتے تو قل یاایہا الکافرون پوری پڑہتے تھے۔ حضرت
عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت بستر پر لیٹتے تو قل
ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کے دونوں ہاتھوں پر پہونکتے
پھر جہانتک ہوسکتا دونوں ہاتھوں کو جسم مبارک پر پہیرتے تھے مگر پہلے وہی مبارک اور سر پر
ہاتھوں کو پہیرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جبتک سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑہ لیتے
آرام نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جبتک الم تنزیل اور السجدہ اور تبارک الذی نہ پڑہ
لیتے نہیں سوتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی بی بیوں سے جب کوئی بی بی سونے کا ارادہ
کرتین تو آپ اونسے فرماتے کہ تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تیں بار اللہ اکبر
پڑہ لین انس رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے بستر پر آرام فرماتے
تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ
وَلَا مُؤْوِيَ لَهٗ کہتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت
صلعم جسوقت رات مین اپنے بستر پر کروٹ بدلتے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ پڑہتے تھے۔ آنحضرت
صلعم جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ لِلسَّبِيْلِ الْاَقْوَمِ
کہتے تہے ابی قتادہ رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت سفر مین آخر شب

میں لوٹرتے تو اپنے سیدہے پہلو پر لیٹتے اور جسوقت سفر مین صبح سے پہلے اوترتے تو اپنی کلائیونکو کہڑا کرکے اور کہنیون کو ٹیک کے سر مبارک کو ہتیلیون پر رکہہ لیتے تہے آنحضرت صلعم جسوقت جنابت کی حالت میں سونے کے لئے ارادہ کرتے جیسے نماز کے واسطے وضو کرتے ہین وضو کرکے آرام فرماتے تہے اور جسوقت جنابت کی حالت مین کہانے پینے کا ارادہ کرتے تو دونون ہاتہہ دہو ڈالتے پہر کہاتے پیتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت جنابت کی حالت مین سونے کے لئے ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دہو ڈالتے اور وضو کرکے سوتے تہے۔ آنحضرت صلعم کی چشمان مبارک سوتی تہین اور آپکا قلب مبارک نہین سوتا تہا۔ آنحضرت صلعم خراٹے لیکر سوتے تہے پہر اوٹہکر نماز پڑہتے تہے۔

باب پانچوان

آنحضرت صلعم کے خلق اور حلم اور ازواج مطہرات کے ساتہہ معاشرت کرنے اور امانت اور صدق اور حیا اور خوش طبعی اور تواضع اور بیٹہنے اور کرم اور شجاعت کی صفت مین اس باب میں چہہ فصلین ہین۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور حلم کی صفت مین

قاضی عیاض نے شفا میں کہا ہے کہ وہب بن منبہ نے کہا کہ مین نے اکہتر کتابین پڑہی ہین انہی تمام کتابون مین سطور سے پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیون سے عقل میں غالب اور رای مین افضل تہے اور دوسری روایت مین ہے کہ تمام کتابون میں پایا کہ اللہ تعالی جلشانہ نے ابتدای دنیا سے اوسکی انتہا تک آنحضرت صلعم کی عقل کے مقابل میں تمام مخلوق کو عقل نہین دی گئی مگر دنیا کی ریگون سے ایک ریگ کے دانہ کی مقدار

مین و کیئی قسطلانی نے مواہب مین عوارف المعارف سے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالی نے نبی
کریم صلعم کی ذات مبارک مین عقل او رلب کے سالوسے جزو پیدا کیے اور ایک جزو اونکا تمام
مومنین مین تقسیم کیا قسطلانی نے کہا ہے کہ جس شخص نے آپ کے حسن تدبیر مین تامل کیا ہو
آپ نے اہل عرب کے لئے کی اور وہ لوگ طبع ماور سے مانند وحشی کے بھاگنے والے تھے اور
خیر سے دور تھے آپ نے کس طور سے اونکو درست کیا اور انکی جفاؤن کو اوٹھایا اور اون کی
ایذاؤن پر صبر کیا یہانتک کہ وہ لوگ آپکے تابعدار ہوگئے اور آپکے پاس جمع ہوے اور آپ کی
طرفداری کو اپنی لوگون اور باپ اور بیٹوں سے اونھوں نے مقابلہ کیا اور آپ کو اپنی جانوں سے
عزیز سمجھا اور آپ کی خوشنودی کے واسطے اپنے وطنوں اور دوستوں اور قبیلوں کو چھوڑ دیا
آپ کی حسن تدبیر بغیر تجربے کے جو پہلے ہوچکا ہو اور بلا مطالعہ کتابون کے کہ اوسمے گذرے
ہوے لوگون کی سیرت کی تعلیم پاتے تھی اس سے متحقق ہوا کہ آنحضرت صلعم سب لوگونسے
زیادہ تر عاقل تھے اور جبکہ آپ کی عقل شریف تمام عقلوں سے زیادہ وسیع تھی تو ضرور کہ
آپکے نفس کریمہ کا اخلاق وسعت مین زیادہ تھا تمام چیزین آپ کے خلق وسیع مین سماتی تہین
آنحضرت صلعم کا خلق قرآن شریف تھا امام غزالی نے احیامیں کہا ہے کہ سعد بن
ہشام نے کہا کہ مین حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس حاضر ہوا اور اوسے میں نے رسول اللہ
صلعم کے اخلاق کو پوچھا اونھوں نے فرمایا کیا تم قرآن شریف نہیں پڑہتے ہو مین نے کہا
ہان پڑھتا ہوں حضرت عائشہ رض نے کہا کہ آنحضرت صلعم کا خلق قرآن
شریف تھا اور آپ کو قرآن شریف نے ادب سکھلایا تھا مثل قول خدا تعالے
علیشانہ کے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور قول خدا
تعالے کا إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ

عن الفحشاء والمنکر والبغی اور قول خدائے تعالی عزوجل کا واصبر علی ما
اصابک ان ذلک من عزم الامور اور قول خداوند جلیل کا ولمن صبر و
غفر ان ذلک لمن عزم الامور اور قول خدائے تعالی کا واعف عنہم
واصفح ان اللہ یحب المحسنین اور قول خداوند تبارک تعالی کا اجتنبوا کثیرا
من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ۔
اسی قسم کی ادب کی باتیں قرآن شریف میں ہیں جو محصور نہیں ہوسکتیں آنحضرت صلعم تادیب
اور تہذیب میں اللہ تعالے کے نزدیک اول مقصود تھے پھر آپ سے نور کا پرتو تمام مخلوق میں
پہونچا اسلیئے کہ آپ نے قرآن شریف سے ادب پایا اور قرآن شریف کے ساتھ خلق
کو ادب سکھلایا اسوجہ سے آپنے فرمایا کہ میں مکارم اخلاق پورا کرنیکے لئے مبعوث کیا گیا
ہوں جبکہ اللہ تعالی نے آپ کے اخلاق کو کامل کیا تو آپ کی تعریف فرمائی انک لعلی
خلق عظیم پھر امام غزالی نے کہا کہ معاذ ابن جبل نے آنحضرت صلعم سے روایت
کی ہے کہ اللہ تعالی نے اسلام کو مکارم اخلاق اور محاسن اعمال سے ڈھانپ لیا ہے اور نہیں
محاسن سے حسن معاشرت اور بزرگی افعال اور نرمی عادت اور بذل نیکی اور کھانا کھلانا اور فاش
طور سے سلام علیک کرنا اور مسلمان بیمار کی عیادت کرنا نیک ہو یا بدکار ہو اور مسلمان کے جنازہ کے
ساتھ جانا اور ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرنا ہمسایہ مسلمان ہو یا کافر اور بوڑھے مسلمان کی
عزت کرنا اور کھانے کی دعوت قبول کرنا اور کھانے پر دعا مانگنا اور عفو تقصیر کرنا اور آدمیوں
کے درمیان اصلاح فساد کرنا اور جود اور کرم اور بخشش کرنا اور سلام میں ابتدا کرنا اور غصہ
کھانا اور آدمیوں کے قصوروں کو معاف کرنا ہے اور جس چیز کو اسلام نے حرام کیا ہے
جیسے لہو و لعب اور باطل امور اور راگ و رنگ اور تمام ظلم و زیادتی اور کینہ اور عداوت اور

لوگوں کو پیچھے برا کہنا اور جھوٹ بولنا اور بخل اور تنگی اور لوگوں کو ستانا اور اونکے ساتھ مکر کرنا اور ایک کی بات دوسرے سے کہنا اور درمیان دو جھگڑنے والون کے بدی کرنا اور قطع رحم کرنا اور بد اخلاقی اور تکبر اور فخر اور حیلہ کرنا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا اور گردن کشی کرنا اور فحش اور بیہودہ کہنا اور کینہ اور حسد اور شگنی اور بغاوت اور حد سے گذرنا اور ظلم کرنا ایسے بد اخلاق سے ہے۔

انس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کوئی پسندیدہ نصیحت نہین چھوڑی اپنے پسندیدہ نصیحت کی طرف ہمکو بلایا اور اوسکے ساتھہ ہمکو امر فرمایا اور کسی بات مین آلودگی نہین چھوڑی یا انس رضی سے آلودگی کی جاے عیب کا لفظ کہا ہے یا لفظ شین کہا ہے ہمکو اوس سے خوف دلایا اور اوس سے روکا ان تمام باتون سے یہ آیہ شریفہ کافی ہے
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ آخر آیہ تک۔

معاذ رضی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو وصیت کی اور فرمایا ای معاذ مین تجھکو اللہ تعالی سے ڈرنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور سچ کہنا اور عہد کی وفا کرنا امانت کو ادا کرنا خیانت نہ کرنا ہمسایہ کے حقوق کی حفاظت کرنا یتیم کے ساتھہ رحمت کرنا اور نرم بات کہنا اور سلام کی کثرت کرنا اچھے کام کرنا اور دنیا کی امل کو کم کرنا اور ایمان کو لازم پکڑنا اور قرآن شریف مین سمجھہ بوجھہ پیدا کرنا اور آخرت کی محبت اور حساب قیامت سے خوف کرنا اور عاجزی کرنا ای معاذ تمکو مین ان باتوں سے ممانعت کرتا ہون کہ تم دانشمند آدمی کو گالی دو اور سچے کی تکذیب کرو اور گنہگار کی اعانت اور امام عادل کی نافرمانی اور زمین مین فساد کرو اور تمکو وصیت کرتا ہون کہ اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اگرچہ پتھر یا درخت یا ڈھیلے کے پاس ہو اللہ تعالی سے خوف کرو جو گناہ مخفی ہوا ہوسکی توبہ مخفی کرو اور جو گناہ علانیہ طور سے ہوا ہوسکی

تو بہ حلا نیہ طور سے کر و بندگان خدا کا ادب ایسا ہی ہے اور آپ بندگان خدا کو مکارم اخلاق

اور محاسن آداب کی طرف بلایا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے

اپنے ماموں ہند ابی ہالہ سے پوچھا وہ رسول اللہ صلعم کے حلیہ مبارک کا بہت وصف کیا

کرتے تھے میری خواہش تھی کہ آپ کے حلیہ مبارک سے کچھ میرے سامنے بیان کریں پس

ہند ابی ہالہ نے کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَأْ

لَأُ وَجْہُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اور اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا

حسن رضہ نے کہا کہ میں نے اس حلیہ کو ایک مدت تک حسین رضہ سے چھپایا پھر میں نے

اونکے سامنے بیان کیا تو میں نے اونکو پایا کہ مجھ سے پہلے اس حلیہ پر اطلاع پا چکے ہیں او ہوں نے

ہند سے وہ بات پوچھی تھی جس بات کو میں نے اوس سے پوچھا تھا اور میں نے حسین رضہ

کو پایا کہ اونہوں نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلعم کے حرکات و سکنات اور آپ کی

شکل مبارک کو پوچھا تھا اور آپکے اوصاف سے کوئی شئے نہیں چھوڑی تھی حسین رضہ سے

کہا کہ میں نے اپنے باپ سے آنحضرت صلعم کے مکان میں جانے کا احوال پوچھا

میرے باپ نے کہا جس وقت رسول اللہ صلعم مکان میں داخل ہوتے تو آپ اوقات

شریف کے تین حصے کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور دوسرا حصہ

اپنے اہل کے لئے اور تیسرا حصہ اپنی ذات کے کاموں کے لئے ٹھہراتے تھے پھر اپنے

ذاتی حصہ کو دو حصوں پر تقسیم فرماتے تھے ایک حصہ اپنے واسطے اور دوسرا حصہ

اوروں کیواسطے جو خاص حیثیت ہوتیں اونکو آدمیوں کو دیتے اور اوس سے بخل نہیں کرتے تھے اور

اونکی سیرت سے یہ بات تھی کہ آپ کے وقت سے امت میں جو حصہ صرف ہوتا تو اوس میں

آپ کے حکم سے اہل فضل کے ساتھ ایثار مقدم ہوتا تھا اور اہل فضل وہی ہین جو مقدار فضل
کی رکھتے تھے اوسکے موافق تقسیم ہوتی تھی اون مین سے کوئی شخص ایک حاجت والا اور
کوئی دو حاجتوں والا اور کوئی بہت حاجتوں والا ہوتا آپ اونکے ساتھ مشغول ہوتے تھے اور
اونکو مصالح مین مشغول رکھتے تھے اور آپکی اُمت آپکے ساتھ سوالات مین مشغول رہتی تھی اور امت کی
جو حالت سے جو خبر ہوتی آپ اوسکو دیتے تھے اور اوسے فرماتے کہ حاضر غائب کو اطلاع کردے اور جو
شخص اپنی حاجت میرے پاس پہونچانے کی طاقت نہین رکھتا ہے تم لوگ اوسکی حاجت کو میرے پاس
پہونچاؤ تحقیق جو شخص ایسے آدمی کی حاجت کو سلطان کے پاس پہونچاتا ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکے قدمونکو
قائم رکھیگا آپکی حضور مین سوا ایسی باتوں کے اور ذکر نہیں ہوتا تھا اور سوا ایسی باتون کے کسی
شخص سے آپ اور کوئی بات پسند نہین کرتے تھے۔ آپ کے پاس مطلب چاہنے والے
لوگ آتے تو آپ سے کچھ فائدہ اوٹھا کر جاتے تھے اور آپ کی برکت سے خیر مجسم ہوجاتے تھے
حسین رضے نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم باہر نکلنے
کے بعد کیا کرتے تھے کہا کہ اپنی زبان مبارک کو روک رکھتے تھے مگر جس معاملہ مین ضرورت ہوتی
تو کلام کرتے تھے اور لوگون کی تالیف قلوب فرماتے تھے اور اون کو متنفر نہین کرتے اور
جو شخص اپنی قوم مین بزرگ ہوتا اوسکا اکرام کرتے اور اوسکو سردار بناتے تھے اور آدمیوں کو ڈراتے
اور آپ کو صبر اسکے کہ اپنی تیوری کو بدلتے اور خلق نہ کرتے اونسے بچاتے تھے اور اپنے
اصحاب کی نگرانی فرماتے اور آدمیوں مین جو بات ہوتی اوسے پوچھتے تھے اور اچھے آدمی کو اچھا سمجھتے
اور اوسکو قوت دیتے اور قبیح کو قبیح سمجھتے تھے آپ کے سب کامون مین اعتدال تھا اور کسی بات مین
اختلاف نہیں تھا اور اس خوف سے کہ لوگ آپ سے غافل ہوجاوین یا آپ کے ساتھ میل
نہ کریں اونکے حال سے غافل نہین ہوتے تھے ہر حال کیواسطے آپ کے پاس ایک شے مہیا

تہی اور حق سے تجاوز نہین کرتے اور آپ کے پاس جو لوگ تہے وہ بہی حق سے تجاوز نہین کرتے
تہے ایسے لوگ آپکے نزدیک افضل تہے اور وہ نصیحت مین عام تہے اور سب سے مرتبہ مین عظیم
تہے اور غمخواری اور مدد دینے مین احسن تہے حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے
اپنے باپ سے رسول اللہ صلعم کی مجلس کا حال پوچہا کہا کہ آپ کہڑے ہوتے اور بیٹہتے وقت ذکر الہی
کرتے تہے اور جسوقت کسی گروہ تک پہونچتے جس جگہ مجلس کی انتہی ہوتی وہین پر بیٹہہ جاتے
اور فرماتے تہے کہ مجلس کا بیٹہنے والا ہر ایک اپنی جگہہ سے حصہ دیا گیا ہے جو شخص جسجگہہ بیٹہا
بیٹہا رہے آپکا ہمصحبت شخص یہہ گمان نہین کر سکتا تہا کہ کوئی شخص مجہہ سے بہی بزرگ مرتبہ والا ہے
جو شخص آپ کے پاس بیٹہا یا ایسی ضرورت کو آپ کے سپرد کیا آپ اوسکو صبر لایا یہان تک کہ
وہ آدمی آپ کے پاس سے کامیاب پہرا اور جس شخص نے اپنی حاجت چاہی آپ نے
اوسکو نہین لوٹایا مگر اوسکی حاجت کے ساتہہ یا آسان بات فرماکر اوسکو واپس کیا آپکی شگفتہ روئی
اور خلق تمام لوگوں کو گہیر لیتا تہا آپ لوگون کے واسطے محبت اور غمخواری مین باپ ہوگئے تہے
اور وہ لوگ آپ کے نزدیک حقوق مین برابر تہے آپ کی مجلس حیا اور حلم اور صبر اور امانت
کی مجلس تہی آپ کی مجلس مین آواز بلند نہیں ہوتی تہی اور حرام چیزوں کا عیب اور وصف
بیان نہین کیا جاتا اور کسی شخص سے اوس مجلس مین خطا اور لغزش سرزد نہین ہوتی تہی بلکہ
سب لوگ اعتدالی حالت مین رہتے تہے آپس میں لوگ اپنی فضیلت کو از روے تقوی کے
بڑا ظاہر کرتے اور باہم تواضع کے ساتہہ رہتے تہے بزرگ آدمی کی توقیر اور چہوٹے کے
حال پر رحم کرتے تہے اور حاجتمند آدمی کو پسند اور مسافر کی حفاظت کرتے تہے —
آنحضرت صلعم کا وقت مبارک سوا خدا وند عز وجل کے کام کے نہین گذرتا تہا یا جس کام
مین آپکی نفس کی صلاح ہوا کرتی ہوتی آپ کا وقت اوسمین صرف ہوتا تہا۔ آنحضرت صلعم

خلق مین تمام مخلوق سے نیک تر تھے آنحضرت صلعم ہمیشہ شگفتہ رو اور نرم اخلاق تھے
آپکے حسن خلق لوگون نے اس بات سے پہچانا تھا کہ آپ آدمیون کے ساتھ اچھے طور سے
ملا کرتے اور شگفتہ روئی اور نرمی کے ساتھ مخالطت فرماتے اور آدمیوں کی تکالیف
کو اوٹھاتے اور اونکے واسطے خوف کرتے اور تحمل اور صبر اختیار فرماتے اور اونپر بلندی
ڈھونڈھتے اور اونکے ساتھ تکبر نہ کرتے اور اونپر سختی اور غصہ نہ کرتے اور اونکے افعال
کا مواخذہ نہ فرماتے تھے آپ کی ذات مقدس ان صفات کے لئے مظہر تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم اندر دونون
ہاتھ کے اجود الناس اور اندر ونکے فراخی سینہ کے اوسع الناس اور صدق لہجہ مین اصدق
الناس اور عہد کے وفا کرنے میں سب سے بڑہکر تھے اور تمام مخلوق سے زیادہ نرم طبیعت
تھے اور معاشرت مین سب سے اکرم تھے جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا اوسکے دل مین آپکی
ہیبت ہوتی اور جو شخص از روی معرفت کے آپ سے مخالطت کرتا تو آپکے اخلاق کی
وجہ سے آپکو زیادہ دوست رکھتا آپ کا وصف کرنیوالا شخص یہ کہتا کہ مین نے آپ سے پہلے اور
آپ سے بعد آپکی مثل نہین دیکھا انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم احلم الناس
اور اورع الناس اور ازہد الناس اعدل الناس احلم الناس اجود الناس تھے آپکے دست مبارک
نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چہوا کہ آپکی مملوکہ یا منکوحہ یا آپکی قرابت دار ہوتی اور
یہی انس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم احسن الناس اور اجود الناس اور
اشجع الناس تھے۔

آنحضرت صلعم مخلوق کے ساتھ آدمیون سے الفت مین زیادہ تھے اور آدمیون
سے آدمیون کو زیادہ نفع پہونچاتے تھے اور آدمیون سے آدمیون کے لئے زیادہ بہتر تھے

آنحضرت صلعم آدمیوں کی بلیدی پر زیادہ صبر کرتے تھے خارجہ بن زید بن
ثابت رض نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ زید بن ثابت کے پاس آیا اور اون سے کہا
کہ رسول اللہ صلعم کی باتین ہم سے بیان کرو زید رض نے کہا کہ مین کس بات کو کہون مین آپ
کے پڑوس مین تہا جسوقت آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے پاس آپ کسی آدمی کو بھیجتے مین
آپ کے واسطے وحی کو لکہتا ہم لوگ آپ کے ساتہہ ایسی دیکی تہی کہ جسوقت آپ دنیا کا ذکر
کرتے تو ہمارے ساتہہ اوسکا ذکر فرماتے تھے اور جسوقت آخرت کا ذکر کرتے تو ہمارے
ساتہہ اوسکا ذکر کرتے تھے اور جسوقت کہانے کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتہہ اوسکا ذکر کرتے
تھے آنحضرت صلعم کی تمام باتین ہین جو تمہارے سامنے بیان کرتا ہون آنحضرت صلعم
کے اصحاب آپسمین کبہی کبہی آپ کے سامنے اشعار پڑہا کرتے تھے اور ایام جاہلیت کے بہت سے
بہت چیزون کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپسمین ہنستے تھے جسوقت اصحاب ہنستے تو اونکے ساتہہ
آپ بہی تبسم فرماتے اور اونکو زجر نہین کرتے مگر حرام چیزون سے زجر فرماتے تھے۔

آنحضرت صلعم اور لوگون کی بہ نسبت اپنے اصحاب کے روبرو زیادہ تبسم فرماتے تھے
اصحاب آپ کے سامنے جن چیزون کا ذکر کرتے اونکی باتون پر آپ کو زیادہ تعجب ہوتا اور
اصحاب کے ساتہہ اپنی ذات سے زیادہ مخالطت رکہتے اکثر اوقات آپ اسطور سے تبسم
فرماتے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوجاتے آپ کے حضور مین اونکی اقتدا اور آپکی توقیر
ستان کے باعث اصحاب کا ہنسنا مسکرانا تہا۔

راویون نے کہا ہے کہ ایک دن ایک اعرابی آیا آپکا رنگ اوسوقت متغیر تہا اصحاب
آپ کو اوسوقت ملتفت نہین پاتے تھے اوس اعرابی نے آپ سے سوال کرنیکا ارادہ
کیا اصحاب نے کہا اے اعرابی سوال مکر ہم رسول اللہ صلعم کے چہرۂ مبارک کو متغیر دیکھتے ہین

اعرابی نے کہا مجھکو چھوڑ دو خدا کی قسم ہے کہ واسطے آپکو حق کے ساتھہ نبی
مبعوث کیا ہے جبتک آپ تبسم نفرمائینگے میں آپکو چھوڑونگا اعرابی نے آنحضرت صلعم
سے کہا یا رسول اللہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ مسیح دجال آدمیوں کو ثرید دیگا اور ایسا حال ہوگا کہ
آدمی بہونک سے ہلاک ہوگئے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کیا بہتر دیکھتے ہیں دجال
کے ثرید کو ازروے عفت اور پاکیزگی کے چھوڑدوں یہاں تک کہ لاغری سے ہلاک ہوجاؤں
یا اوسکا ثرید کہاؤں یہاں تک کہ میرا پیٹ اچھے طور سے بہر جائے اور میں اللہ تعالے
کے ساتھہ ایمان لاؤں اور دجال سے منکر ہوجاؤں آنحضرت صلعم نے اوس اعرابی
کی گفتگو سے ایسا تبسم فرمایا کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوگئے پہر آپ نے اوس اعرابی سے
فرمایا کہ وہ کہانا نہ کہانا اللہ تعالے تجھکو اوس چیز کے ساتھہ غنی کریگا جس چیز سے مومنین
کو غنی کرتا ہے۔

آنحضرت صلعم اصحاب کے ساتھہ خاطرداری سے تلطف فرماتے تھے اور اصحاب
سے جو شخص آپکی مجلس میں نہ آتا تو اوسکی کیفیت دریافت فرماتے اور اکثر ایسی حالت میں نہ آنے
والے سے فرماتے شاید تو نے ای بہائی مجھسے یا میرے بہائیوں سے کوئی بات خلاف
پائی ہے جو تو نہیں آیا آنحضرت صلعم کا اخوان یعنی اصحاب سے جسوقت کوئی شخص
تین دن تک نہیں آتا تو آپ اوسکے احوال کو دریافت فرماتے اگر وہ مرد غائب ہوتا تو اوسکے
لئے دعا کرتے اور اگر اپنی جاپر موجود ہوتا تو اوسکے دیکہنے کو جاتے اور اگر بیمار ہوتا تو اوسکی
عیادت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھہ ایسی کشادہ روئی سے
ملتے تھے کہ ہر ایک شخص اصحاب سے یہ گمان کرتا تھا کہ تمام اصحاب سے میں ہی آپکے
نزدیک زیادہ معزز ہوں۔ آنحضرت صلعم ایک شخص کو جو آپکے نزدیک بیٹھا ہوتا بشاشت

سے اسطور پر حصہ دیتے تھے کہ وہ شخص یہ گمان کرتا کہ آپ کے نزدیک میں ہی اکرم الناس
ہون - عمرو ابن العاص رضنے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم ایک اشر
قوم کے ساتھہ باتوں میں متوجہ تھے اور اوسکی تالیف قلوب فرما رہے تھے اور میری طرف
منہ کرکے باتون سے ایسے متوجہ ہو رہے تھے کہ مین نے یہ گمان کیا کہ مین ہی خیر القوم
ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچھا ہون یا حضرت ابوبکر صدیق رض آپ نے فرمایا
ابوبکر رض پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچھا ہوں یا حضرت عمر فاروق رض آپ نے
فرمایا عمر رض پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اچھا ہون یا حضرت عثمان غنی آپنے
فرمایا عثمان رض جسوقت رسول اللہ صلعم سے مین نے سوال کیا آپنے سچ فرمایا اوسوقت
میں اس بات کو دوست کہا کہ آپ سے سوال نہ کرتا - آنحضرت صلعم جو شخص آپ کے
پاس بیٹھتا تو اپنی التفات سے اوسکو حصہ دیتے تھے یہان تک کہ آپکا بیٹھنا اور آپکی سماعت
اور آپکی گفتگو اور محاسن لطیفہ اور آپکی دردمندی اوسی کے لئے ہوتی تھی اور آپکی مجلس باوصف
ایسی التفات اور توجہ کے حیا اور تواضع اور امانت کی مجلس تھی اللہ تعالی نے فرمایا ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ
آنحضرت صلعم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہین کرتے تھے انس رض سے روایت ہے
کہ ایک مرد آپ کے نزدیک تھا اور اوسکے لباس مین زردی تھی اور آپکی عادت تھی کہ کسی
مکروہ بات مین کسی کا سامنا نہین کرتے تھے جسوقت وہ مرد کھڑا ہوا تو آپنے لوگون سے
فرمایا کہ اگر تم لوگ اوس شخص سے کہدیتے تو بہتر ہوتا کہ زرد لباس نہ پہنے باجوری نے
کہا ہے کہ آنحضرت صلعم مکروہ امر مین کسی کا سامنا نہین کرتے تھے تو یہ اسکے منافی
نہین ہے جو عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے

جسم پر دو کپڑے معصفر دیکھے اور فرمایا کہ یہ دونون کپڑے کفار کے لباس سے ہین انکو تم نہ پہنو اور ایک روایت مین ہے مین نے عرض کیا کیا ان دونون کپڑون کو مین دہو ڈالون آنحضرت صلعم نے فرمایا بلکہ ان دونون کو جلا دو شاید جلانے کا امر زجر پر محمول ہے یہہ اوسپر دلیل ہے کہ علما تحریم معصفر پر ہین اور جمہور کے نزدیک معصفر مکروہ ہے آنحضرت صلعم مکروہ بات کیواسطے کسی شخص کا سامنا نہیں کرتے اور نصیحت کرتے وقت کسی معین شخص کے ساتھہ تعرض نہین فرماتے تھے بلکہ عام طور سے خطاب کر کے کلام کرتے تھے آنحضرت صلعم کو جب کسی آدمی کی کوئی بات پہونچتی تو آپ یہ نہین کہتے کہ فلان شخص کا کیا حال ہے کہ فلان شخص اوسکی نسبت کچھہ کہتا ہے بلکہ آپ یون فرماتے کہ اوس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسا ایسا کہتی ہے آنحضرت صلعم کا عتاب کرنا تعریض کے طور پر تھا کہ اوس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی شرطین مشروط کرتے ہین کہ کتاب اللہ مین نہین ہین اور اسی قسم کے فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی انسان کو دیکھتے کہ وہ ایسا فعل کرتا ہے کہ لائق نہین ہے آپ نے کسیکو نہ چھوڑا کہ اوسکے انکار کیطرف مبادرت کرے آپ اوسکو نرمی کے ساتھہ ادب سکھلاتے تھے یہان تک کہ وہ آدمی اسے امر مین ثابت ہو جاتا۔ آنحضرت صلعم کسی آدمی پر تہمت نہین پکڑتے اور کسی کی بات کسی کی نسبت قبول نہین کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اکثر فرماتے تھے کہ میرے اصحاب سے میرے پاس سوا نیکی کے کوئی بات نہ پہونچاؤ اسلئے کہ مین اس بات کو دوست رکہتا ہون کہ جب اونکی طرف نکلون تو مین سلیم الصدر رہون۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب سے جسوقت کسی شخص کو اسکے بعض کام کیواسطے بہیجتے تو یون فرماتے تھے کہ کشادہ روئی سے ملو

اور لوگوں کو نفرت نہ دلاؤ اور معاملہ میں آسانی کرو اور دشواری نہ کرو۔ آنحضرت صلعم جسوقت
اصحاب سے ملتے تو سب سے پہلے سلام علیک فرماتے اور اوسکے بعد مصافحہ کرتے تھے
آنحضرت صلعم جسوقت اپنے اصحاب میں کسی شخص سے ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے
یعنی اوسکا ہاتھہ پکڑ کر اوسکے ہاتھہ کی اونگلیوں میں اپنے ہاتھہ کی اونگلیاں ڈال دیتے اور اوسکی ہاتھہ
کو اپنے ہاتھہ سے مضبوط پکڑ لیتے تھے۔

آنحضرت صلعم کو جسوقت اصحاب سے کوئی شخص دیکھتا تو آپ اوسکے ساتھہ کھڑے
ہو جاتے اور اوسکی نزدیک سے نہیں جاتے یہاں تک کہ وہ شخص خود چلا جاتا اور جسوقت
اصحاب میں سے کوئی شخص آپ سے ملاقات کرتا اور اپنے ہاتھہ میں آپ کے ہاتھہ کو
لینا چاہتا تو اپنا ہاتھہ اوسکو دیدیتے اور جبتک وہ آدمی اپنے ہاتھہ کو آپ کے ہاتھہ سے
نہ نکالتا آپ اپنے ہاتھہ کو اوسکے ہاتھہ سے نہیں نکالتے تھے۔ اور جسوقت آپ اپنے
اصحاب میں کسی شخص سے ملتے اور وہ شخص اپنی مخفی بات کہنے کے لئے چاہتا کہ آپ اپنا
کان میری طرف جھکا دیں آپ اپنا گوش مبارک اوسکی طرف کر دیتے اور اوسکے منہ کے نزدیک
سے کان جدا نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ شخص خود علیحدہ ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلعم کے
اصحاب میں جو کوئی شخص آپ سے ملتا آپ محبت سے اوسپر ہاتھہ پھیرتے تھے اور اوسکے لئے
دعا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو آپ کے اصحاب یا غیر لوگوں سے کوئی شخص پکارتا
تو آپ لبیک فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کرتے اور اونکو
کنیت کے ساتھہ بلاتے تھے اور اونکو اچھے ناموں سے اونکے اکرام کرنے اور استمالت
قلوب کی وجہ سے پکارتے تھے اور جس شخص کی کنیت نہوتی اوسکی کنیت ٹھہراتے تھے اور
جن بی بیوں کی اولاد ہوتی اونکی کنیت ٹھہراتے اور جن بی بیوں کی اولاد نہوتی اونکی کنیت

کی ابتدا فرماتے اور لڑکوں کی کیت مقرر کرتے اور اوس کیت سے لڑکوں کے دلون کو نرم کرتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت لڑکون کی طرف گذرتے تو اوسے سلام علیک کرتے پہر اونکے ساتھ مسرت انگیز باتین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت سفر سے تشریف لاتے تو اپنے اہل بیت کے بچون سے ملتے تھے۔ آنحضرت صلعم بچوں اور عیال کے ساتھ ارحم الناس تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس چھوٹے بچے لائے جاتے آپ سر سے کو چھاکر اونکے تالوسے ملتے اور اونکے لئے دعا مانگتے اور اونکے واسطے برکت چاہتے تھے۔ آنحضرت صلعم انصار کے دیکھنے کو جاتے تھے اور اونکے بچوں سے سلام علیک کرتے اور اونکے سرون پر ہاتھ پہیرتے تھے۔

یوسف بن سلام بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ میرا نام رسول اللہ صلعم نے یوسف رکہا اور مجہہ کو اپنی گود میں بٹہلایا اور میرے سر پر اپنا دست مبارک پہیرا تہا۔

آنحضرت صلعم زینب بنت ام سلمہ رضہ کو کہلاتے اور اکثر زویب کہتے تھے۔

آنحضرت صلعم حضرت حسن اور حضرت حسین رضہ کو اپنی پشت مبارک پر بٹہلاتے اور اپنے دونوں ہاتون اور دونوں پاؤں سے چلتے اور فرماتے تھے نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکُمَا وَنِعْمَ الْعِدْلَانِ اَنْتُمَا اور اکثر آپنے دونوں صاحبزادوں کے ساتھہ ایسا کیا ہے اور دونوں صاحبزادے مین پر پہیرتے ہوتے تھے۔

حضرت حسن رضہ ایک بار آئے آنحضرت صلعم سجدہ مین تھے حضرت حسن رضہ آپکی پشت مبارک پر بیٹہہ گئے آنحضرت صلعم نے سجدہ میں یہانتک دیر کی کہ حضرت حسن رضہ پشت مبارک سے اوتر آئے جسوقت آپ نماز کے فارغ ہوے بعض اصحاب نے عرض کیا

یارسول اللہ آپنے اپنے سجدہ کو بہت دراز کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے نے مجھکو سواری سا بنا تھا اور میری پیٹھ پر سوار تھا اس لیئے مین نے جلدی سے اوٹھنے کو مکروہ جانا ۔

ابن مسعود رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑھتے ہوتے اور حضرت حسن اور حضرت حسین رض کھیلتے اور آپکی پشت مبارک پر بیٹھتے سے ابوہریرہ رض کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت حسن بن علی رض کا ہاتھ پکڑا اور اونکے دونوں پاؤن گھٹنوں پر رکھے اور یہ الفاظ فرماتے تھے تَرَقَّ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّہ حُزُقَّہ حُزُقَّہ لسان العرب میں کہا ہے کہ حدیث مین ہے رسول اللہ صلعم حضرت حسن یا حضرت حسین رض کو رقص کراتے تھے اور حزق حزق ترق عین بقہ فرماتے تھے حزق وہ شخص ہے کہ ضعف کے باعث اپنے پاؤن قریب رکھے حضرت حسن رض اچکر اپنے قدم آپ کے سینہ مبارک پر رکھدیتے تھے ابن اثیر نے کہا ہے کہ آپ نے ان الفاظ کو مزاح اور صاحبزادے کے اُنس پکڑنے کے واسطے کہا ہے ترق کے معنی چڑھو تم اور عین بقہ چھوٹی آنکھ سے کنایہ ہے ۔

جو لوگ اہل فضل سے خلیق ہوتے تھے آنحضرت صلعم اونکا اکرام کرتے تھے اور جو لوگ اہل مراتب سے ہوتے تو اونکی تالیف قلوب احسان سے فرماتے تھے اور بنی ذوی رحم کا اکرام کرتے اور اونکے ساتھ صلہ رحمی اسطور سے فرماتے کہ جو آدمی اوسے مرتبہ مین افضل ہوتا اوسکے اوپر اوسکو برتری نہین ہوتی تھی آنحضرت صلعم بنی ہاشم کا اکرام کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم حضرت عباس رض کے ساتھ نہایت درجہ لطف فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم حضرت عباس کی بزرگی اسطور سے کرتے تھے جس طور سے بیٹا باپ کا اجلال کرتا ہے ۔

آنحضرت صلعم جس شخص کو دیکھتے پہلے سلام علیک کرتے اور جسوقت کسی شخص سے

آپ کا دست مبارک پکڑ لیا آپ کو وہ وہاں تک لے گیا کہ وہ بہی ایسی ہوا آنحضرت صلعم جسوقت کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اوسکا ہاتہہ پکڑ لیتے اور اوسکو نہ چہوڑتے یہانتک کہ وہ آدمی خود آپکا دست مبارک چہوڑ دیتا اوسوقت آپ فرماتے ہے اِستَودِعُ اللّٰہَ دِینَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیمَ عَمَلِکَ آنحضرت صلعم کے پاس اگر کوئی آدمی آکر بیٹہتا اور اوسوقت آپ نماز پڑہتے ہوتے تو نماز میں تخفیف کرکے اوسکے پاس تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کیا تمکو کوئی حاجت ہے جس وقت اوسکی حاجت سے فارغ ہوتے پہر نماز کی طرف متوجہ ہوتے تہے۔

آنحضرت صلعم جو شخص آپکے پاس آتا اوسکا اکرام کرتے یہانتک کہ آپ نے اوس شخص کیواسطے کہ اوسکے اور آپکے درمیان قرابت اور دودہ کی شرکت تک نہتی اپنا کپڑا بچہا کے اوسکو بٹہلایا ہے آنحضرت صلعم کے پاس جو شخص آتا آپ اپنے وسادہ کو جو آپکے نیچے ہوتا اوسکو دیدیتے تہے اگر وہ اوس وسادہ لینے سے انکار کیا تو آپ اوسکی طرف وسادہ دینے کے واسطے عزم فرماتے یہانتک کہ وہ شخص وسادہ کو قبول کرلیتا انس رض سے روایت کی ہے کہ مین نے دس سال تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی آپنے مجہہ کو ہرگز اُف کا کلمہ نہین کہا اور جو کام میں نے کیا آپ نے اوسکی نسبت یہ نہ کہا کہ تو نے یہ کام کسواسطے کیا اور جس کام کو مین نے نہین کیا اوسکے لئے آپ نے ہرگز نفرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا اور بہی انس رض نے روایت کی ہے کہ جس وقت مین نے رسول اللہ صلعم کی خدمت کی میری عمر آٹہہ برس کی تہی مین نے دس سال تک آپکی خدمت کی آپ نے کسی چیز پر مجہہ کو ہرگز ملامت نہین کی اگر آپکے اہل سے کسی نے مجہہ کو برا کہا تو آپنے فرمایا اوسکو چہوڑ دو اگر اوسنے کسی چیز کو چہوڑ دیا اوسکو ملامت نہ کرو مصابیح میں بہی انس رض سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ صلعم از روے خلق کے احسن الناس تھے ایک دن آپنے مجھکو
ایک حاجت کیواسطے بھیجا مین نے ظاہر مین کہا واللہ مین نہ جاؤنگا اور میرے دل مین تھا
کہ مین جاؤنگا اسلئے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو حکم دیا تھا مین مکان سے باہر نکلا اور لڑکون
کی طرف گذرا وہ بازار مین کھیل رہے تھے رسول اللہ صلعم نے یکایک آکے میری گردن
پکڑلی مین نے آپ کی طرف دیکھا آپ تبسم فرمارہے تھے پھر آپ نے مجھ سے دریافت
فرمایا ای انیس جہان تمکو جانیکے واسطے مین نے کہا تھا تم گئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین جاتا ہون ۔ اور یہی انس رض سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جارہا
تھا آپ ایک بحرانی چادر اوڑھے تھے جسکے پلو موٹے تھے آپ سے ایک اعرابی ملا اور
اوسنے چادر کے ساتھ آپ کو اتنے زور سے کھینچا کہ آپ اوسکے سینہ تک آگئے مین نے
آپ کے کاندہے کو دیکھا کہ چادر زور سے کھینچنے کے باعث آپ کے کاندھون پر چادر
کے پلوؤن کے نشان پڑگئے تھے کھینچنے کے بعد اوس اعرابی نے کہا ای محمد اللہ تعالی
کا جو مال آپ کے پاس ہے اوسکے دینے کے واسطے حکم کرو کہ مجھکو دیا جائے آپنے اعرابی
کی طرف دیکھکے تبسم فرمایا پھر آپ نے اوسکو مال دینے کے واسطے حکم دیا ۔ آنحضرت صلعم
احسان کرنے والے اور نرم طبیعت تھے اور بری عادت والے اور سخت کہنے والے نہ تھے
حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم فاحش اور متفحش
نہ تھے اور نہ بازار مین پکار کے باتین کرتے تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہین کرتے تھے
بلکہ عفو کرتے تھے اور برائی سے درگذر کرتے تھے ۔
احیا مین ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کو مبعوث فرمانے سے پہلے
آپ کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ محمد صلعم میرا مختار بندہ ہے او بری عادت والا اور سخت

کہنے والا نہین ہے اور بازاروں مین پکارکے بات کرنیوالا نہیں ہے اور برائی کا بدلہ
برائی سے نہین دیگا عفو کریگا اور برائی سے درگذر کریگا اوسکی پیدایش کی جگہ مکہ اور ہجرت
کی جگہ طابہ مین ہوگی اور اوسکا ملک شام مین ہوگا اور کمر ہمت باندہیگا وہ اور اوسکے
ساتہہ جو شخص ہوگا قرآن شریف اور علم کی دعوت کریگا اور وہ ہی اپنے ہاتہہ پاؤں دہوئیگا
یعنی پاکیزہ رہیگا اور اسیطرح اللہ تعالی نے آنحضرت کی تعریف انجیل مین بہی کی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص پر جفا نہیں کرتے تہے اگرچہ اوس شخص نے آپ کے
ساتہہ ایسا کام کیا ہوتا کہ جسپر جفا واجب ہوتی۔ آنحضرت صلعم سے جو شخص معذرت کرتا
آپ اوسکی معذرت کو قبول کرتے تہے اگرچہ اوسے کچہہ ہی کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کو
جسوقت کوئی شخص ایذا دیتا تو اوس سے آپ اعراض فرماتے اور کہتے کہ اللہ تعالی موسی
علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ مجہہ سے زیادہ ایذا دئے گئے اور اونہوں نے صبر کیا۔
آنحضرت صلعم مباح کہیل کو دیکہتے اور اوس سے انکار نہیں کرتے اور تکلیف دینے
والے کلام سے آپکے اوپر آواز بلند کئے جاتے آپ تحمل فرماتے اور اوسکا مواخذہ
نہین کرتے تہے۔ آنحضرت صلعم سے جب کسی شخص پر بددعا کرنیکے لئے کہا جاتا تو
آپ دعا ہی بد سے اعراض کرتے اور اوسکے لئے نیک دعا فرماتے تہے۔ اور آپ نے اپنے
دست مبارک سے کسی عورت اور کسی خادم کو ہرگز نہین مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جبکہ جہاد
مین ہوتے تو کفار کے ساتہہ وہ ضرب آپ سے صدور پاتا تہا انس رضہ نے روایت کی
ہے کہ جسوقت خادم آپ کو خشمناک کرتا تو اسطور سے فرماتے کہ اگر قیامت کے دن بدلہ
کا خوف نہوتا تو مین اس مسواک سے تجہکو تکلیف پہونچاتا اور جسوقت احد مین آپ کے سامنے
کے دانت ٹوٹے اور آپکا چہرۂ مبارک زخمی ہوا یہ امر اصحاب پر نہایت شاق گذرا اصحاب نے

آپ سے عرض کیا کاش آپ عدا پر بددعا کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مین بددعا کرنی کے لئے مبعوث نہین ہوا الکہ مین حق کی طرف بلانے اور رحمت کے ساتہہ مبعوث ہوا ہون آپ نے اسطور سے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ای میرے اللہ میری قوم کو ہدایت کر وہ مجہہ کو نہین پہچانتی۔ حضرت عائشہ ام المومنین رض نے روایت کی ہے کہ جبتک جن چیزون کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے اونکا ہتک نہوا مین نے رسول صلعم کو کسی ظلم سے منتصر نہین دیکہا۔ جب کہ محارم الہی کا کچہہ بہی ہتک ہوتا اس بات مین آپ سب سے زیادہ غصناک ہوتے اور دو امر مین آپکو اختیار نہین دیا گیا اور جبتک اوس امر مین کوئی گناہ نہوا تو آپ نے آسان امر کو اختیار کر لیا اور اگر اوس امر مین کوئی گناہ ہوتا تو آپ اوس سے نہایت دور رہتے تہے۔ آنحضرت صلعم اپنے نفس مبارک کے لیے غضب نہین کرتے اور کسی سے اپنے نفس شریف کیواسطے انتقام نہین لیتے تہے جب وقت حرمات الہی کا ہتک ہوتا تو آپ اسطور سے غصناک ہوتے کہ آپ کے غضب کو کوئی چیز نہین روک سکتی تہی یہان تک کہ آپ حق کی تائید فرماتے اور جسوقت غضب کرتے تو اعراض فرماتے تہے اور منہ پہیر لیتے تہے اور امر حق مین آپ کے نزدیک قرابت والا اور بیگانہ اور قوی اور ضعیف برابر تہا۔

حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آپکے پاس آنے کے لئے اجازت چاہی مین اوسوقت آپ کے پاس تہی آپ نے فرمایا بئس ابن العشیرۃ یا فرمایا بئس اخو العشیرۃ پہر آپ نے اوس مرد کو آنیکے واسطے اجازت دی جسوقت آپ کے پاس وہ مرد آیا آپ نے اوسکے ساتہہ نرم باتین کین جب وہ مرد چلا گیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کچہہ کہا وہ کہا پہر آپ نے اوسکے ساتہہ کلام مین نرمی کی آنحضرت

صلعم نے فرمایا ای عائشہ بدآدمیون کا وہ شخص ہے کہ آدمیوں نے اوسکے فحش سے
بچنے کے لئے اوسکو ترک کر دیا ہو یا چھوڑ دیا ہو۔ مواہب مین کہا ہے یہہ آدمی عیینہ
بن حصین الفزاری تہا اوسکو لوگ احمق مطاع کہتے تہے اوس سے آنحضرت صلعم کی حیات
مین اور وفات کے بعد ایسے امور واقع ہوے تہے کہ اوسکے ضعف ایمان پر دلالت
کرتے ہین آپ نے جس بات کے ساتھہ اوسکا وصف کیا تہا آپکی نبوت کی علامات سے
ہے لیکن اوسکے آنے کے بعد آپ نے بات مین جو نرمی کی یہہ امر بسبیل تالیف قلوب اور مدارات
تہا اور ایسے موقع پر ایتلاف اور مدارات مباح ہے برخلاف مداہنت کے اکثر مستحسن سمجہا گیا ہے
مدارات اور مداہنت مین یہہ فرق ہے کہ مدارات مین بذل دنیا کا دنیا کی صلاح یا دین کی صلاح
کیواسطے یا دنیا اور دین دونوں کی صلاح کیواسطے ہے اور مداہنت مین کا ترک دنیا کی صلاح
کیواسطے ہے نبی صلعم نے اوس مرد کیواسطے لیے حسن عشرت کو اوسکی دنیا کے لیے بذل
کیا اور کلام کرنے مین نرمی اختیار کی باوجود اسکے آپنے اوسکی مدح قول مین نہین کی پس آپکا
قول اوسکی شان مین آپ کے فعل کے تناقض نہین ہوا اسلئے کہ آپکا قول اوسکی شان مین
قول حق تہا اور آپ کا فعل اوسکے ساتھہ حسن عشرت تہا اور عیینہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کے عہد خلافت مین مرتد ہو گیا تہا اور اوس سے لڑائی کی تہی پہر اوسنے ارتداد سے رجوع کیا او
اسلام لایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مین بعض فتوحات مین حاضر
ہوا ابن اثیر نے اسد الغابہ مین آخر ترجمہ مخرمہ بن نوفل مین کہا ہے کہ نضر بن شمیل نے روایت
کی ہے کہ ہمسے ابو عامر خراز نے ابو یزید المدنی سے اور اونہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ مخرمہ بن نوفل آیا نبی صلعم نے جس وقت اوسکی آواز
سنی آپ نے بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فرمایا جسوقت آپ کے پاس وہ داخل ہوا آپنے اوسکو اپنے

نزدیک بہٹلایا حضرت ام المومنین نے کہا کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ فرمایا پہر آپ نے مجہہ سے کے ساتھہ کلام مین نرمی کی آپ نے فرمایا ای عائشہ بد آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ اوسکے فحش سے بچنے کے لئے آدمیون نے اوسکو چہوڑدیا ہو ابن اثیر نے کہا ہے کہ یہہ مخرمہ اون لوگون سے ہے جنکی تالیف قلوب کی گئی تہی اور اوسکی زبان مین بری باتین تہین اور بدخو تہا اور نبی صلعم اوسکی زبان کو برا کہنے سے روکتے تہے ظاہر اس واقعہ کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن اثیر نے جو کچھہ ذکر کیا ہے اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب اس قصہ کا مخرمہ ابن نوفل ہے اور وہی قول صحیح ہے یا واقعہ مکرر بیان کیا گیا ہے حضرت حسن بن علی اللہ تعالی عنہما نے حضرت حسین رضہ سے روایت کی ہے کہ مین نے اپنے باپ سے پوچہا کہ نبی صلعم کی سیرت اپنے جلیسوں کے ساتھہ کیسی تہی میرے باپ نے کہا کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ کشادہ پیشانی اور نرم اخلاق تہے اور بدخو سخت گو نہیں تہے اور بازارون مین پکار کے بات نہین کرتے تہے اور فحش نہیں کہتے اور کسی کا عیب نہین کرتے اور بخل اور خصومت نہین کرتے تہے اور جس بات مین آپ کی خواہش نہین ہوتی اوس سے تغافل فرماتے تہے اور آپ سے امید رکہنے والا شخص مایوس نہیں ہوتا تہا اور آپ اوسکو مایوسی کے ساتھہ جواب نہین دیتے تہے ریا اور زیادہ باتین کرنا اور بیکار گفتگو ان تین باتون کو آپ کے نفس نے ترک کردیا تہا اور آدمیون کو تین باتون سے چہوڑدیا تہا کسی کی مذمت نہین کرتے اور کسی کا عیب نہین کرتے اور کسی کی ننگ و عار کی بات کو نہین ڈہونڈہتے تہے جس بات مین ثواب کی امید ہوتی تو کلام کرتے تہے اور جسوقت آپ کلام کرتے تو آپ کے پاس کے بیٹہنے والے اسطور سے سر کو جہکا کے بیٹہتے تہے گویا اونکے سرون پر طائر بیٹہے ہیں اور جب آپ کلام سے سکوت فرماتے اوسوقت لوگ کلام کرتے اور لوگ آپکے حضور مین باتون مین منازعت نہیں کرتے

تھے اور جو شخص آپ سے کلام کرتا اوسکی باتون کیواسطے دوسرے لوگ چپ ہوجاتے یہان
تک کہ وہ شخص اپنی باتون سے فارغ ہوجاتا آپ کے حضور مین اول بات کرنیوالا اول بات
کرتا جس بات سے اصحاب تبسم کرتے آپ بہی تبسم فرماتے اور جس چیز سے اصحاب تعجب
کرتے آپ بہی تعجب کرتے تھے اور کسی غریب پر اگر ظلم ہوتا اور وہ آپ کے پاس آتا تو آپ
اوسکی باتون اور خواہش کے سننے کیواسطے اپنے گوش مبارک کو اوسکی طرف جہکا دیتے
اگر اوسوقت اصحاب آپ کے قریب ہوتے تو دور ہٹ جاتے تھے اور آپ اصحاب سے
فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ طالب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت چاہ رہا ہے تو اوسکی
مدد کرو اور جو کوئی شخص آپکی تعریف کرتا آپ اوسکو قبول نہین کرتے مگر بدلا کرنیوالے شخص
سے تعریف کو قبول کرتے تھے آپ کسی کی بات کو قطع نہین کرتے اگر بات کرنیوالا اجازت
دیدیتا تو اوسکی بات کو قطع کر دیتے یا کہڑے ہوجاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے حلم کی یہہ شان تہی کہ آپ احلم الناس تھے اور باوجود قدرت کے تمام
مخلوق سے عفو مین زیادہ رغبت رکھتے تھے ایکبار سونے اور چاندی کا ہار آگیا آنحضرت
صلعم نے اوسکو تقسیم فرمادیا ایک اعرابی نے کہا مین آپکو عدل کرتے ہوئے نہین دیکھتا
یعنی آپنے برابر تقسیم نہین کی آپنے اعرابی سے فرمایا تیرا بہلا ہو میرے بعد تیرے ساتھ
کون عدل کریگا جسوقت وہ اعرابی پیٹھ پہیر کے چلا آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکو آسانی سے
میرے پاس لوٹا کے لاؤ خیبر کے دن آنحضرت صلعم نے آدمیون کے تقسیم کرنیکی
لئیے بلال کے کپڑے مین چاندی دی تہی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ برابر تقسیم کرو آپنے
اوس شخص سے فرمایا تیرا بہلا ہو جسوقت تقسیم مین مین عدل نہ کرونگا تو کون شخص عدل کریگا تحقیق
تو ٹوٹے اور نقصان مین ہیگا حضرت عمر رضہ اس بات کو سنکے کہڑے ہوگئے اور آپ سے

عرض کیا کیا اس مرد کی گردن نہیں ماروں یہہ منافق ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا معاذ اللہ یہہ بات نچاہیئے اسلئے کہ لوگ اس بات کا تذکرہ کرینگے کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کیا کرتا ہوں
ایک بار آپنے کوئی شے تقسیم فرمائی انصار سے ایک مرد نے کہا کہ یہہ تقسیم اللہ تعالےٰ کے واسطے نہیں ہوئی انصاری کی یہہ بات آنحضرت صلعم کے سر تک کر کی گئی اسکے سننے سے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہوگیا آپنے فرمایا اللہ تعالی میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ اس سے زیادہ ایذا دیئے گئے اور اونہوں نے صبر کیا۔
ایک بار ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ اوسوقت تشریف رکھتے تھے اصحاب نے ارادہ کیا کہ اوسکو پیشاب کرنے سے روکیں آپنے اصحاب سے فرمایا اوسکا پیشاب قطع نہ کرو پھر آپنے اعرابی سے فرمایا کہ یہہ مساجد پیشاب اور پاخانہ اور پلیدی کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اوس اعرابی کو میرے نزدیک لاؤ نفرت نہ دلاؤ
ایک دن ایک اعرابی آپ سے کوئی شے مانگنے کے لئے آیا آپنے وہ شے اوسکو دیدی اور فرمایا کہ میں نے تیرے ساتھہ نیکی کی اعرابی نے کہا نہیں آپنے اچھا معاملہ نہیں کیا راوی کہتا کہ مسلمان اوسپر غضبناک ہوکے اوسکی طرف اوٹھے آنحضرت صلعم نے اونکو اشارہ سے فرمایا ٹھہر جاؤ پھر آپ کھڑے ہوے اور مکان میں تشریف لے گئے اور اعرابی کے پاس کچھہ بھیجا اور جو دیا تھا اوسپر کچھہ زیادہ کیا پھر آپنے اعرابی سے کہا میں نے تیرے ساتھہ نیکی کی اعرابی نے کہا ہاں آپ نے نیکی کی اور کہا فجزاک اللہ من اھل وعشیرۃ خیراً آپنے اعرابی سے کہا جو کچھہ تو نے کہا وہ کہا تیری باتوں سے اصحاب کے دل میں خلش ہے اگر تو اس بات کو دوست رکھتا ہے تو جو بات تو نے میرے روبرو کہی ہے اصحاب کے روبرو بھی وہ بات کہدے یعنی جزاک اللہ من اھل وعشیرۃ اصحاب کے سامنے کہدے تا کہ اون کے سینوں میں تیری جانب سے

سے ... [illegible]

جو بات سے ہے وہ حاقی رہے اعرابی سے کہا بہت بہتر جب کہ دوسرا دن ہوا یا عشا کا وقت آیا
تو وہ اعرابی آیا نبی صلعم نے فرمایا کہ اس اعرابی نے جو کچھہ کہا وہ کہا ہمنے اوسکو اور زیادہ دیا
یہہ گمان ہے کہ اعرابی رضامند ہوگیا ای اعرابی یہ بات ایسی ہی ہے جیسے ہم کہتے ہین یعنی تو خوشنود
ہوگیا اعرابی نے کہا نعم فَجَزَاكَ اللهُ مِنْ أَهْلٍ وَعَشِيرَةٍ خَيْرًا اسکے بعد آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ میری اور اس اعرابی کی مثل اوس آدمی کی مثل ہے کہ اوسکی ایک اونٹنی تہی اوسنے
سرکشی کی اور بہاگی اوسکے پیچہے آدمی گئے آدمیوں نے اوسکے پیچہے جانے سے اوسکے
بہاگنے کو او زیادہ کیا ناقہ کے مالک نے آدمیون کو آواز دی کہ میرا اور میرے ناقہ کا درمیان
تم لوگ چہوڑ دو اسلئے کہ بہ نسبت تمہارے اپنے ناقہ کے واسطے مین زیادہ نرمی اختیار کرنیوالا ہون
اور اوسکی طبیعت کو زیادہ تر جانتا ہون پس اوسنے زمین پر جو کچہہ کچہر اکوڑا تہا ناقہ کیواسطے اوٹہا
اور اوسکو اپنے طرف متوجہ کرایا اور اوسکو آہستہ آہستہ اپنی طرف لوٹایا یہانتک کہ وہ اونٹنی
آگئی اور اوسکو اوسکے مالک نے بٹہلایا اور اوسپر کجاوہ کہینچا اور سوار ہوکے بیٹہ گیا ایسی ہی اگر
مین تم لوگوں کو چہوڑ دیتا اور اعرابی نے مجہہ کو جو کچہہ کہا تہا اوسکے کہنے کے بدلہ مین تم لوگ اوسکو
مار ڈالتے تو وہ دوزخ مین جاتا - ابو ہریرہ رضی نے روایت کی ہے کہ مین نبی صلعم کے
ہمراہ تہا اور آپ کے جسم مبارک پر ایک ایسی چادر تہی جسکے حاشیے موٹے تہے ایک اعرابی
نے آنحضرت صلعم کو چادر کے ساتہہ نہایت زور سے کہینچا یہانتک کہ آپ کے دوش مبارک
چادر کے حاشیے سے نشان پڑ گئے پہر اوسنے کہا ای محمد صلعم اللہ تعالی کے مال سے جو مال
آپ کے پاس ہے میرے ان دونون اونٹون پر میرے واسطے لاد دو تم اپنا اور اپنے
باپ کا مال نہیں دیتے ہو آنحضرت صلعم یہ بات سنکر چپ ہو رہے اور پہر فرمایا کہ مال اللہ تعالی
کا مال ہے اور مین اللہ تعالی کا بندہ ہون پہر آپنے اس اعرابی سے کہا کہ تو نے میرے ساتہہ

جو معاملہ کیا ہے اوسکا بدلہ لیا جاویگا اعرابی نے کہا بدلہ نہیں لیا جائیگا آپنے اوس سے
پوچھا کسواسطے بدلہ نہین لیا جائیگا اوسنے کہا آپ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہین کرتے ہین
آنحضرت صلعم اعرابی کی یہ بات سنکر ہنس دیئے پہر حکم دیا کہ اس اعرابی کے ایک اونٹ پر جو
اور دوسرے اونٹ پر تمر لاد دئے جاویں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے زید بن سعنہ سے روایت کی ہے اور زید جیسا کہ
امام نووی نے کہا ہے اون احبار یہود سے تھے جو اسلام لائے تھے زید نے کہا کہ نبوت
کی علامات سے کوئی علامت باقی نہین رہی تھی کہ مین نے آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک پر
نظر کرکے اوسکو پہچانا ہوتا مگر دو باتین آپ کے چہرۂ مبارک سے نہین پایا تھا ایک یہہ کہ آپکا
حلم آپ کی جہل پر سبقت لیجائیگا اور دوسرے یہہ کہ دوسرے کی جہل کی شدت آپ کے حلم
کو زیادہ کریگی مین آپ کے ساتھہ مخالطت کرنیکے لئے تلطف کرتا تھا تاکہ آپ کے حلم اور جہل کو
پہچانون مین نے آپ سے تمر مول لئے اور خرید کا ایک وقت ٹھہرایا اور قیمت تمر آپکو دے دی
جبکہ دو دن یا تین دن مقررہ وقت کے رہ گئے مین آپ کے پاس آیا اور آپ کی قمیص اور چادر
کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اور آپکی طرف غصہ سے منہ بنا کر دیکھا پہر مین نے کہا ای محمد میرا
حق تم کیون نہین دیتے ای بنی مطلب تم لوگ معاملہ مین ڈھیل کرنیوالے لوگ ہو عمر رضہ نے کہا اے
اللہ تعالی کے دشمن تو رسول اللہ صلعم کو ایسی بات کہتا ہے جسکو مین سنتا ہون قسم ہے اللہ جلشانہ
کی جسکو رسول اللہ صلعم سے جو ڈر ہے اگر وہ ڈر نہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اوڑا دیتا اور رسول اللہ
صلعم حضرت عمر رض کی طرف سکون اور نرمی اور تبسم کی حالت مین دیکہہ رہے تھے پہر آپنے فرمایا ای
عمر مین اور وہ اس بات کے سوا تمسے حاجتمند تھے اگر تم مجھسے کہتے ہو کہ اچھا حکم دون اور اوس
سے کہتے ہو کہ اچھے طور سے تقاضا کرے تو تم اوس شخص کو لیجاؤ اور اوسکا حق دیدو اور تمسے

ہو ڈالا ہے اسکی عوض مین بس صاع اور دیا وہ وسطح آنحضرت صلعم سے ارشاد فرمایا یا
حضرت عمر نے ویسا ہی کیا زید نے کہا اس حضرت عمر سے کہا کہ مین نے جسوقت آپکے چہرۂ مبارک پر نظر کی
توسوت کی تمام علامتون کو آپ کے چہرۂ مبارک میں پہچان لیا تہا مگر دو باتون کو نہین آزمایا
تہا ایک یہہ کہ آپکا حلم آپ کی جہل پر سبقت کریگا دوسرے یہہ کہ دوسرے کی جہل کی زیادتی
آپ کے حلم کو بڑہا دیگی مین نے ان دونون باتون کو تحقیق آزمالیا یہہ کہکر زید نے کہا
اَشْهَدُكَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَبِیًّا **قاضی عیاض** نے شفا مین کہا ہے کہ مصحات ثابتہ اور صحیح مین
جو متواتر کے طور پر یقین کی حد کو پہونچا ہے اور ہمنے اوسکو ذکر کیا ہے اہی مطالب تیرے
واسطے کفایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے قریش کی سختیون اور ایام جاہلیت کی ایذاؤن
اور نہایت شدائد مین صبر اختیار کیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے آپ کو اونپر ظفر دی یعنی مکہ
معظمہ فتح ہوا اور آپ کو اہل مکہ پر حاکم کیا اور اونکی جماعتون کا جو استیصال ہوا اور اونکے
سرسبز مقامات تباہ اور ویران ہوے ایسی حالت مین بہی اون لوگون نے آپکی شکایت نہین
کی آپ نے اونپر اور کیہہ زیادتی نہین کی اونکے قصورون کو معاف کیا اور اونسے درگذرے
ایسے برتاؤ کے بعد آپ نے اون لوگون سے پوچہا کہ مین تمہارے ساتھہ جو معاملہ کرتا ہون
تم لوگ کیا کہتے ہو اونہون نے کہا خَیْرًا اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آنحضرت صلعم نے
اون لوگون سے ایسا قول سننے کے بعد فرمایا اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ تم جہان چاہو
چلے جاؤ تم آزاد ہو انس نے کہا کہ تنعیم سے اسی آدمی صبح کی نماز کے وقت اس ارادہ سے
اوترے کہ رسول اللہ صلعم کو قتل کرین وہ لوگ گرفتار کرلئے گئے آنحضرت صلعم نے اونکو آزاد
کردیا اللہ تعالی نے اوسوقت یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ

آخر آیۃ تک ۔ اور آنحضرت صلعم نے ابوسفیان سے اسکے بعد کہ آپ پر فوج کشی کی تھی اور آپ کے چچا اور اصحاب شہید ہوئے تھے اور ابوسفیان سب لوگون کے ساتھہ آپ کے سامنے کھڑے تھے اونکے قصور کو معاف کیا اور باتون مین اونکے ساتھہ نرمی کی اور فرمایا کہ اے ابوسفیان تیرا بھلا ہو آیا وہ وقت قریب نہیں آیا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ کہے ابوسفیان نے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کس چیز نے آپکو ایسا حلیم بنایا اور ایسے مرتبہ پر پہونچایا اور آپ کو ایسی بزرگی دی ہے امام نووی نے تہذیب مین کہا ہے کہ اللہ تعالی نے آپکی ذات مبارک میں کمال اخلاق اور محاسن عادات جمع کئے تھے اور آپ کو اولین و آخرین کا علم دیا تھا اور وہ چیز دی تھی کہ جسمین نجات اور مقصود پر پہونچنا تھا اور آپ امی تھے نہ پڑہتے تھے نہ لکھتے تھے اور آپ کا کوئی معلم بشر سے نہ تھا اور اللہ تعالی نے آپ کو وہ چیز دی تھی کہ مخلوق سے کسی کو وہ چیز نہین دی تھی اور آپ کو اولین و آخرین پر برگزیدہ کیا تھا اور زمین کے تمام خزانوں کی کنجئیں آپ کو دی تہیں آپ نے اونکے لینے سے انکار فرمایا اور دنیا پر آخرت کو اختیار کیا اور آپ کی مبارک ذات ایسی تھی جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔

فصل دوسری

آنحضرت صلعم ازواج مطہرات کے ساتھہ جو معاشرت رکہتے تھے اوسکی صفت مین

آنحضرت صلعم جسوقت اپنی بی بیون کے ساتھہ تنہائی کرتے تو الین الناس اور اکرم الناس ہوتے تھے اور بہت ہنستے اور نہایت تبسم فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلعم بی بیوں کے ساتھہ نہایت مزاح کرتے تھے امام مناوی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم

جسوقت آپ اہل کے ساتھہ تنہائی کرتے تو اونکے ساتھہ نہایت مزاح کرتے تھے حضرت
عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رات
اپنی ازواج مطہرات کے ساتھہ باتیں کیں آپ کی بی بیون میں سے ایک بی بی نے کہا کہ یہ حدیث
گویا حدیث خرافہ ہے آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو خرافہ کیا شے ہے خرافہ بنی عذرہ سے ایام جاہلیت
مین ایک مرد تہا جن نے اوسکو پکڑ لیا تہا خرافہ جنات میں ایک مدت تک ٹھہرا رہا پہر جنات
نے خرافہ کو انسانوں کیطرف لوٹا دیا خرافہ نے جنات مین جو کچہہ عجیب چیزین دیکہی تہیں آدمیون
سے بیان کیا کرتا تہا آدمیوں نے اوسکی باتیں سُنکر اوسکو حدیث خرافہ کہا ہے۔
آنحضرت صلعم اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے سر یا گردن پر پیار کرتے
تہے اور اکثر آپ نے فاطمہ کے منہ کو بوسہ دیا ہے۔ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب اور ازواج
کے ساتھہ ایسے بے تکلف رہتے تہے گویا اون مین کے ایک آدمی معلوم ہوتے تہے اور اونکے
ساتھہ نیک معاشرت رکہتے تہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی تہین کہ جسوقت کسی چیز کے
لینے کے لئے مین جہکتی تو میرے ساتہہ آپ اوس چیز کیطرف جہک جاتے تہے اور جسوقت
مین کسی برتن سے پانی وغیرہ پیتی آپ اوس برتن کو لیکر جس جگہہ پر کہ مین نے اپنا مُنہ رکہا تہا
اپنا دہن مبارک رکہہ کر پیتے تہے۔ اور میرے کہانے کے بعد ہڈی پر جو کچہہ گوشت بچ جاتا
آپ اپنے دانتون سے اوسکو کاٹ کر کہاتے تہے۔ اور آپ میری بغل سے تکیہ لگا کر قرآن
شریف پڑہا کرتے تہے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلعم کے سامنے ام زرع
کی باتوں سے بیان کیا ام زرع کا قصہ اسطور پر ہے کہ گیارہ عورتوں نے آپسمین اس بات
کا عہد کیا کہ ایک دوسری سے اپنے اپنے شوہر کے حالات کچہہ نہ چہپاوے پس ہر ایک
عورت نے اپنے اپنے شوہر کا وصف بیان کیا ان سب عورتوں مین اپنے شوہر کی

اچھی تعریف کرنے والی اور شوہر سے جو نعمتیں اسکو ملی تہین اونکی زیادہ تعداد بیان کرنے والی
ابی زرع کی بی بی تہی حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجہسے فرمایا کہ تمہارے
واسطے مین ایسا ہون جیسا ابی زرع ام زرع کیواسطے تہا آنحضرت صلعم انصار کی لڑکیون
کی جماعت کو حضرت عائشہ رضہ کے پاس کہیلنے کیواسطے بہیجتے تہے آنحضرت صلعم حضرت عائشہ
کو حبشیون کو دکہلاتے اور حبشی لوگ مسجد مین کہیل تماشا کرتے ہوتے تہے اور حضرت
عائشہ رضہ آپکے دوش مبارک پر ٹیکا لگائے ہوتی تہین۔
اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت عائشہ رضہ کے ساتہہ ملکر دوڑے دوڑنے
مین حضرت عائشہ رضہ آپ سے آگے نکل گئین آپ اونکے ساتہہ پہر دوڑے پہر وہ آگے نکل
گئین اسکے بعد پہر آپ اونکے ساتہہ دوڑے اور اونسے آگے نکل گئے اوسوقت آپ نے
فرمایا یہہ بتلک یعنی میرا آگے بڑہ جانا تمہارے آگے بڑہ جانیکے برابر ہوگیا۔ انس رضہ روایت
کرتے ہے کہ ایکبار ہم رسول اللہ کے نزدیک حضرت عائشہ رضہ کے گہر مین تہے ایک طبق
گوشت اور روٹی کا حضرت ام سلمہ رضہ کے مکان سے لایا گیا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے
رکہا گیا آنحضرت صلعم نے ہم سے فرمایا کہانا کہاؤ آنحضرت صلعم نے اور ہمنے کہانے مین
ہاتہہ ڈالے اور کہانا کہایا اور حضرت عائشہ رضہ جو کہانا پکا رہی تہین اوسکو جلدی سے پکایا
حضرت ام سلمہ رضہ کے پاس سے کہانے کا طبق جو لایا گیا تہا وہ حضرت عائشہ رضہ نے دیکہا
تہا جب اپنا کہانا پکانے سے فارغ ہوئین اور لیکر آئین حضرت ام سلمہ رضہ کے طبق کو توڑ
ڈالا رسول اللہ صلعم نے فرمایا بسم اللہ کہاؤ غارت امکم یعنی تمہاری ماں عائشہ نے غیرت
کی پہر آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ کا طبق حضرت ام سلمہ کو دیدیا اور دیا کہ کہانے
کی جگہہ کہانا اور برتن کی جگہہ برتن اس حدیث کو طبرانی نے صحیح مین روایت کیا ہے اور

امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث اس طور سے ہے کہ رسول اللہ صلعم بعض ازواج مطہرات کی پاس تھے امہات مومنین سے ایک بی بی نے ایک طبق بہیجا اوس مین کہانا تہا جن بی بی کے مکان مین آپ تھے اوہون نے خادم کے ہاتہہ مین مارا طبق اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا اور ٹکڑے ہوگیا رسول اللہ صلعم نے طبق کے ٹکڑے جمع کئے پہر جو کہانا طبق مین تہا آپ اون ٹکڑوں مین جمع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے غَارَتْ اُمُّکُمْ پہر آپ نے خادم کو ٹہرایا اور جن بی بی کے مکان مین آپ تھے اون سے طبق منگایا جن بی بی کا طبق ٹوٹ گیا تہا وہ طبق اونکے پاس بہیج دیا اور جن بی بی نے طبق توڑ ڈالا تہا ٹوٹا ہوا طبق اونکے مکان مین رہنے دیا حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حریرہ پکایا تہا آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آئی اوسوقت آپ میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالے عنہا کے درمیان تھے مین نے حضرت سودہ سے کہا کہ حریرہ تم کہاؤ اوہون نے کہانے سے انکار کیا مین نے اونسے کہا تمکو ضرور کہانا ہوگا ورنہ حریرہ سے تمہارے منہ کو لتہیڑ دونگی حضرت سودہ رض نے پہر انکار کیا میں نے اپنا ہاتہہ حریرہ مین ڈالا اور اوس سے حضرت سودہ رض کے چہرہ کو لتہیڑ دیا آنحضرت صلعم ہنسنے لگے۔ گوشت کے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے بہاکے اوسپر بہت سا پانی ڈالتے ہین جسوقت وہ پک جاتا ہے تو اوسپر آٹا ڈالا جاتا ہے اوسکو حریرہ کہتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت حضرت عائشہ رض غضبناک ہوتین تو اونکی ناک پکڑکر فرماتے اے عویش کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ۔

آنحضرت صلعم کے پاس جب ہدیہ لایا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس ہدیہ کو فلاں بی بی کے

گہر بہیجا اسلئے کہ وہ بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی دوست تہی اور حضرت خدیجہ
کو دوست رکہتی تہی حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی عورت پر ایسی
غیرت نہیں کی جیسی غیرت حضرت خدیجہ رض کی اسلئے کہ آنحضرت صلعم جو احوال اونکا ذکر کیا کرتے
تہے میں سنا کرتی تہی اگر آپ بکری بہی ذبح کرتے اور جو بی بیاں حضرت خدیجہ رض کی دوست
تہیں اونکے پاس وہ بہی ہدیہ بہیجا کرتے تہے حضرت خدیجہ رض کی ہمشیرہ نے آپ کے پاس
آنے کے لئے اجازت چاہی آپ اونکی طرف گئے اور آپکے پاس ایک عورت آئی آپ
اوسکے واسطے خوش ہوے اور اوس سے آپ نے اچہی باتیں کیں جسوقت وہ عورت آپ
کے پاس سے نکلی آپ نے فرمایا کہ یہ عورت خدیجہ رض کے زمانہ میں ہمارے پاس آیا کرتی تہی
اور اچہے طور سے ایمان لائی ہے قسطلانی نے کہا ہے کہ اسی طور پر آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کے حالات ازواج مطہرات کے ساتہہ بہت تہے اونکے ساتہہ کسی قسم کی سختی
نہیں کرتے تہے اور اونسے عذر چاہتے تہے اور اگر کسی امر میں اونکے ساتہہ انصاف کرنیکا
موقع ہوتا تو آپ بلا قلق اور غصہ کے انصاف فرماتے تہے حاصل کلام یہ ہے کہ جس
شخص نے آنحضرت صلعم کی سیرت جو ازواج مطہرات اور اصحاب اور دوسری لوگوں مثل فقرا اور یتیم
اور مفلس اور محتاج اور مہمان اور مساکین کے ساتہہ تہی اوسمیں تامل کیا تو اس بات کو جان لیا
کہ آپ نرم دلی اور لینت سے اوس تہی کو سبب سمجہتے تہے کہ ورا اوس کے مخلوق کو کوئی آفت
نہیں ہے اور آپ احکام اور حدود الہی اور حقوق خدا اور خدا کے دین میں نہایت سختی فرماتے
تہے یہانتک کہ چوری کرنے سے چور کے ہاتہہ تک قطع کرائے اور اوسکے سوا جو شرعی حدود
تہے اون میں آپ نے نہایت شدت کی۔

فصل تیسری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت اور صدق کی صفت میں

رسول اللہ صلعم نے جب سے نشو ونما پایا تہا تب ہی سے نہایت امانت دار اور راست باز صادق القول تہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسبت فرمایا ہے مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِین اکثر مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ قریش محمد صلعم کو نبوت سے قبل امین کہتے تہے جبکہ کعبہ کی بنا کے وقت لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ حجر الاسود کو کون شخص اپنے ہاتھ سے رکہے ناگاہ نبی صلعم آ گئے آخر باہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ جو شخص اول آوے وہ حجر الاسود کو اونکے ہاتھ سے رکہے سب راضی ہیں یہ واقعہ لوگوں نے آپ کو دیکہکر کہا ہٰذا محمد الامین ہم اسکے ہاتھ سے نبوت سے پہلے واقع ہوا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا کی قسم میں آسمانوں میں امین ہوں اور زمین والوں میں امین ہوں۔

حدیث میں وارد ہے کہ ابو جہل نے نبی صلعم سے کہا کہ ہم آپ کو جہوٹا نہیں جانتے مگر جو چیز آپ لائے ہیں ہم اوسکی تکذیب کرتے ہیں کہا اور ایک روایت میں ہے کہ اخنس بن شریق بدر کے دن ابو جہل سے ملا اور ابو جہل سے کہا اے ابو الحکم مجہہ کو سچ بتا کہ محمد صلعم صادق ہیں یا کاذب یہاں پر میرے اور تیرے سوا کوئی اور آدمی نہیں ہے جو میری اور تیری باتیں سنے ابو جہل نے اخنس سے کہا واللہ محمد الصادق اور محمد صلعم نے ہرگز جہوٹ نہیں بولا ہرقل نے ابوسفیان سے آنحضرت صلعم کے حالات دریافت کیے اور کہا کیا تم محمد صلعم کو پہلے اس سے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں کذب کے ساتہہ متہم کرتے تہے ابوسفیان نے کہا نہیں۔

نضر بن حارث نے قریش سے کہا کہ محمد صلعم تمہارے بیچ میں چہوٹے لڑکے تہے

اور سب سے زیادہ رضا مند اور باتوں میں صادق تر اور امانت میں اعظم تھے یہانتک کہ تمنے
آنحضرت کی کس بٹیوں میں سفید بال بھی دیکھے اور تمہاری پاس جو چیز کہ لائے وہ لائے تم نے
آنحضرت صلعم کو جادوگر کہا خدا کی قسم آپ ساحر نہیں ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث
مین آپ کے وصف مین ہے اَصْدَقُ النَّاسِ لَہْجَۃً یعنی گفتگو مین آپ مخلوق سے صادق تر تھے

فصل چوتھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اور مزاح کی صفت مین

ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حیا مین اوس باکرہ عورت سے
جو اپنے پردہ مین رہتی ہے اشد تھے جب کبھی آپ کسی شے کو مکروہ سمجھتے تو آپ کے چہرۂ
مبارک سے اوس شے کی کراہت پہچانی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم حیا مین اسیقدر بڑھے
اشد تھے آپکی نگاہ مبارک کسی آدمی کے منہ پر نہین ٹھہرتی تھی آنحضرت صلعم کو جس مکروہ چیز کی
گفتگو مضطر کرتی تو آپ کنایہ کے طور پر اوسکا ذکر کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت حاجت
بشری کے لئے ارادہ کرتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت حاجت
بشری کیواسطے ارادہ کرتے تو اپنے اطراف سے کپڑے کو اسقدر لٹکا دیتے تھے کہ زمین کے
نزدیک ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلعم جسوقت حمام وغیرہ مین داخل ہوتے تو جوتیں پہنتے اور سر کو
چھپا لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کی شرمگاہ
ہرگز نہیں دیکھی۔

آنحضرت صلعم کا مزاح ایسا تھا کہ آپ اپنی بیویوں اور بچوں وغیرہ سے مزاح کرتے تھے مگر مزاح
مین بھی سوا حق کے نہین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بچوں کے ساتھ زیادہ خوش طبعی
فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم مزاح کیوقت نگاہ کو بچا لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی ذات مبارک

مین خوش طبعی قلیل تہی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم مجہکو ذوالاذنین
کہا یعنی دو کانوں والے فرمایا اور بہی انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ہمارے
ساتہہ مخالطت کرتے تہے اور میرے بہائی سے فرماتے تہے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ
النُّغَیْرُ ای ابو عمیر نغیر کیا ہوی ترمذی نے اس حدیث کو توفیق دیگر آنحضرت صلعم کے
مزاح کے باب مین کہا ہے کہ آپ نے چہوٹے بچے کو کنیت کے ساتہہ مکنی کرکے ابا عمیر
کہا کچہہ اندیشہ نہین ہے کہ پرند جانور بچے کو کہیلنے کے لئے دیا جاوے کہ اوسکے ساتہہ کہیلے
اور اوسکے کہیلنے مین عذاب نہین ہے ورنہ آنحضرت صلعم نے جانور کے روک کر کہنے کو حرام
فرمایا ہے اور اوسکے عذاب دینے سے نہی کی ہے اور نبی صلعم نے بچے کے ساتہہ یَا اَبَا
عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ اسلئے فرمایا کہ اوسکے پاس ایک نغیر تہی وہ اوسکے ساتہہ کہیلا کرتا تہا وہ مرگئی
اوسکے مرنے سے یہ غمگین ہوا آنحضرت صلعم نے بچے سے مزاح کے طور پر یا ابا عمیر ما
فعل النغیر فرمایا نغیر ایک طائر چڑہیا کی مانند ہے اور اوسکی چونچ سرخ ہوتی ہے ابوہریرہ رضہ
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے اصحاب نے کہا کہ آپ ہمارے ساتہہ مزاح کرتے ہیں
آپ نے فرمایا ہان مزاح کرتا ہون مگر مزاح مین سوای حق کے اور کوئی بات نہین کہتا ہون
انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم سے ایک مرد نے سواری طلب کی آپ نے
اوس سے فرمایا اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ یعنی تجہکو اونٹنی کے بچہ پر سوار کرونگا اوس
مرد نے کہا یا رسول اللہ مین اونٹنی کے بچہ کو کیا کرونگا آپ نے اوس سے فرمایا وَھَلْ تَلِدُ
الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ اونٹ کو نہین جنتیں مگر اونٹنیں جنتی ہین اور بہی حضرت انس رضہ سے
روایت ہے کہ ایک مرد اہل بادیہ سے تہا جسکا نام زہیر تہا وہ مرد آپکے پاس بادیہ سے ہدیہ
بہیجا کرتا تہا جسوقت یہ شہر سے نکلنے کے واسطے ارادہ کرتا تو آنحضرت صلعم اوسکے لئے سامان

تہا کرانسنت تہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ زَهِيْرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرَتُهٗ اس ارشاد مین یہ کنایہ ہے کہ زہیر بادیہ کا رہنے والا تہا اور بادی عائب شخص کو کہتے ہین آنحضرت صلعم کا آپ کو حاضر اور زہیر کو بادی فرمانا ایک نوع لطف کلام ہے آنحضرت صلعم زہیر کو دوست رکہتے تہے اور زہیر بدصورت آدمی تہا ایک دن آپ اوسکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تہا آپ نے اوسکو پیچہے سے اپنی بغل مین لے لیا اوسنے آپ کو نہین دیکہا تہا زہیر نے کہا کون شخص ہے مجہہ کو چہوڑ دے پہر اوسنے پلٹ کے دیکہا تو نبی صلعم کو پہچانا جسقدر حصہ اوسکی پیٹہ کا نبی صلعم کے سینہ سے لگا تہا اوسنے اپنی پشت کے اوسقدر حصہ کو آپکے سینہ مبارک سے ملنے مین کمی نہین کی آنحضرت صلعم نے اوسوقت فرمایا کہ اس عبد کو کون مول لیتا ہے اوسنے کہا یا رسول اللہ صلعم بخدا آپ مجہہ کو کہوٹا پاوینگے آپ نے فرمایا اللہ تعالے کے نزدیک تو کہوٹا نہین ہے اور فرمایا کہ تو اللہ تعالے کے نزدیک نہایت قیمتی ہے۔

زید بن اسلم رضہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرد گہی اور شہد کا عا آنحضرت صلعم کے پاس ہدیہ بہیجا کرتا تہا جسوقت گہی اور شہد کا مالک آکر اوس سے تقاضا کرتا تو وہ مرد اوسکے مالک کو آنحضرت صلعم کے پاس لے آتا اور یہہ کہتا کہ اسکے مال کا حق دیدیجئے آنحضرت صلعم اوسوقت ہنس دیتے اور مال کی قیمت دینے کے واسطے حکم کرتے پس مال کی قیمت دیجاتی اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ وہ مرد یہ مدینہ مین کسی طرف کو نہین آتا کہ کوئی شے نہین خرید لیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر یون کہتا کہ یہہ شے آپ کے واسطے ہدیہ ہے پس جسوقت شے کا مالک اسکی قیمت طلب کرتا تو اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لے آتا اور کہتا کہ قیمت دیدیجئے رسول اللہ صلعم اوس سے فرماتے کیا تو نے وہ شے مجہہ کو ہدیہ کے طور پر نہین بہیجی تہی وہ جواب دیتا کہ میرے پاس کہان تہی آپ اوس کی بابت سکے چاہتے اور شے کے مالک کو اوسکی قیمت

دیے کے واسطے دعا فرماتے تھے۔

حضرت حسن رضی الله تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بڑھیا نبی صلعم کے پاس آئی اور اوسنے کہا یا رسول الله آپ میرے واسطے الله تعالی سے دعا فرماوین تا کہ الله تعالی مجھکو جنت مین داخل کرے آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ماں فلان جنت مین کوئی بڑھیا داخل نہو گی حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ بڑھیا لوٹ کر روتی ہوئی گئی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس ضعیفہ کو خبر کر دو کہ وہ بڑھاپے کی حالت مین جنت مین داخل ہو گی الله تعالی فرماتا ہے اِنَّا اَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا ہمنے پیدا کیا ہے عورتونکو ایک طرح کا پیدا کرنا پس ہمنے اونکو کواری سہاگ والی ہم عمر کیا ہے۔

فصل پانچوین

آنحضرت صلعم کی تواضع اور بیٹھنے اور تکیہ لگانے کی صفت مین۔

رسول الله صلعم تواضع مین اشد الناس تھے اور سکوت مین آدمیون سے ملا تکبر کرنے کے زیادہ تر تھے اور بلا طول کلام کے کلام کرنے مین تمام آدمیون سے بلیغ تر تھے اور از روی شگفتہ روئی کے سب سے احسن تھے دنیا کے امر سے کوئی شے آپ کو مضطر نہیں کرتی تھی۔ آنحضرت عیر ملت کے متواضع تھے حضرت عمر رضہ ابن الخطاب کی روایت کی ہے کہ رسول الله صلعم نے فرمایا کہ میری تعریف مین حد سے زیادہ ایسا مبالغہ نہ کرو جیسا نصاری نے ابن مریم علیہما السلام کیواسطے حد سے زیادہ مبالغہ کیا ہے مین خدا کا ایک بندہ ہون تم لوگ مجھکو عبد الله اور خدا کا رسول کہو۔ آنحضرت صلعم کے پاس سے آدمیون کو نہین ہٹاتے تھے اور آدمی آپ کے پاس سے آپکو چھوڑکر نہین جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے پاس جو کوئی شخص آزاد یا غلام یا باندی یا مسکین آتا تو آپ اوسکی حاجت کیواسطے اوسکے ساتھ کھڑے

ہوجاتا تہے آنحضرت صلعم لونڈی اور مسکین کی بات قبول کرنے سے تکبر نہیں کرتے تہے
آنحضرت صلعم ذکر کی کثرت کرتے تہے اور دنیا کی بات کم کہتے تہے اور نماز دیر تک پڑہتے تہے
اور خطبہ مختصر پڑہتے تہے اور محتاج اور مسکین اور غلام کی حاجت کو جبتک پورا نہین کرتے تو
اوسکے ہمراہ رہتے تہے اور اونکی ہمراہی سے عار نہیں فرماتے تہے اور اونکے ساتھہ تکبر
نہیں کرتے تہے۔

انس رضہ سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی لونڈیوں سے ایک لونڈی تہی کہ
وہ رسول اللہ صلعم کا دست مبارک پکڑ لیتی اور جہان چاہتی آپ کو لیجاتی۔ اور بہی انس رضہ
سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی صلعم کے پاس آئی اور آپ سے کہا مجھکو کوئی حاجت
ہے آپ نے اوس سے فرمایا کہ مدینہ کے جس رستے مین تو چاہے بیٹہہ جا مین بہی تیرے
ساتھہ بیٹہتا ہون۔ آنحضرت صلعم جسوقت صبح کی نماز آدمیوں کے ساتھہ پڑہتے ویسے ہی
اونکی طرف متوجہ ہوجاتے اور دریافت فرماتے کیا تم لوگوں میں کوئی بیمار ہے مین اوسکی
عیادت کروں اگر لوگون نے کہا کوئی بیمار نہیں ہے تو آپ نے پوچہا کہ تمہارے بیچ میں کسیکا
جنازہ ہے تاکہ اوسکے ساتھہ چلوں اگر اون لوگون نے کہا کوئی جنازہ نہیں ہے تو آپ فرماتے
کہ تم لوگون سے جس شخص نے خواب دیکہا ہو وہ ہمارے سامنے بیان کرے۔

آنحضرت صلعم زمین پر بیٹہتے تہے اور زمین پر کہانا کہاتے تہے اور بکری کو خود باندہتے
تہے اگر غلام جَو کی روٹی کیواسطے دعوت کرتا تو آپ اوسکو قبول فرماتے تہے۔ آنحضرت صلعم
اون بیمار مساکین کی عیادت فرماتے جنکی کوئی پروا نہیں کرتا تہا اور اپنی ذات سے اونکی
خدمت کرتے تہے آنحضرت صلعم کو جو شخص غنی یا فقیر یا شریف بلاتا آپ اوسکی دعوت کو قبول
فرماتے اور کسی کو حقیر نہیں سمجہتے تہے۔ آنحضرت صلعم طعام ولیمہ کی دعوت کو قبول فرماتے

اور بیماروں پر تشریف لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم مسلمان ضعیفون کے پاس تشریف فرما ہوتے اور اونکی زیارت کرتے تھے اور اونکی بیماروں کی عیادت کرتے اور اونکی جنازوں پر موجود ہوتے تھے۔

انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیماروں کی عیادت کرتا۔ جنازوں پر تشریف لے جاتے اور گدہے پر سواری کرتا۔ غلام کی دعوت قبول کرتے تھے یوم بنی قریظہ میں آپکی سواری میں ایک گدہا تہا کہ اوسکی لگام کہجورکے پوست کی رسی کی تہی اور اوسکی زین بہی کہجورکے پوست کی تہی۔ اور بہی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم کو اگر جو کی روٹی اور بدمزہ سالن کی دعوت دیجاتی تو آپ اوسکو قبول فرما لیتے تھے۔ اور آپکی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تہی آپ نے وفات پائی مگر بوجہ ہونے زرکے اوسکا فک رہن نہین کر سکے۔ اور بہی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر میرے پاس ایک کراع ہدیہ کیا جائے تو البتہ میں اوسکو قبول کرون اور اگر اوسکے لئے مجھکو دعوت دیجاوے تو میں ہدیرا کرون۔ اور بہی انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پرانے کجاوہ پر حج کیا اور آپ ایک چادر اوڑہے ہوئے تھے کہ جسکی قیمت چار درم بہی نہوگی آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی ای میرے اللہ تو اس حج کو حج مقبول کر اس حج میں ریا اور شہرت نہو یہ حالت آپکی اوسوقت میں تہی کہ آپ کیواسطے ملک فتح ہوے تھے اور آپنے اس حج میں سو اونٹ قربانی کے واسطے بہیجے تھے۔ اور جسوقت مکہ معظمہ فتح ہوا اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتہہ مکہ مین داخل ہوے آپ نے اپنے سر مبارک کو اللہ تعالی کی تواضع کیواسطے کجاوہ کیواسطے سے جہکا دیا قریب تہا کہ کجاوہ کے سامنے کا حصہ آپ کے سر مبارک پر لگ جاتا آنحضرت صلعم جو سواری ممکن ہوتی اوسپر سوار ہوتے کبہی گہوڑے پر کبہی اونٹ پر کبہی خچر پر اور کبہی

پر سواری کرتے تھے اور کبھی پیادہ برہنہ پا بلا عبا و رداء پہنے کے بیماروں کی عیادت کے واسطے انتہی مدینہ کی طرف جاتے تھے - آنحضرت صلعم گدھے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرتے تھے اوس پر کوئی شے نہیں ہوتی تھی - آنحضرت صلعم کبھی زین کھینچے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوتے اور کبھی بلا زین کے اور بعض وقت گھوڑا دوڑاتے تھے - آنحضرت صلعم بنگاہ دو طرف پیادہ پا تشریف لیجاتے اور پیادہ واپس آتے - آنحضرت صلعم ٹیک سے چلتے تھے - پیادہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے او ... آنحضرت صلعم اپنے پیچھے اپنے غلام یا دوسرے آدمی کو ... کرتے تھے اور کبھی ایک شخص کو اپنے پیچھے اور ایک کو اپنے سامنے بٹھلاتے اور آپ درمیان میں ان کے ہوتے - آنحضرت صلعم جسوقت مکہ معظمہ میں تشریف لائے اوس وقت بنی عبد المطلب کے لڑکوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ایک لڑکے کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کیا قیس بن سعد بن عبادہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے آکر ہم سے ملاقات کی جسوقت آپ نے لوٹنے کیواسطے ارادہ کیا تو ... کے سوار ہونے کے کو ایک گدھا لائے اور اوسپر ایک پرانی چادر ڈالی رسول اللہ صلعم سوار ہو گئے سعد نے قیس سے کہا کہ تم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ چلے جاؤ قیس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے سوار ہونے کے واسطے فرمایا میں نے انکار کیا آپ نے فرمایا یا تو سوار ہو لو یا واپس چلے جاؤ قیس نے کہا کہ میں لوٹ آیا - اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے بیٹھ جاؤ اسلئے کہ چارپایہ کا مالک اوسکے سامنے بیٹھنے کے واسطے اولی ہے مواہب میں محب طبری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے گدھے پر سواری کی اوسپر کچھ خوگیر وغیرہ نہ تھا اور قبا کو تشریف لے گئے اور ابوہریرہ رضہ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ابوہریرہ رضہ سے فرمایا کیا تمکو سوار کر دوں ابوہریرہ نے کہا

حاشیہ: ... پیچھے بٹھانا ... سواری ...

یارسول اللہ جیسی آپ کی مرضی آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ ابوہریرہ نے سوار ہونے کے لئے جست کی مگر سوار نہو سکے اور آنحضرت صلعم کو پکڑ لیا ابوہریرہ رض اور آنحضرت صلعم دونوں گر پڑے پھر آنحضرت صلعم گدہے پر بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلعم نے ابوہریرہ رض سے دریافت فرمایا کیا تمکو سوار کر دوں ابوہریرہ رض نے عرض کیا یارسول اللہ جیسی آپکی مرضی ہو آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ ابوہریرہ رض نے سوار ہونے پر قدرت نہیں پائی اور آنحضرت صلعم کو پکڑ لیا پھر آنحضرت صلعم اور ابوہریرہ ساتھ گر پڑے پھر آپ نے ابوہریرہ رض سے فرمایا کیا تمکو سوار کروں ابوہریرہ رض نے انکار کیا اور کہا قسم بخدا کہ اوسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں سوار ہونگا تو آپ کو تیسری بار بھی گرا دونگا **طبری** نے اور بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم سفر میں تھے اور آپ نے اصحاب کو بکری ذبح کرنے اور اوسکے بنانے کیواسطے ارشاد فرمایا ایک مرد نے عرض کیا یارسول اللہ اوسکا ذبح کرنا میرے ذمہ ہے دوسرے مرد نے کہا کہ اوسکا صاف کرنا میرے ذمہ ہے اور تیسرے مرد نے کہا کہ اوسکا پکانا میرے ذمہ ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکے پکانے کیواسطے لکڑئیں جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے اصحاب نے عرض کیا کہ آپ کے کام کرنیکے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم لوگ میرے واسطے کافی ہو لیکن اس بات کو میں مکروہ جانتا ہوں کہ تمہارے بیچ میں میں آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالی اپنے بندہ سے اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے دوستوں میں بڑا گمان کرے۔

شفا میں ابی قتادہ رض سے روایت ہے کہ نجاشی کیطرف سے قاصد آیا آنحضرت صلعم نجاشی کے آدمیوں کی خدمت کیواسطے کھڑے ہوئے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ ان لوگوں کی خدمت کے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے

اصحاب کا اکرام کیا تھا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اونکا بدلہ کروں جبکہ ہوازن سے
قیدیوں میں آنحضرت صلعم کی دودھ شریک بہن شیما لائی گئیں اور اونھوں نے اپنے آپکو
پہچنوایا آپنے اونکیواسطے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اوس سے کہا اگر تم پسند کرتی ہو تو میرے پاس
اکرام اور محبت سے ٹھہرو یا تمکو مال و اسباب دوں تم اپنی قوم کیطرف پھر جاؤ شیما رضہ نے اپنی قوم
کی طرف جانا اختیار کیا آنحضرت صلعم نے اونکو مال و اسباب دیکر رخصت کیا۔

ابوطفیل نے کہا ہے کہ جب میں لڑکا تھا میں نے نبی صلعم کو دیکھا کہ آپ کے پاس
ایک عورت آئی یہانتک کہ آپ کے نزدیک ہوگئی آپنے اوسکے واسطے اپنی چادر مبارک
بچھا دی وہ عورت چادر پر بیٹھ گئی میں نے پوچھا یہہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا کہ اس عورت
نے آپ کو دودھ پلایا ہے آپ کی رضاعی ماں ہے **ابن عمرو** ابن السائب نے روایت
کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے آپ کے رضاعی باپ آئے آپنے اونکے
واسطے اپنا بعض کپڑا بچھا دیا وہ اوسپر بیٹھ گئے پھر آپکی رضاعی ماں آئیں آپنے اونکے لیئے
اپنے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا وہ اوسپر بیٹھ گئیں پھر آپکے رضاعی بھائی آئے آنحضرت
صلعم کھڑے ہوگئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھلا لیا۔ آنحضرت صلعم ثویبہ ابولہب کی لونڈی
کو جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا نقد اور لباس بھیجا کرتے تھے جسوقت ثویبہ رضہ نے انتقال
کیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ ثویبہ کے قرابتداروں سے کون شخص باقی رہا ہے آپسے
کہا گیا کہ ثویبہ کا کوئی قرابتدار نہیں رہا۔ آنحضرت صلعم مسلمان فقیروں کو عطا کرتے اور
اونکی مدد فرماتے تھے آنحضرت صلعم کے غلام اور لونڈیاں تھیں کہانے اور لباس میں آپ
اوس سے فوق چیز نہیں چاہتے تھے آنحضرت صلعم اپنے خادم کے ساتھہ کہانا کہاتے تھے
آنحضرت صلعم فقیروں کے ساتھہ بیٹھتے تھے آنحضرت صلعم فقرا اور مساکین کو کہانا کہلواتے

اور اونکے کپڑون مین جوئین دیکہتے تہے ۔ آنحضرت صلعم اپنے کپڑے اور اپنی جوتی آپ سیتے اور جس طرح آدمی اپنے اپنے گہرون مین اپنا اپنا کام کرتے ہین آپ بہی اپنے مکان مین اپنا کام کرتے تہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونسے پوچہا گیا کہ رسول اللہ صلعم اپنے مکان مین کیا کام کرتے تہے اونہون نے کہا آپ ایک بشر تہے اپنے کپڑون مین جوئین دیکہتے اور اپنی بکری کو دوہتے اور اپنے ذاتی کام آپ کرتے تہے ۔

انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم از روے اخلاق کے اوسع الناس تہے اور جسوقت آپ مکان مین داخل ہوتے تو اکثر کام آپ کا اپنے کپڑے سینا تہا اور جسطور سے آدمی کام کرتے ہین آپ بہی اوسطور سے کام کرتے تہے ایک چیز کو اوٹہاتے اور ایک چیز کو رکہتے تہے اور مکان مین جہاڑو دیتے اور گوشت کے پارچے بناتے اور کام مین خادم کی اعانت کرتے تہے ۔ آنحضرت صلعم گدہے پر سواری فرماتے تہے اور اپنی جوتی آپ سیتے اور اپنے قمیص مین پیوند لگاتے اور صوف پہنتے اور اسطور سے فرماتے کہ میری سنت سے جو شخص بیزار ہوگا وہ مجہہ سے نہین ہے ۔ آنحضرت صلعم اپنے اونٹ کو آپ باندہتے اور اپنے اونٹ کو آپ چارہ ڈالتے اور اپنے خادم کے ساتہہ بیٹہکر کہانا کہاتے اور خادم کے ساتہہ آٹا گوندہتے اور اپنے سامان کو بازار سے آپ لاتے تہے ۔

ابوہریرہ رض نے روایت کی ہے کہ مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ بازار کو گیا آپنے ایک سراویل خریدا مین نے سراویل کو اوٹہانا چاہا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ چیز کا مالک چیز کے ساتہہ زیادہ حقدار ہے کہ اوسکو اوٹہائے انس رض نے روایت کی ہے کہ اصحاب کے نزدیک کوئی شخص زیادہ دوست رسول اللہ صلعم سے نہ تہا آنحضرت صلعم کو صحاب جسوقت دیکہتے

تو اسلئے کہ ڈشمنے میں بہت ڈرتے تھے کہ رسول خدا صلعم او ڈشمنے کو مکروہ سمجھتے ہیں جابر بن
زید رضنے آنحضرت صلعم کے بیٹھنے کی حالت بیان کی ہے کہ نبی صلعم اپنی مجلس میں
اوقرالناس تھے آپ کی توقیر کی وجہ سے کوئی شئے آپکی طرف ہوکر نہیں نکلتی تھی آنحضرت
صلعم کی مجلس حلم و حیا امانت صیانت صبر و وقار کی مجلس تھی آپکی مجلس میں آواز بلند نہیں
ہوتی تھی اور عورتوں کا ذکر برائی کے ساتھہ نہیں کیا جاتا تھا آپکی مجلس میں تقوی کے ساتھہ
باہم عطوفت کرتے تھے اور تواضع کے ساتھہ پیش آتے تھے اور بزرگوں کی عزت اور چھوٹوں پر
رحم کرتے اور محتاجوں کو عزیز جانتے اور مسافر آدمی کی حفاظت کرتے اور نیکی پر انکھیں لگائے
تھے۔ آنحضرت صلعم اصحاب کے درمیان مخلوط بیٹھتے گویا اونمیں سے ایک شخص ہیں
اگر مسافر آدمی آتا تو یہ نہیں سمجھہ سکتا تھا کہ اصحاب میں رسول خدا کون سے ہیں یہانتک
کہ مسافر آدمی آپ کو دریافت کرتا اس باعث اصحاب نے یہ چاہا کہ آپ ایک اونچی جگہہ پر
بیٹھا کریں تاکہ غریب شخص آکر آپ کو پہچان لے آپنے اصحاب سے فرمایا جو تمکو مناسب معلوم
ہوتا ہے وہ کرو اصحاب نے آپ کے واسطے ایک چبوترہ مٹی سے بنایا پھر آنحضرت صلعم
اوس چبوترہ پر بیٹھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت بیٹھتے تو آپ کے اصحاب آپکے
اطراف حلقہ باندہ کے بیٹھتے تھے۔ آنحضرت صلعم رینٹ یا تھوک کو نہیں پھینکتے مگر یہہ کہ
کوئی آدمی اوسکو اپنے ہاتھہ میں لے لیتا اور اوسکو اپنے چہرہ و جسم پر مل لیتا تھا۔ آنحضرت
صلعم جسوقت وضو کرتے تو آپ کے وضو کے پانی کے لینے کیواسطے قریب ہوتا کہ لوگ
آپس میں لڑائی کریں آنحضرت صلعم کی یہ ہیبت تھی کہ اصحاب جسوقت باتیں کرتے تو اپنی آواز کو پست نکالتے اور جسوقت
اصحاب آپکی طرف دیکھتے تو آپ کی تعظیم کیوجہ سے آپکی طرف تیز نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔
آنحضرت صلعم نصیحت کے ساتھہ اصحاب کی غمخواری کرتے تھے ابو سعید الخدری رض نے روایت کی ہے

کہ آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین بیٹھتے تو احتبا کی حالت مین بیٹھتے تہے احتبا اور حبوہ
نشست کی وضع اسطور سے ہے کہ اپنے پاؤن کو کہڑا کرکے چوتڑون پر کوئی شخص بیٹھے
اور ایک کپڑے کو کمر اور پاؤن پر شملہ کے طور پر لپیٹ لے یا تسمہ کی جای اپنے دونون
ہاتون کو پاؤن کے اطراف مین ڈال کے ملالے ۔ رسول اللہ صلعم کا اکثر بیٹھنا اسطور سے
تہا کہ اپنی دونون پنڈلیون کو کہڑا کرکے دونون ہاتون سے پکڑ لیتے تہے جیسے حبوہ کی
حالت ہوتی ہے آپ کے بیٹھنے کی جگہہ آپ کے اصحاب کی جگہہ سے نہین پہچانی جاتی تہی
اسلیئے کہ مجلس مین آپ جس جگاہ پہونچتے وہین بیٹہہ جاتے تہے ۔ اور آنحضرت صلعم ہرگز ایسی
حالت مین نہین دیکہے گئے جو بیٹھنے مین اپنے زانو بدلتے جس سے اصحاب پر جای تنگ ہو جاتی
مگر جسوقت جگہہ فراخ ہوتی تو آپ زانو بدل لیتے تہے ۔ آنحضرت صلعم اکثر رو بقبلہ بیٹھتے
تہے **قیلہ بنت مخرمہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ
مسجد مین قرفصا کی حالت مین بیٹھے تہے مین نے جسوقت دیکہا آپ ایسے خشوع کی حالت
مین تہے کہ مین آپ کو دیکہہ کے کانپ گئی قرفصا حبوہ کی حالت سے بیٹھنے کو کہتے ہین ۔
انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک مرد کو لائے وہ مرد آپکی
ہیبت سے کانپنے لگا آپ نے اوس مرد سے فرمایا تو خوف نہ کر مین بادشاہ نہین ہون جو تو
مجہہ سے خوف کرتا ہے مین قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہون کہ وہ خشک گوشت کہاتی
تہی اوس مرد نے اپنی حاجت کو بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو گئے اور فرمایا
ای لوگو تحقیق مین وہ ہون کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ تواضع کرو اگاہ ہو جاؤ
تم لوگ یہان تک تواضع کرو کہ کوئی شخص کسی پر فوقیت نہ ڈہونڈے اور کوئی شخص کسی پر فخر نکرے
اور تم لوگ خدا کے بندے باہم بہائی ہو جاؤ ۔

عبداللہ ابن زید نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلعم کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا آپ اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکہا تہا۔ ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جسوقت صبح کی نماز پڑہتے تو نماز کے بعد اپنی مجلس میں پالتھی سے اوسوقت تک بیٹھتے تھے کہ آفتاب نکلکر صاف طور سے نظر آتا۔ آنحضرت صلعم مجلس سے نہیں اوٹھتے مگر سبحانک اللّٰہم وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک فرماتے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجلس سے اوٹھے اور ان کلمات کو کہے تو جو گناہ مجلس میں اوس سے ہوا ہے بخشا جائیگا۔ آنحضرت صلعم جسوقت مجلس میں بیٹھتے اور اُٹھنے کیواسطے ارادہ کرتے تو دس بار سے پندرہ بار تک استغفار پڑہتے تہے اور ابن سنی نے روایت کی ہے کہ بیس بار پڑہتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت مجلس سے پہرتے تو اپنی طرف کو پلٹ جاتے تہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کہڑے ہوتے تو ایک ہاتھہ کو زمین پر ٹیک کے کہڑے ہوتے تہے۔

رسول اللہ صلعم کے تکیہ لگانے کی نسبت جابر بن سمرہ رض نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ آپ بائیں ہاتھہ سے تکیہ پر ٹیکا دئے ہوے تہے۔ ابی بکرہ رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم لوگوں کے ساتھہ اکبر کبائر کو نہ کہوں اصحاب نے کہا ہاں فرمایئے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا ماں باپ سے عقوق اختیار کرنا اکبر کبائر سے ہے ابی بکرہ رض نے کہا کہ رسول اللہ یہ فرما کر بیٹھہ گئے اور اوسوقت آپ تکیہ لگائے ہوے تہے پہر آپ نے فرمایا کہ اکبر کبائر جہوٹی شہادت ہے یا آپ نے قول زور فرمایا دیر تک یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ آپ چپ ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔

فصل چھٹی

آنحضرت صلعم کے کرم اور شجاعت کی صفت مین

جابر بن عبد اللہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم سے ہرگز کسی شے کا سوال نہین کیا گیا جو آپ نے اوس سے انکار کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کسی شے سے سوال نہیں کیے جاتے مگر اوس شے کو عطا فرما دیتے تھے اور دیدینے کے بعد سال بھر کا قوت جو آپکا ہوتا تو اوسکی طرف اعادہ فرماتے اور اوس قوت سے دیدیتے تھے اگر قبل سال کے گذرنے کے کوئی شے نہیں آتی تو آپ کو اکثر احتیاج ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شے کے واسطے سوال نہیں کیا گیا مگر یہہ کہ آپنے اوسکو کیا۔ آنحضرت صلعم کسی شے کے واسطے نہین نہ فرماتے تھے جسوقت آپ سے کسی شے کیواسطے سوال کیا جاتا اور آپکا ارادہ اوسکے کرنیکا ہوتا تو آپ نعم فرماتے تھے اور جسوقت آپ اوسکے کرنے کا ارادہ نہ کرتے تو آپ خاموش ہو جاتے تھے ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم خیر کے ساتھ اجود الناس تھے اور رمضان شریف کے مہینہ مین نہایت جود کرتے تھے یہان تک سلخ ہوجاتا پس جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور کلام اللہ شریف پڑھتے تھے جس وقت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ خیر مین آندہی سے زیادہ ہوتے تھے۔

عمر ابن الخطاب رض نے روایت کی ہے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور اوسنے سوال کیا کہ مجھکو کچھہ عطا کرین نبی صلعم نے فرمایا میرے پاس کوئی شے نہین ہے لیکن تو میرے پاس آتا رہ جس وقت میرے پاس کوئی شے آئیگی تو تیری حاجت کو پورا کرونگا عمر رض نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے آپ کو اوس چیز کی تکلیف نہین دی ہے جسپر آپ قدرت

نہین رکہتے رسول اللہ صلعم نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند جانا۔ ایک مرد نے انصار سے کہا یا رسول اللہ آپ خرچ کرو اور اللہ تعالی سے کمی کا خوف نرکہو رسول اللہ صلعم نے یہ بات سنکر تبسم فرمایا اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرہ مبارک مین مسرت ظاہر ہوئی پہر آپنے یہ فرمایا کہ مجہکو یہ حکم ہے کہ لوگون کی حاجت کو پورا کیا کرون آنحضرت صلعم کے پاس جب مال آتا تو رات مین اپنے پاس اوسکو نہین رکہتے یا دن میں قیلولہ کے وقت تک اوسکو نہیں رکہتے تہے تقسیم فرما دیتے تہے یعنی اگر آخر دن میں مال آیا تو اوسکو رات تک نہ رکہا اور اول دن مین مال آیا تو اوسکو قیلولہ کے وقت تک نہیں رکہا بلکہ اوسکی تقسیم میں تعجیل کرتے تہے۔

آنحضرت صلعم اسخی الناس تہے آپ کے پاس کوئی دینا اور کوئی درہم شب بہر نہیں ٹہیرتا تہا اگر تقسیم کے بعد کوئی شے باقی رہجاتی اور اوسکے دینے کے لئے کوئی شخص نہیں ملتا اور رات ہوجاتی تو آپ اپنے مکان میں جبتک آرام نہیں فرماتے تہے کہ حاجتمند کو دے کر اوس سے برائت حاصل کرلین۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک مرد آیا اور آپ سے سوال کیا آپنے اوسکو اسقدر بکریٹین عطا فرمائین کہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار کے طور پر ہوگئین وہ مرد اپنی قوم کیطرف لوٹ کر گیا اور اون سے کہا کہ تم لوگ اسلام قبول کرلو اسلئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا کرتے ہیں کہ کوئی شخص فقر کا خوف نہیں کرتا آنحضرت صلعم نے اکثر سو اونٹ عطا کر دئے ہیں اور آپنے صفوان کو سو اونٹ دئے پہر سو اونٹ دئے پہر سو اونٹ دئے یہ حالت آپکی بعثت سے پہلے تہی آنحضرت صلعم سے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ تحقیق آپ محتاجونکی برداشت کرتے ہین اور جو چیز موجود نہیں ہے اوسکو کسب کرتے ہین اور آپ سے حضرت خدیجہ رضہ نے کہا کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اللہ تعالے

آپ کو کبھی ذلیل نہیں کریگا اسلئے کہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں اور جو چیز موجود نہیں ہے
اوسکو آپ کسب کرتے ہیں اور محنت اوٹھاتے ہیں اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور
جس شخص کو امر حق میں مصیبت پہونچتی ہے اوسکی آپ اعانت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم
نے حضرت عباس کو اسقدر سونا دیا تھا کہ وہ اوسکو اوٹھا نہ سکتے تھے اور آنحضرت صلعم کے
پاس نوے ہزار درم آئے اور ایک بوریہ پر رکھ دیئے گئے آپ اونکی طرف کھڑے
ہوئے اور اونکو تقسیم کردیا کسی سائل کو رد نہیں کیا یہانتک کہ اونکی تقسیم سے فارغ ہوگئے
اور جسوقت آنحضرت صلعم حنین کے سفر سے واپس آئے اعراب نے آکر آپ سے سوال کیا
آپ کو یہانتک مضطر کیا کہ آپ ایک درخت کے پاس ہوگئے اور لوگ آپکی چادر کو اوچک کے
لے گئے آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چادر دیدو اگر میرے پاس اس عضاہ
کے درختوں کی تعداد میں اونٹ ہوتے تو میں اونکو تم لوگوں کے درمیان تقسیم کردیتا
پھر تم مجھکو نہ بخیل پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔ آپکی عطا سے یہ ہے کہ آپ نے ہوازن
کے قبیلے کے چھہ ہزار قیدیوں کو اونکے قبیلہ کی طرف واپس کردیا تھا۔

مواہب میں ہے کہ ابن فارس نے اپنی کتاب میں نبی صلعم کے اسما کے بیان
میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس یوم حنین میں ایک عورت آئی اور اوس نے ایک شعر پڑھا
جسمیں آپکی ایام شیرخوارگی کو ہوازن میں ذکر کیا تھا اور جو مال لیا گیا تھا آپ نے واپس کردیا
اور اوسکے ساتھ بہت کچھ عطا کی یہانتک کہ آپ نے اوسکو جو کچھ اوسدن عطا فرمایا تھا اوسکا
اندازہ کیا گیا تو پانچ لاکھ کی مقدار میں تھا ابن دحیہ نے کہا ہے کہ نہایت درجہ کی یہ جود
ہے اور وہ جود ہے کہ مثل اوسکے وجود میں نہیں سنی گئی **حضرت عائشہ** ام المومنین
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اوسکا بدل کرتے تھے

آنحضرت صلعم کے پاس ایک عورت ایک چادر لائی اور آپ سے کہا کہ یہہ چادر میں آپ کو
اوڑہاتی ہوں آپ نے وہ چادر لے لی آپ کو اوسوقت چادر کی احتیاج تہی اوسکو اوڑہ لیا اصحاب
سے ایک شخص نے وہ چادر آپ کے جسم مبارک پر دیکہی اور کہا یا رسول اللہ یہہ چادر کتنی اچہی ہے
مجہکو اوڑہا دیجیئے آپ نے فرمایا بہت بہتر جسوقت آپ اوٹہے اصحاب نے اوس شخص کو ملامت
کی اور کہا کہ تو نے یہہ کام اچہا نہیں کیا اسلیئے کہ تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا تہا کہ آنکو چادر کی
احتیاج تہی پہر تو نے اوس چادر کو مانگا تو تحقیق یہہ بات جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم سے کوئی شے
نہیں مانگی جاتی جو آپ اوس سے انکار کریں اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔
آنحضرت صلعم حلیم تہے آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا مگر یہہ کہ آپ اوس سے وعدہ کرتے
اور وفا فرماتے تہے اگر کوئی چیز آپ کے پاس ہوتی۔

آنحضرت صلعم کی شجاعت کی یہہ شان تہی کہ آپ اجد الناس اور اشجع الناس تہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکہا ہم نبی صلعم کے پاس چہپتے تہے
اور آپ ہماری بنسبت دشمن سے نزدیک تر تہے اور لڑائی میں تمام آدمیوں سے آپ اوس دن
شدید تہے اور حضرت علی نے کہا ہے کہ جسوقت جنگ کی شدت ہوتی اور ایک قوم دوسری
قوم سے جنگ کیواسطے ملی ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھہ اپنا بچاؤ کرتے تہے کوئی شخص
آپ سے زیادہ دشمن کے نزدیک نہیں تہا کہا گیا ہے کہ رسول صلعم قلیل الکلام و قلیل الحدیث
تہے جسوقت آدمیوں کو جنگ کیواسطے حکم دیتے تو خود مستعد ہو جاتے تہے اور از روے
قوت کے اشد الناس تہے اور آپ شجاع تہے جنگ میں دشمن سے قریب رہتے تہے۔

عمر ابن حصین رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی لشکر سے نہیں ملے مگر یہہ
کہ پہلے آپ ہی اوس لشکر کو مارتے تہے اصحاب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم قوی حملہ تہے

جسوقت مشرکین نے آپ کو گہیر لیا آپ خچر پر سے اوتر پڑے اور یہ فرماتے تھے

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آپ سے اشد نہین دیکہا گیا۔ ایک شخص نے براء ابن عازب رض سے پوچہا کیا تم لوگ حنین کی لڑائی مین رسول اللہ صلعم کے پاس سے بہاگ گئے اونہوں نے کہا ہاں ہم لوگ بہاگ گئے لیکن رسول اللہ صلعم نہین بہاگے حالت یہہ تہی کہ ہوازن کے لوگ تیر مار رہے تہے ہم جسوقت اونپر حملہ کیا وہ لوگ ہٹ گئے اور اونہوں نے جگہہ چہوڑ دی ہم لوگ غنیمت پر گرے پس ہوازن کے لوگ تیروں کے ساتہہ ہمارے مقابل آئے مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا کہ سفید خچر پر سوار تہے اور ابو سفیان ابن الحارث اوسکی لگام پکڑے ہوے تہے اور نبی صلعم فرما رہے تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آنحضرت صلعم سے اشد نہین دیکہا گیا۔

عباس رض نے روایت کی ہے کہ جسوقت مسلمان اور کفار جنگ مین باہم ملے مسلمانون نے پیٹہہ پہیر دی آنحضرت صلعم ارادہ فرما کر اپنے خچر کو ایڑہ مار رہے تہے اور اوسکو کفار کی جانب بڑہا رہے تہے اور اوسوقت مین آپکی خچر کی لگام پکڑے ہوے تہا اور خچر کو روک رہا تہا کہ سرعت نہ کرے اور ابی سفیان آپ کی رکاب پکڑے ہوے تہے۔ ابی ابن خلف جنگ بدر مین جبکہ فدیہ دیکر چہوٹا نبی صلعم سے کہتا تہا کہ میرے پاس ایک گہوڑی ہے ہر روز اوسکو ایک فرق جوار کہلاتا ہون جسکی مقدار سولہ رطل ہوتی ہے اوس گہوڑی پر آپ کو قتل کرونگا نبی صلعم نے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین تجہہ کو قتل کرونگا جسوقت جنگ احد مین ابی نے آنحضرت صلعم کو دیکہا اپنی گہوڑی پر سوار ہو کے رسول اللہ صلعم پر حملہ کیا مسلمانو نے اوسکے سامنے آکر روکنا چاہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس طرح وہ آرہا ہے اوسکو آنے دو

اوسکا راستہ چھوڑ دو آپ نے حارث بن صمہ سے حربہ لیا اور اوسکو اس طور سے حرکت دی کہ جو لوگ
اوسکے ساتھ تھے ایسے اوڑ گئے جیسے سرخ مکھیں اونٹ کی پیٹھ سے اوڑ جاتی ہین پھر نبی صلعم
اُبَیّ ابن خلف کے سامنے آئے اور اوسکی گردن میں اتنے زور سے نیزہ مارا کہ اُبَیّ لڑکتا ہوا
اپنے گھوڑے پر سے گر پڑا کہا گیا ہے بلکہ اوسکی پسلیوں سے ایک پسلی ٹوٹ گئی اُبَیّ قریش کیطرف
یوں کہتا ہوا لوٹ کے گیا کہ مجھکو محمد صلعم نے مار ڈالا قریش اُبَیّ سے کہتے تھے کہ تجھکو کچھ خوف نہیں
پروا نہ کر اُبَیّ نے کہا جو صدمہ مجھپر ہے اگر وہ صدمہ تمام آدمیوں پر ہوتا تو سب کو ہلاک کر ڈالتا کہ
محمد صلعم نے کیا یون نہیں کہا تھا کہ مین تجھکو قتل کرونگا قسم ہے اللہ کی اگر محمد صلعم مجھپر تھوک دیتے
تو بھی مار ڈالتے غرض قریش مکہ کی طرف واپس آئے اُبَیّ ابن خلف مقام سرف مین مر گیا۔

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اجود الناس اور احسن الناس اور اشجع الناس
تھے ایک رات ایک جانب سے ایک آواز ہولناک آئی کہ اہل مدینہ اوسکو سنکے بیقرار ہو گئے اور
آدمی آواز کی جانب گئے نبی صلعم سب لوگوں سے پہلے آواز کی جانب جا چکے تھے آپ سب لوگونکو
آگے ملے اونسے آپنے فرمایا تم لوگ ہرگز خوف نکرو تم لوگ ہرگز خوف نکرو اور آپ ابی طلحہ کی گھوڑی کی ننگی پیٹھ پر
سوار تھے زین نہین تھی اور آپکی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی آپ نے اوس فرس کی نسبت
فرمایا کہ مین نے اسکو بحر پایا اس گھوڑے کا نام مندوب تھا بخاری کی ایک حدیث مین یون
وارد ہے کہ اہل مدینہ ایکبار بیقرار ہوے نبی صلعم ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوے اور وہ
گھوڑا بہت تنگ قدم ڈالتا اور سست رفتار تھا جسوقت آنحضرت صلعم واپس تشریف لائے
آپنے فرمایا ہمنے تمہارے اس گھوڑے کو بحر پایا اسکے بعد کسی گھوڑے نے گھڑ دوڑ مین
اوسکا مقابلہ نہین کیا نہایت تیز رفتار ہو گیا تھا بحر اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دوڑنے
مین لانبے قدم ڈالتا ہے۔

باب چھٹا

نبی صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کی صفت مین اس باب مین تین فصلین ہین

فصل پہلی

نبی صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت مین

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے واسطے مین تم لوگون سے زیادہ تقوی
اور خوف رکھنے والا ہون اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھہ تم سے مین زیادہ
عالم اور زیادہ تر خوف رکھنے والا ہون اور بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جو بات
مین جانتا ہون اگر تم لوگ اوسکو جانتے تو تم لوگ البتہ تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور صحیح مسلم
مین انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ محمد کی جان
اوسکے ہاتھہ مین ہے جو چیز مین نے دیکھی ہے اگر تم لوگ دیکھتے تو البتہ تھوڑا ہنستے اور بہت روتے
اصحاب نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا ہے آپنے فرمایا کہ مین نے جنت اور
دوزخ کو دیکھا ہے **مغیرہ بن شعبہ** اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے یہانتک
نماز پڑھی کہ آپ کے دونون پاؤن سوج گئے آپ سے کہا گیا کہ آپ یہہ تکلیف اوٹھاتے ہین
اللہ تعالی نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دئے آپ نے فرمایا کیا مین شکرگزار
بندہ ہوؤں **باجوری** نے کہا ہے کہ گناہ قدیم اور حدیث کی نسبت اشکال وارد ہوتا ہے
اسلئے کہ بسبب معصوم ہونے کے آنحضرت صلعم پر کوئی گناہ نہیں ہے بہتر وہ بات ہے جو اس
مقام پر کہی گئی ہے کہ یہہ مسئلہ قبیل حسنات الابرار سیات المقربین سے ہے اسواسطے کہ انسان
بسبب ضعف عبودیت اور عظمت ربوبیت الہی کے تقصیر سے خالی نہیں ہے اگرچہ آنحضرت صلعم

صلعم ایسی طاعات و عبادات میں اعلیٰ مقامات اور رفیع درجات رکہتے ہے مگر تحقیق آنحضرت
صلعم نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ
عَلٰی نَفْسِكَ اسلئے کہا گیا ہے کہ مغفرت دو قسم ہے ایک مغفرت عوام کے واسطے ہے وہ
عام مخلوق کے دلوں سے مسامحت ہے دوسری مغفرت خواص کے واسطے ہے وہ کمی اعمال
سے مسامحت ہے اسود بن یزید رح نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض
سے رسول اللہ صلعم شب میں جو نماز پڑہتے تہے اوسکی نسبت دریافت کیا حضرت ام المومنین نے کہا
کہ رسول اللہ صلعم اول شب میں سو رہتے تہے پہر اوٹہتے تہے اگر صبح ہو جاتی تو وتر پڑہ لیتے پہر اپنے
بستر پر تشریف لاتے اگر آپ کو حاجت ہوتی تو اپنے اہل کیطرف متوجہ ہوتے جسوقت اذان سنتے
کہڑے ہو جاتے اگر آپ کو غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر لیتے تہے اور نماز
کے واسطے نکلتے تہے ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ میں ایک رات حضرت میمونہ
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شب میں رہا اور بستر کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلعم
بستر کے طول میں لیٹے اور رسول اللہ صلعم آدہی رات تک سوئے آدہی رات کا پہلا حصہ کم ہوگا
یا آخر کا حصہ کم ہوگا رسول اللہ صلعم بیدار ہوئے اور خواب سے اپنی آنکہیں ملیں اور سورہ آل عمران
سے دس آیتیں جو آخر میں ہیں اوسکے اول یہ آیت شریفہ ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اوسکو آخر سورہ تک پڑہا اور مشک پانی کی لٹک رہی تہی آپ اوسکی طرف کہڑے
ہوئے اور اوس سے وضو کیا اور اچہے طور سے وضو کیا پہر آپ کہڑے ہو کے نماز پڑہنے
لگے عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ میں آپ کے پہلو کی طرف کہڑا ہوا رسول اللہ صلعم نے اپنا سیدہا ہاتہ
میرے سر پر رکہا پہر میرا سیدہا کان پکڑا اور اوسکو مروڑا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرا کان
پکڑا اور سیدہی جانب سے مجہکو پہیر لایا پہر آپ نے دو دو رکعت کرکے بارہ رکعتیں پڑہیں پہر وتر پڑہے

اور لیٹ گئے یہاں تک کہ موذن نے آکر اذان کہی آنحضرت کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں
خفیف پڑہیں پھر مکان سے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑہی صحیح میں انس رض سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم ہر نماز کے واسطے وضو کرتے تھے اور بھی ابن عباس رض سے روایت ہے
کہ نبی صلعم شب میں تیرہ رکعتیں پڑہا کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت ہے
کہ جس وقت نبی صلعم نے شب میں نماز نہیں پڑہی اور آپ کو خواب نماز سے مانع ہوئی یا جو اسے آنکی
آنکھیں بند ہو گئیں تو دن میں بارہ رکعتیں پڑہتے تھے ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا تم لوگوں سے جو شخص رات میں نماز کیواسطے کھڑا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی نماز
دو رکعات خفیفہ کے ساتھ شروع کرے زید بن خالد الجہنی رض نے روایت کی ہے کہ
میں دہلیز یا خیمہ سے تکیہ لگا کے رسول اللہ صلعم کی نماز کو دیکھتا رہا رسول اللہ صلعم نے دو رکعتیں
خفیف پڑہیں پھر دو رکعتیں نہایت طویل پڑہیں پھر دو رکعتیں ان طویل رکعتوں سے کم پڑہیں پھر دو
رکعتیں ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں پھر دو رکعتیں ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں پھر دو رکعتیں
ان دونوں رکعتوں سے کم پڑہیں اور ایک رکعت تنہا پڑہی جملہ تیرہ رکعتیں پڑہیں۔
ابو سلمہ بن عبد الرحمان رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ ام المومنین
رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم رمضان شریف میں نماز کس طور سے پڑہتے تھے حضرت
عائشہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں
پڑہتے تھے چار رکعتیں آپ ایسی خوبی اور ایسے طول کے ساتھ پڑہتے تھے کہ اونکی خوبی اور
طول کو نہ پوچھو پھر آپ چار رکعتیں ایسی خوبی اور ایسے طول کے ساتھ پڑہتے تھے کہ اونکی خوبی
اور طول کو نہ پوچھو پھر آپ تین رکعتیں پڑہتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین رض نے کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا آپ قبل وتر پڑہنے کے سو جاتے ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا

اسی عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا اور بھی حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم رات کی نماز سے گیارہ رکعتیں پڑہتے تھے اور ان گیارہ رکعات سے
ایک رکعت تنہا پڑہتے تھے جسوقت نماز سے فارغ ہوتے تو سیدہے پہلو پر لیٹ جاتے
تھے۔ اور بھی حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم بعض اوقات میں شب کی
نماز سے نو رکعتیں پڑہتے تھے حذیفہ بن یمان رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ
صلعم کے ساتھہ شب کی نماز پڑہی جسوقت آپ نماز مین داخل ہوے اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت
والکبریا والعظمۃ فرمایا پہر آپنے سورۂ بقر پڑہی اور رکوع کیا آپکا رکوع مثل قیام کے تہا اور رکوع میں
سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے تہے پہر آپ نے سر کو اوٹہایا اور قیام کیا آپکا قیام مثل
رکوع کے تہا اور آپ لربی الحمد لربی الحمد کہتے تہے پہر آپنے سجدہ کیا آپکا سجدہ قیام کے مثل تہا
اور سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی کہتے تہے پہر آپ نے سر کو سجدہ سے اوٹہایا درمیان
دونوں سجدوں کے مثل سجدوں کے دیر واقع ہوئی اور آپ رب اغفرلی رب اغفرلی کہتے تہے یہانتک
کہ آپنے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا اور سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام پڑہی یعنی رسول اللہ
صلعم نے چار رکعتیں پڑہیں اول رکعت میں سورۂ بقر پڑہی اور دوسری رکعت مین سورۂ آل
عمران اور تیسری رکعت میں سورۂ نسا اور چوتہی رکعت مین سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام پڑہی
ان دونوں میں اس حدیث کے راوی شعبہ رض سے شک واقع ہوا ہے حضرت عائشہ
ام المومنین رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شب میں قرآن شریف کی ایک
آیت کے ساتھہ قیام کیا عبد اللہ ابن مسعود رض نے روایت کی ہے کہ ایک رات مین نے رسول اللہ صلعم
ساتھہ نماز پڑہی آپ اتنی دیر تک کہڑے رہے کہ میں نے بُرے امر کا قصد کیا عبد اللہ ابن مسعود سے پوچہا گیا کہ تمنے
کونسے برے امر کا قصد کیا او سنے کہا مین نے ارادہ کیا کہ میں بیٹہہ جاؤں اور رسول اللہ صلعم کو چہوڑ دوں۔

حضرت عائشہ ام المومنین رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیٹھ کے نماز
پڑھتے تھے اور بیٹھے بیٹھے قرأت فرماتے تھے جبکہ قرأت سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب
باقی رہتیں آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری
رکعت میں بھی ایسا ہی عمل کرتے جیسا کہ پہلی رکعت میں کیا تھا عبداللہ بن شقیق رض نے روایت
کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم نماز نوافل کس طور سے پڑھتے
تھے اونہوں نے فرمایا کہ آپ بڑی رات تک کھڑے ہو کے پڑھتے تھے اور بڑی رات تک بیٹھ
کے پڑھتے تھے جس وقت کھڑے ہوئے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور جس وقت
بیٹھ کے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھے رہتے تھے۔

حضرت حفصہ ام المومنین رض زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز
نفل بیٹھ کے پڑھتے تھے اور اوس میں سورہ کو ایسی ترتیل یعنی ٹھہراؤ کے ساتھ پڑھتے کہ اطول
سورۃ سے وہ سورۃ اطول ہو جاتی تھی ام سلمہ رض نے روایت کی ہے کہ قسم خدا کی کہ اوسکے
ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلعم وفات کے وقت تک بیٹھ کے نماز پڑھتے رہے مگر فرض
نماز کو کھڑے ہو کے پڑھتے تھے۔

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم رات کا قیام نہیں چھوڑتے تھے
اور جس وقت آپ بیمار ہوتے یا آپ کو کسل ہوتا بیٹھ کے نماز پڑھتے تھے ابن عمر رضی اللہ نے روایت
کی ہے کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ ظہر کے قبل دو رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے
بعد آپ کے مکان میں پڑھیں اور دو رکعتیں عشا کے بعد آپکے مکان میں پڑھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں خفیف پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رض نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم فجر کی دو رکعتیں سفر اور حضر اور صحت اور بیماری میں نہیں چھوڑتے

تھے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے آٹھ رکعتیں حفظ کی ہیں
دو رکعتیں ظہر کے قبل اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد
ابن عمر رض نے کہا کہ صبح کی دو رکعتوں کی سنت حضرت حفصہ رض نے مجھسے روایت کی ہے اور میں
اون دونوں رکعتوں کو آنحضرت صلعم سے گمان نہیں کرتا تھا **معاذہ** رض نے روایت کی
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلعم چاشت کی نماز پڑھتے
تھے حضرت عائشہ رض نے کہا ہاں چاشت کی نماز میں چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جسقدر چا
چاہتا چار رکعات پر زیادہ بھی کر دیتے تھے **انس** رض نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم چاشت کی
نماز چھ رکعتیں پڑھتے تھے **ابو سعید الخدری** رض نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم چاشت
کی نماز وہاں تک پڑھتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ پڑھنے کو نہیں چھوڑینگے اور ایسا
چھوڑ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ نہیں پڑھینگے **ابو ایوب الانصاری** رض نے روایت کی
ہے کہ نبی صلعم ہمیشہ آفتاب کے زوال کے وقت چار رکعتیں پڑھتے تھے میں نے آنحضرت صلعم سے
دریافت کیا کہ آپ ہمیشہ چار رکعتیں آفتاب کے زوال کے وقت پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زوال
شمس کے وقت آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جبتک ظہر کی نماز
نہیں پڑھی جاتی وہ دروازے بند نہیں کیے جاتے ہیں اس بات کو دوست رکھتا ہوں
کہ میری نیکی اس گھڑی میں آسمان کیطرف صعود کرے میں نے دریافت کیا کیا ان چار رکعات
میں قرأت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہاں قرأت ہے میں نے کہا کیا ان کے درمیان سلام
ہے اور میں بھی پڑھوں آنحضرت صلعم نے مجھکو منع فرمایا **ام ہانی** رض نے روایت کی ہے
کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول اللہ صلعم میرے مکان میں آئے اور آپ نے غسل فرمایا آٹھ
رکعتیں پڑھیں میں نے رسول اللہ صلعم کو کبھی نہیں دیکھا جو آپ نے اوس نماز سے خفیف نماز پڑھی ہو

البتہ اوس نماز میں رکوع اور سجود پورے طور سے کئے تھے ۔ انس رضہ سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلعم جسوقت آدمیوں کو نماز پڑہاتے تھے تو نماز پڑہانے میں آدمیوں سے زیادہ
خفت کرتے تھے اور جسوقت آپ تنہا نماز پڑہتے تو نہایت طول کے ساتھہ نماز پڑہتے تھے
عبد اللہ بن سعید رضہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے مکان اور مسجد
میں نماز پڑہنے کیلئے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا مکان مسجد سے کسقدر قریب
ہے اگر میں اپنے مکان میں نماز پڑہوں تو میرے نزدیک یہ بات اوس سے زیادہ اچھی ہے کہ میں مسجد
میں نماز پڑہوں مگر جو نماز فرض ہے میرے نزدیک اوسکا مسجد میں پڑہنا اچھا ہے اور دوسری
نماز مکان میں پڑہنا بہتر ہے تاکہ مکان اور اہلبیت کو برکت حاصل ہو اور اوسکی وجہہ سے دل
ملائکہ ہوا اور شیطان مکان سے چلا جائے انس رضہ نے روایت کی ہے کہ جسوقت سردی کی
شدت ہوتی تو رسول اللہ صلعم پہلے سے نماز پڑھ لیتے اور اگر حرارت کی شدت ہوتی تو ٹھنڈے
وقت نماز پڑہتے تھے ابن مسعود رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑہنے
والوں میں زیادہ نماز پڑہتے تھے اور اللہ تعالی کا ذکر کرنیوالوں میں زیادہ ذکر کرتے تھے ۔
حذیفہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو جسوقت کسی قسم کا غم ہوتا تو آپ نماز پڑہتے
تھے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی مقام میں اوترتے تاوقتیکہ دو رکعت
نماز نہیں پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے ۔ آنحضرت صلعم اس بات کو دوست رکھتے
تھے کہ نماز میں مہاجرین اور انصار آپ کے نزدیک ہیں تاکہ آپ جو کچھہ پڑہیں وہ اوسکو یاد کرلیں
آنحضرت صلعم جانماز اور مسواک اور کنگھی کو نہیں چھوڑتے تھے امام احمد اور مسلم اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نماز
سے پہرتے تو تین بار استغفار پڑہتے تھے پہر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

یا ذی الجلال والاکرام فرماتے تھے ۔

فصل دوسری

رسول اللہ صلعم کے روزہ کی سنت میں

عبداللہ ابن شقیق رض سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلعم کے روزہ کی کیفیت پوچھی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس طور سے روزے رکھتے تھے کہ افطار نہیں کرتے تھے ہم لوگ آپکے افطار نہ کرنے سے کہتے تھے کہ آپ افطار نہ کرینگے روزہ رکھیں گے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ آپ ہمیشہ افطار کرینگے اور کبھی روزہ نہیں رکھینگے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب سے مدینہ میں آئے سوای رمضان شریف کے مہینہ کے کسی مہینہ میں پورے روزے نہیں رکھے انس رض سے آنحضرت صلعم کے روزہ کا احوال پوچھا گیا انس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مہینہ میں اس طور سے روزے رکھتے تھے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ مہینہ بھر میں افطار کا ارادہ نہیں کرینگے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ مہینہ میں روزہ کا ارادہ نہیں فرمائینگے اگر تو یہ چاہتا کہ آپ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھے مگر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا اور تو یہ چاہتا کہ آپ کو رات میں سوتے ہوئے دیکھے مگر سوتے ہوئے دیکھتا ام سلمہ رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دو مہینے تک متواتر روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان میں متواتر روزے رکھتے ہوئے دیکھا حضرت عائشہ ام المومنین رض سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے میں زیادہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا شعبان میں قلیل روزے نہیں رکھتے بلکہ تمام مہینہ روزے رکھتے تھے عبداللہ ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

صلعم ہر مہینہ کے غرہ سے تین دن تک روزہ رکھتے تھے اور بہت کم اتفاق ہوتا کہ آپ جمعہ کو بلا
روزہ نہیں رکھتے اور افطار کرتے **حضرت عائشہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلعم دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کی جستجو میں رہتے تھے۔ **ابوہریرہ** رضہ نے روایت
کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن مخلوق کے اعمال عرض
کئے جاتے ہیں میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میرے اعمال عرض کئے جاویں اور
میں روزہ سے ہوں۔ اور بھی ابوہریرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اکثر دوشنبہ
اور پنجشنبہ کے دن روزہ رکھتے تھے آپ سے ان دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی گئی
آپ نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن مخلوق کے اعمال عرض کئے جاتے ہیں پس
ہر مسلمان کی مغفرت کی جاتی ہے مگر دو شخصوں کی بخشش نہیں ہوتی جنہوں نے آپس میں
جدائی اختیار کی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اعمال کو پیچھے ہٹاؤ **حضرت ام سلمہ** رضہ نے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اکثر شنبہ اور یکشنبہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے
کہ شنبہ اور یکشنبہ مشرکین کی عید کے دن ہیں میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ مشرکین کے
خلاف کروں **حضرت عائشہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم شروع مہینہ میں
شنبہ یکشنبہ دوشنبہ کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینے میں سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو روزہ رکھتے تھے
معاذہ رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے دریافت کیا کیا آں حضرت صلعم
ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں روزہ رکھتے تھے میں نے دریافت کیا
مہینہ میں کون سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم دنوں کی
پروا نہیں کرتے تھے اول اور درمیان اور آخر مہینہ میں جب چاہتے روزہ رکھتے تھے۔
ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم ایام بیض کے روزے سفر اور حضر میں

ہیں چھوڑتے تھے ایام بیض مہینہ میں تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ہے ان کو ایام بیض کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند اول شب سے آخر شب تک رہتا ہے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ یوم عاشورا ایک دن تھا قریش ایام جاہلیت میں اس دن میں روزہ رکھتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے جبکہ رسول اللہ صلعم مدینہ منورہ میں آئے آپ نے یوم عاشورا میں روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن میں روزہ رکھنے کے واسطے فرمایا جس وقت رمضان فرض ہوا رمضان ہی روزہ رکھنا فرض ہوا تو آپ نے عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا پس جس شخص نے چاہا یوم عاشورہ میں روزہ رکھا اور جس شخص نے چاہا ترک کر دیا۔

حضرت علی رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم یوم عاشورا میں روزہ رکھتے تھے اور اس دن میں روزہ رکھنے کے واسطے امر فرماتے تھے حضرت حفصہ رض نے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نویں ذی الحجہ اور یوم عاشورا اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزہ رکھتے تھے یعنی تمام مہینوں سے ہر مہینہ کے اول دوشنبہ کو اور آخر جمعہ سے پنجشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھتے تھے جابر رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو یہ بات پسند تھی کہ جبتک ملتے ہیں آپ رطب سے روزہ افطار کریں اور جب رطب نہ رہیں اور تمر ہوں تو اون سے روزہ افطار کریں اور رطب اور تمر سے روزہ کو ختم کریں اور تین یا پانچ یا سات رطب یا تمر تناول فرماتے تھے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ تین رطب سے روزہ افطار کریں یا جس چیز کو آگ نہ پہونچی ہو اوس سے روزہ افطار کریں۔ اور بھی انس رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نماز پڑھنے سے پہلے رطب سے روزہ افطار فرماتے تھے اگر رطب ہوتے تو تمر سے افطار کرتے تھے اور اگر تمر بھی نہوتے تو چلوں سے پانی پیکر افطار کرتے تھے اور بھی

انس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کسی قوم کے پاس روزہ افطار فرماتے
تو اون لوگوں کو دعا دیتے تھے کہ تمہارے پاس روزہ دار لوگ افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ
کھائیں اور تمہارے پاس ملائکہ نازل ہوں ابن الزبیر رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم
جب کسی قوم کے نزدیک افطار کرتے تو اسطور سے دعا دیتے تھے تمہارے پاس روزہ دار لوگ
افطار کریں اور ملائکہ تم پر رحمت بھیجیں ابن عمر رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت
افطار کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے تشنگی جاتی رہی اور رگیں تر و تازہ ہوگئیں اگر اللہ تعالے
نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا معاذ بن زہرہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت
روزہ افطار فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْتُ معاذ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت روزہ افطار فرماتے تھے
تو اسطور سے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ
ابن عباس رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم افطار کے وقت اسطور سے کہتے تھے
اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
علقمہ رضہ نے روایت کی کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلعم
کچھ دنوں کو مخصوص کر لیتے تھے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کا عمل ہمیشہ تھا
اور اوسکے واسطے رسول اللہ صلعم جو کچھ قوت رکھتے تھے تم لوگوں سے کون شخص اوسکی
طاقت رکھتا ہے حضرت عائشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم میرے
پاس آئے میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے دریافت فرمایا یہہ کون عورت ہے
مین نے کہا فلاں عورت ہے جو رات مین نہین سوتی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگ جسقدر
طاقت رکھتے ہو اوسقدر عمل کرنا چاہیے قسم بخدا اللہ تعالے تمہارے اعمال سے ملول نہیں ہوتا

یہانتک کہ تم خود اپنے اعمال سے ملول ہو جاؤ رسول اللہ صلعم کو وہ بات دوست تھی جسکو آپ کا
ہم صحبت ہمیشہ کرتا تھا ابوصالح رض نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رض اور
حضرت ام سلمہ رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک کونسا عمل دوست تر تھا
انہوں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تھا جو ہمیشہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہوتا بخاری نے
حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک دین کا وہ کام نہایت پیارا تھا
جس پر آپ کے ہم صحبت نے مداومت کی ہو

فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی صفت میں

عوف ابن مالک نے روایت کی ہے کہ ایک رات میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھا آپ نے
مسواک کی پھر وضو کیا پھر اوٹھ کے نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے میں آپ کے ساتھ اوٹھا
آپ نے نماز شروع کی اور سورۂ بقرہ آغاز کی آپ رحمت کی آیت پر نہیں گذرتے مگر یہ
کہ ٹھیر گئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور عذاب کی آیت پر نہیں گذرے مگر یہ کہ ٹھیر گئے
اور اعوذ پڑھی پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں قیام کی مقدار میں ٹھیرے اور رکوع میں
سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ فرماتے تھے پھر آپ نے رکوع کی مقدار میں سجدہ کیا
اور سجدہ میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ کہتے تھے پھر آپ نے سورۂ آل عمران
پڑھی پھر سورت کے بعد سورت پڑھی اور قیام اور رکوع اور سجدے جیسے پہلے کیا تھا ایسی ہی کیے
حذیفہ رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جس وقت آیت خوف پر گذرتے تو اعوذ
پڑھتے تھے اور جس وقت آیت رحمت پر گذرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے اور جس وقت
اوس آیت پر گذرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ ہے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے ابی لیلیٰ رض نے

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت اس آیت پر گذرتے جس میں آتش دوزخ کا ذکر ہے
تو ویل لاہل النار واعوذ باللہ من النار فرماتے تھے **یعلی بن مملک** سے روایت کی ہے
کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضہ سے آنحضرت صلعم کی قرأت کو دریافت کیا حضرت ام سلمہ رضہ نے
آپ کی قرأت کی تعریف حرفاً حرفاً تفسیر کے ساتھ فرمائی **قتادہ** رضہ سے روایت کی ہے
کہ میں نے انس رضہ سے دریافت کیا رسول اللہ صلعم کی قرأت کس طور سے تھی انس رضہ نے کہا
مد کے ساتھ تھی **حضرت ام سلمہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم قرأت کو ٹھہر ٹھہر کے
ادا کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر ٹھیر جاتے پھر الرحمن الرحیم پڑھ کر ٹھیر جاتے پھر مالک
یوم الدین پڑھتے تھے **عبد اللہ بن قیس** رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت
عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلعم کی قرأت کو دریافت کیا کیا آہستہ پڑھتے تھے یا آواز سے پڑھتے تھے
حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ آہستہ اور آواز دونوں طور سے قرأت کرتے تھے اکثر آہستہ پڑھتے تھے
اور اکثر آواز سے پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن قیس نے کہا کہ میں نے کہا الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے
اس امر میں وسعت دی ہے **ابوہریرہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت
رات میں قرأت کرتے کبھی پکار کے اور کبھی آہستہ پڑھتے تھے۔ **ام ہانی** رضہ نے روایت کی ہے
کہ میں رات میں رسول اللہ صلعم کی قرأت کو سنتی تھی اور میں اپنے عریش پر ہوتی تھی **معاویہ
بن قرہ** رضہ نے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل سے سنا ہے وہ روایت
کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فتح کے دن دیکھا کہ اپنے ناقہ پر سوار تھے اور
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
پڑھتے تھے اور اسکے پڑھنے کے بعد آپنے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا معاویہ
بن قرہ نے کہا اگر مجھ کو آدمیوں کے جمع ہونے کا خوف نہوتا تو میں تم لوگوں کے سامنے

جس صورت میں رسول اللہ صلعم نے سورہ مذکور پڑھی تھی پڑھنا یا صوت کی بجائے لحن کا لفظ کہا ہے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی قرأت اس طور ہوتی کہ جو شخص اپنے حجرہ میں ہوتا وہ اکثر سنتا تھا اور آپ پڑھتے وقت اپنے مکان میں ہوتے یعنی رسول اللہ صلعم جسوقت اپنے مکان میں پڑھتے اور اہلبیت سے جو شخص مکان کے حجرے میں ہوتا آپکی قرأت کو سنتا تھا اور آپ کی آواز حجروں سے اوس پار نہیں جاتی تھی ابوہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم جسوقت اس آیت کو پڑھتے اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقٰادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی تو لفظ بلی فرماتے تھے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تو سبحان ربی الاعلی کہتے تھے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تلاوت فرماتے تو لفظ آمین کہتے تھے صف اول میں جو شخص آپ کے نزدیک ہوتا وہ لفظ آمین کو سنتا تھا۔

حضرت عائشہ رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم قرآن شریف کو تین دن سے کم میں ختم نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کلام اللہ شریف ختم کرتے تو اپنے اہل کو جمع فرماتے اور دعا کرتے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کلام اللہ شریف ختم کرتے تو اول قرآن سے پانچ آیتیں پڑھتے تھے۔

باب نواں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے مختلف اخبار اور بعض اون اذکار اور دعاؤں کے بیان میں جنکو آپ اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے اور آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث

جوامع الکلم اس باب میں بیان کی گئی ہیں اس باب میں تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احوال کی مختلف اخبار میں

قاضی عیاض کی شفا میں ہے کہ رسول اللہ صلعم ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو پاک اور صاف جنا جیسے مولود کے ساتھ آلایش ہوتی ہے آپکے ساتھ کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی اور عکرمہ کی حدیث میں ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سو جاتے اور آپ کے سونے کے خراٹے سُنے جاتے تھے آپ نیند سے اوٹھ کے نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم محفوظ تھے۔ آنحضرت جس وقت حاجت بشری کیواسطے ارادہ فرماتے تو زمین شق ہو جاتی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب کو نگل جاتی تھی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب سے پاکیزہ خوشبو مہکتی تھی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلعم سے کہا آپ بیت الخلا میں جاتے ہیں ہم کوئی شے فضلہ کی قسم سے نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا ای عائشہ کیا تمکو علم نہیں ہے کہ انبیا سے جو شی خارج ہوتی ہے زمین اوسکو نگل جاتی ہے اوس فضلہ سے کوئی شے نہیں دیکھی جاتی۔

ایک گروہ نے اہل علم سے آنحضرت صلعم کے فضلہ اور پیشاب کی نسبت کہا ہی کہ در اصل اس بات کی دلیل کہ آپ کا فضلہ اور پیشاب دونوں طاہر تھے یہ ہے کہ آپکی کوئی شے ایسی نہ تھی کہ مکروہ معلوم ہوتی اور بغیر خوشبو کے ہوتی اسی قبیل سے حضرت علی رضہ کی حدیث ہے کہ میں نے نبی صلعم کو بعد وفات کے غسل دیا اور میں نے چاہا کہ جو چیز میت سے نکلتی ہے اوسکو دیکھوں میں نے کوئی شے نہیں پائی میں نے کہا طبت حیا و میتا یعنی آپ زندگی میں

اور مرنے کے بعد بھی پاکیزہ رہے اور آپ سے ایسی خوشبو ظاہر ہوئی کہ لوگوں نے ویسی
خوشبو ہرگز نہیں پائی تھی اور حضرت علی رضہ کے قول کی مثل حضرت ابوبکر رضہ نے بھی کہا ہے
جسوقت حضرت ابوبکر رضہ نے نبی صلعم کو بعد وفات کے بوسہ دیا ہے اور انہیں شواہد سے یہ ہے
کہ مالک بن سنان نے یوم احد میں آپ کا خون پی لیا اور آپ کے خون کو منہ سے چوسا تھا
آنحضرت صلعم نے مالک بن سنان کو منع نہیں کیا بلکہ اوس خون کے گوارا ہونے کے لئے فرمایا
اور یوں کہا کہ مالک بن سنان نے جو میرا خون پیا ہے اوسکو ہرگز آتشِ دوزخ نہیں پہونچیگی اور
اسی کی مثل یہ واقعہ ہے کہ آپکی حجامت کا خون عبداللہ بن زبیر نے پی لیا تھا آنحضرت صلعم نے
عبداللہ ابن زبیر کی نسبت فرمایا وَیلٌ لَّکَ مِنَ النَّاسِ وَوَیلٌ لَّھُم مِنکَ اور آپنے
خون کے پینے کو منع نہیں کیا اور اسی قبیل سے آنحضرت صلعم سے روایت کیا گیا ہے کہ
ایک عورت نے آپکا پیشاب پی لیا تھا آپ نے اوس عورت سے کہا تو اپنے پیٹ کی درد کا شکوہ
عمر بھر نہ کریگی اور جن لوگوں نے آپکا خون یا پیشاب پیا آپ نے انکو منہ پاک کرنیکے واسطے نہیں فرمایا
اور نہ اوسکے اعادہ سے ممانعت کی۔

آنحضرت صلعم کے لعاب دہن مبارک کی یہ شان تھی کہ انس رضہ کے مکان میں ایک کنواں تھا
آپ نے اوسمیں لعاب ڈالا اوسکی برکت سے اوس کنوے کا پانی اسقدر میٹھا ہو گیا کہ مدینہ شریف میں
اوس سے زیادہ کوئی کنواں میٹھا نہ تھا اور آپ کے پاس ایک ڈول پانی کا لایا گیا آپنے اوس
ڈول سے پانی پیا پھر ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا گیا اوس کنوے سے مشک کی بو مہکنے لگی
احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلعم عاشورے کے دن اپنے دودھ پینے والے بچوں اور حضرت فاطمہ زہرہ
رضی اللہ عنہا کے شیرخوار بچوں کو بلاتے اور اونکے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالتے اور اون

بچونکی مائوں سے فرماتے تہے کہ رات تک ان بچوں کو دودہ نہ پلانا آپ کا لعاب دہن
اون بچوں کو دن بہر کیواسطے کفایت کرتا تہا اس حدیث کو بیہقی نے روایت کیا ہے
عمیرہ بنت مسعود رض اور اونکی بہنیں آنحضرت صلعم کے پاس بیعت کیواسطے آئین
اور یہہ پانچ عورتین تہین اونہوں نے آنحضرت صلعم کو خشک گوشت کہاتے ہوے پایا
جسکو قدید کہتے ہین آنحضرت صلعم نے اونکے واسطے گوشت کا ایک ٹکڑا چبایا اور اونکو دیا
اونمیں سے ہر ایک عورت نے اپنے مُنہ مین چبایا مرنے کے وقت تک اون عورتوں کے
مُنہ مین بدبو نہیں پائی گئی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عتبہ رض کے جسم پر پہنسی اچہلی تہی آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک پر لعاب دہن کو
لگا کے پہونکا اور عتبہ کی پیٹہہ پر دست مبارک کو پہیرا عتبہ کے جسم سے زیادہ خوشبو کسی شخص مین
نہیں سونگہی جاتی تہی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حضرت حسن رض کو پیاس
لگی تہی آنحضرت صلعم نے اپنی زبان مبارک اونکو دی حضرت حسن نے آپکی زبان مبارک کو چوسا
اور سیراب ہو گئے **قاضی عیاض** نے شفا مین اپنی سند سے عبداللہ بن ابی الحمساء
سے روایت کی ہے کہ بعثت سے پہلے نبی صلعم کے ساتھہ مین نے بیع کی اور باقی چیز کو مین نے آپکے
واسطے رکہہ چہوڑا اور مین نے آپ سے کہا کہ باقی شے کو لیکے آپکی جگہہ پر آتا ہوں مین بہول گیا۔
اور تین دن کے بعد مجکو یاد آیا مین آیا تو مین نے آپ کو آپکی جا ہی پر پایا آپ نے فرمایا ای جوان تو نے
مجہہ کو تکلیف دی ہے مین اسجگہہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون حضرت عائشہ رض سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک جہوٹ ابغض اشیا سے تہا۔ آنحضرت صلعم کے اہل سے
اگر کوئی شخص جہوٹ بولتا اور آپ اوس پر مطلع ہوتے اوس شخص سے مُنہ پہیر لیتے تہے یہانتک
کہ وہ شخص جہوٹ سے توبہ کرتا۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازہ

سیدھے نہیں آتے بلکہ دروازہ کے سیدھے یا بائیں بازو سے آتے اور السلام علیکم السلام علیکم
فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے پاس جسوقت غنیمت آتی آپ اوسی دن اوسکو تقسیم فرما دیتے تھے
جو شخص عیالدار ہوتا اوسکو دو حصے اور جو شخص مجرد ہوتا اوسکو ایک حصہ دیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے
پاس جب قیدی لوگ آتے تو تمام اہل بیت کو دیدیتے قیدیون کے درمیان تفریق ہونیکو مکروہ جانتے تھے
آنحضرت صلعم کے پاس جب کوئی مرد آتا اور آپ اوسکے چہرہ سے بشاشت دیکھتے تو اوسکا ہاتھ
پکڑ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت قبیح نام سنتے تو اوسکو اچھے نام سے بدل دیتے تھے
آنحضرت صلعم تفاول فرماتے اور تطیر نہیں کرتے تھے اور اچھے نام کو دوست رکھتے تھے
آنحضرت صلعم جب کسی آدمی کو اوندھے منہ سوتے ہوے دیکھتے اور اوس آدمی کے جوڑ وغیرہ
کوئی دبانیوالی شئے نہوتی تو اوسکو پاؤن کے اشارہ سے آگاہ کرکے فرماتے تھے کہ اس
وضع پر سونا اللہ تعالے کے نزدیک ابغض ہے۔ آنحضرت صلعم تزویج کے لئے امر فرماتے
اور ترک تزویج سے نہی کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جو شخص مسلمان ہوجاتا اوسکو ختنہ کرنیکے
واسطے امر فرماتے اگرچہ وہ شخص اسی برس کا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے دوڑانیکے
واسطے تیار کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم گھوڑوں کی قسم سے شکال کو مکروہ رکھتے تھے
شکال کی تفسیر امام عزیزی نے امام مسلم کے طرق حدیث سے یون کی ہے کہ گھوڑے کے
سیدھے پاؤں اور سیدھے ہاتھ مین سفیدی ہو یا اوسکے سیدھے ہاتھ اور اولٹے پاؤن مین
سفیدی ہو یہ رنگ اسواسطے مکروہ سمجھا گیا ہے کہ گھوڑا اوسکی وجہ سے اسطورت سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکے ہاتھ اور پاؤن پیر سی بندھی ہے چلنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کہا گیا ہے کہ اس جنس کا
گھوڑا آزمایا گیا ہوا اور اوسمیں نجابت نہو اور بعض علمائے کہا ہے کہ اشکل گھوڑا جسوقت
اغر ہو یعنی اوسکی پیشانی پر داغ ہو تو اوسکی وجہ سے کراہت دور ہو جاتی ہے آنحضرت صلعم جسوقت

منبر پر چڑہتے تو اما بعد فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت خطبہ پڑہتے تو چہوٹے عصا یا بڑے
عصا پر ٹیکا لگاتے تھے۔ آنحضرت صلعم بیمار کی عیادت تین دن کے بعد فرماتے تھے آنحضرت صلعم
جب دو شخصوں مین خصومت ہوتی تو ایک خصم کو مہمان نہین کرتے مگر اوسکے ساتھ دوسرے
خصم کو بہی مہمان کرتے تھے آنحضرت صلعم صلہ کے طور پر درمیان آدمیون کے ہدیہ بہیجنے کے
واسطے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم مراجع کے قطع کرنیکے واسطے امر فرماتے تھے آنحضرت صلعم
سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو دوست رکہتے تھے آنحضرت صلعم لوگوں کو صدقہ دینے پر رغبت
کرتے اور سوال کرنے سے ممانعت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات میں حضرت ابوبکر
صدیق رض کے ساتھ مسلمانون کے معاملہ میں باتیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم اچہی فال
دیکہنے کو پسند فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم اس مصرع کو پڑہا کرتے تہے ع اَشتَدِّی اَزِمَّةُ
تَنفَرِجِی یعنی شدید ہو جا اے سختی پس شدت کے بعد تجہکو کشائش ہو جائیگی۔ آنحضرت صلعم
خرید و فروخت کرتے تہے لیکن اکثر آپ خرید کیا کرتے تھے اور قبل نبوت کے اپنے اپنے
نفس کو اجرت میں دیا ہے اور بکریاں چرائی ہیں اور حضرت خدیجہ کے واسطے سفر تجارت مین
آپ نے اپنے نفس کو اجرت مین دیا تہا اور آپ رہن شیا اور بلا رہن کے قرض لیتے تہے
اور لوگون سے عاریت کے طور پر اشیا مانگتے تہے اور لوگون کی ضمانت کرتے تہے اور آپ نے
اپنی زمین کو وقف کر دیا تہا اور اسی مقام سے زیادہ میں آپ نے حلف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے
تین جگہون مین حلف کیواسطے آپ کو حکم کیا ہے قُل اِی وَرَبِّی اور قُل بَلٰی وَرَبِّی اور
قُل بَلٰی وَرَبِّی لَتُبعَثُنَّ آنحضرت صلعم اپنی قسم مین کبہی استثنا کرتے یعنی لفظ انشاء اللہ
کہتے تہے اور کبہی اوسکا کفارہ کرتے اور کبہی قسم مین گذر جاتے یعنی قسم کے موافق کرتے تہے
بعض شاعروں نے آنحضرت صلعم کی مدح کی آپ نے اونکو مدح کا اجر دیا اور غیر کے حق مین آپ نے

اجر کو منع فرمایا اور شعرای مادحین کے منہ میں خاک ڈالنے کے واسطے امر کیا آنحضرت صلعم حلف
کرتے وقت ان الفاظ سے حلف کرتے تھے والذی نفس محمد بیدہ۔ آنحضرت صلعم کی قسمیں
اکثر لا ومقلب القلوب کے ساتھ ہوتی تھیں۔ آنحضرت صلعم قسم کہانے میں جسوقت کوشش کرتے
تو لَا وَالَّذِی نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِیَدِہٖ فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم لا ومقلب القلوب
کے ساتھ قسم کہاتے تھے۔ آنحضرت صلعم قسم کے ساتھ عہد کرتے تو حانث نہیں ہوتے تھے
یہانتک کہ کفارہ قسم کی آیت نازل ہوئی۔ آنحضرت صلعم کے پاس جب کسی جانب سے خبر
پہونچنے میں دیر ہوتی تو طرفہ کی یہ بیت پڑہتے تھے وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ
اور آنحضرت صلعم اس بیت کو تمثیل کے طور پر پڑہتے تھے کفی بالاسلام والشیب للمرء ناہیا
اور اصل اس مصرعہ کی یہ صورت ہے کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا آنحضرت صلعم نے
تقدیم اور تاخیر الفاظ کے ساتھ اس مصرع سے جو تمثل کیا وجہ مذکور سے کیا کہ اللہ تعالی نے
آپکی نسبت فرمایا ہے وَمَا عَلَّمْنَاہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ الفاظ کی تقدیم وتاخیر سے
شعر موزون نہیں رہتا شعر کے وصف سے خارج ہوجاتا ہے۔ آنحضرت صلعم پنجشنبہ کے
دن سفر کرنیکو دوست رکہتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی
بی بیون کے درمیان قرعہ ڈالتے جس بی بی کا حصہ قرعہ میں نکلتا آپ اس بی بی کو اپنے
ساتھ سفر میں لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلعم سفر میں لوگون سے پیچھے رہتے اور ضعیف
لوگون کو اپنے ساتھ آہستہ چلاتے اور ضعیف لوگون کو اپنے ساتھ سوار کرلیتے تھے اور انکے واسطے
دعا فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت سفر سے آتے سب سے پہلے مسجد میں تشریف لیجاتے تھے
اور دو رکعتین پڑہتے پہر حضرت فاطمہ زہرا رضہ کے پاس جاتے پہر اپنی بی بیون کے پاس
جاتے۔ آنحضرت صلعم رات میں سفر سے اپنے اہل کے پاس نہیں آتے تھے آنحضرت صلعم

جسوقت غزا کا ارادہ کرتے تو پنجشنبہ کے دن جانے کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کہ لشکر کو رخصت کرتے تو اسطورسے فرماتے تھے میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے مال کا خاتمہ اسد تعالی کے سپرد کرتا ہوں۔ آنحضرت صلعم جسوقت سریہ یا جیش کو بھیجتے تو اول دن میں بھیجتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت کسی سردار کو بھیجتے تو اوس سے فرماتے تھے کہ خطبہ چھوٹا پڑھنا اور باتین کم کرنا فَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔

آنحضرت صلعم جسوقت غزوہ کا ارادہ کرتے تو دوسری بات سے اوسکا توریہ کرتے تھے یعنی غزوہ کے جانے کو مخفی رکھتے اظہار نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو دشمن کے ساتھہ اول کے وقت مقابلہ کرنا پسند تھا۔ آنحضرت صلعم لڑائی کے وقت شور کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

آنحضرت صلعم عید کے دن جسوقت ایک راستہ سے نکلتے تو دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے آنحضرت صلعم پر جسوقت وحی نازل ہوتی تو اپنا سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے اصحاب بھی اوسوقت اپنے سروں کو جھکا لیتے تھے اور جسوقت وحی سے فارغ ہوتے تو سر مبارک کو اوٹھاتے تھے۔

آنحضرت صلعم جبکہ رمضان کا مہینہ آتا تو تمام قیدیوں کو چھوڑ دیتے اور ہر ایک سائل کے ساتھہ عطا کرتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت رمضان کا مہینہ آتا تو اپنی ازار کو مضبوط کرتے اور سلخ تک کسی بی بی کے پاس نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا رنگ جسوقت رمضان آتا تو متغیر ہوجاتا تھا اور آپ نماز کی زیادتی کرتے تھے اور دعامیں نہایت عاجزی کرتے تھے اور آپکا رنگ شل تعب کی ہوجاتا تھا۔ آنحضرت صلعم جبکہ رمضان کے دس دن اخیر آتے تو اپنی ازار کو مضبوط باندہتے اور رات بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگون کو شب بیداری کے واسطے جگاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخر دس دنمیں اعتکاف کرتے اور جسوقت رمضان کے مہینہ میں سفر میں ہوتے تو آیندہ سال بیس دن اعتکاف فرماتے تھے آنحضرت صلعم جسوقت جمعہ کی رات ہوتی تو فرماتے تھے کہ یہ رات روشن ہے اور دن روشن ہے آنحضرت صلعم کا جاڑون کا موسم آتا تو جمعہ

کی رات میں مکان میں تشریف لیجاتی اور جبکہ گرمی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات میں مکان سے باہر جاتے تھے امام بریہی نے
اس حدیث کے معنی میں کہا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ آدمیوں کی عادت سے یہہ بات ہے کہ
جاڑوں میں اپنے مکانوں میں چلے جاتے ہیں اور گرمی کے دنوں میں مکانوں سے باہر
نکل آتے ہیں۔

فصل دوسری

بعض اذکار اور ان دعاؤں کے بیان میں جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص اوقات میں پڑہا کرتے تھے

آنحضرت صلعم جسوقت دعا مانگتے تو اپنے دونوں ہاتوں کا رخ اپنی طرف رکھتے اور
جسوقت استعاذہ کرتے تو دونوں ہاتوں کی پیٹہہ کو اپنی طرف رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو
جسوقت کوئی تکلیف پہونچتی تو اپنے ہاتوں کو اسقدر اوٹہا کے دعا مانگتے تھے کہ دونوں
بغلوں کی سفیدی دکہتی تہی۔ آنحضرت صلعم جسوقت دعا مانگنے کے واسطے ہاتہہ اوٹہاتے
جبتک ہاتوں کو منہ پر نہیں پہیرتے تو ہاتوں کو نیچے نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب کسی کو
یاد کرتے تو اوسکے لئے دعا فرماتے تھے اور دعا اپنے نفس کے ساتہہ شروع کرتے تھے
آنحضرت صلعم جب کسی کے واسطے دعا مانگتے تو اوسکے بیٹے پوتی اور اوس کیواسطے دعا مانگتے تہی۔
آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ تہی آپ سے اس
دعا کی وجہ دریافت کی گئی تو آپنے فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں ہے کہ اوسکا دل اللہ تعالی کی دو انگلیوں کے
درمیان ہو اللہ تعالی جسکے دل کو چاہتا ہے راستی پر قائم رکہتا ہے اور جسکے دل کو چاہتا ہے
راستی سے پہیر دیتا ہے آنحضرت صلعم کی اکثر دعا یون تہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ
فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آنحضرت صلعم جہد البلا اور درک شقا اور سوء قضا
اور شماتت اعدا سے استعاذہ فرماتے تہے آنحضرت صلعم پانچ چیزوں سے استعاذہ کرتے تہے

نامردی اور بخل اور بڑی عمر جو خواری کے ساتھ گذرے اور سینہ کی فساد کی باتوں اور عذاب قبر اور شیاطین اور لغزش لسان سے اعوذ پڑھتے تھے یہانتک کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں نازل ہوئیں آپ نے ان دونوں کا پڑھنا اختیار کیا اور ماسوا کو چھوڑ دیا۔ آنحضرت صلعم مرگ ناگہانی سے اعوذ پڑھتے تھے آنحضرت صلعم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مرنے سے پہلے بیمار ہوں۔ آنحضرت صلعم صبح و شام یہ دعائیں پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَیْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْرِیْ مَا یَفْجَؤُهٗ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی آنحضرت صلعم صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَدِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَمِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ آنحضرت صلعم کو جس وقت غم یا تکلیف ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ آنحضرت صلعم فکر کے وقت آسمان کی طرف سر اوٹھا کے فرماتے تھے سبحان اللہ العظیم اور جس وقت دعا مانگنے میں کوشش کرتے تو یا حی یا قیوم کہتے تھے آنحضرت صلعم کو جب کسی غم اور فکر ہوتی تو یا حی یا قیوم برحمتک استغیث پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کرب یعنی سختی کے وقت یوں دعا مانگتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ آنحضرت صلعم کو جب کسی شے سے ڈر ہوتا تو اللہ اللہ ربی لا شریک لہ کہتے تھے۔ آنحضرت جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یوں کہتے تھے اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔ آنحضرت صلعم کو جب کوئی کام درپیش آتا تو اوسکو اللہ تعالے عز و جل کے تفویض کرتے اور حول و قوت سے

پیدا ہوتی اور اللہ تعالے سے ہدایت چاہتے اور ہدایت کی پیروی اختیار کرتے اور گمراہی سے
دوری چاہتے تھے۔ آنحضرت صلعم جسوقت کسی بات سے خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی شکر کے
واسطے سجدہ مین گرتے۔ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے مکان سے باہر نکلتے تو بِسْمِ اللّٰهِ
التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتے تھے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی نے
روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت اپنے مکان سے باہر نکلتے تو اسطور سے کہتے تو
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ
اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رض نے روایت کیا ہے
آنحضرت صلعم مسجد مین داخل ہوتے وقت یوں پڑہتے تھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ
الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آپ نے فرمایا ہے جو کوئی اس دعا کو
پڑہیگا تمام دن آفات سے محفوظ رہیگا۔ آنحضرت صلعم جسوقت مسجد مین داخل ہوتے تو
یہ دعا پڑہتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جسوقت مسجد سے باہر نکلتے تو اسطور سے فرماتے تھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
فَضْلِكَ اس حدیث کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا نے روایت کیا ہے آنحضرت صلعم
مسجد مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ اللہم صل علی محمد و ازواج محمد پڑہتے تھے اس حدیث کو
انس رض نے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت بازار مین جاتے تو اسطور سے فرماتے تھے
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً
خَاسِرَةً۔ آنحضرت صلعم بیت الخلا مین داخل ہوتے وقت یون دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بیت الخلا سے نکلتے وقت اسطور سے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَهٗ وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ آنحضرت صلعم قبرستان میں جاتے وقت اسطور سے فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْفَانِیَةُ وَالْاَبْدَانُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَهِیَ بِاللّٰهِ مُؤْمِنَةٌ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلَیْهِمْ رَوْحًا مِنْكَ وَسَلَامًا مِنَّا ارواح فانیہ اور اجساد فانیہ سے ہے اور روح معنی رحمت آنحضرت صلعم قبروں کے نزدیک گذرتے وقت فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ آنحضرت جسوقت میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اوسکی قبر کے پاس کھڑے ہوکے لوگوں سے فرماتے کہ اپنے بھائی کے واسطے مغفرت طلب کرو اور اوسکے لیے دعا مانگو کہ وہ اپنے ایمان پر ثابت رہے اسلیئے کہ اسوقت میں اوس سے سوال کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت جنازہ کے ساتھہ چلتے تو آپ کا کرب زیادہ ہوجاتا اور آپ اور باتیں کم کرتے اور اپنے نفس کی باتوں کی کثرت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم لوگوں کو جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب میت کے اقارب کو تعزیت دیتے تو اسطور سے فرماتے تھے یَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَیَاْجُرُکُمْ اللہ تعالی میت پر رحم کرے اور تمکو اجر دے۔ آنحضرت صلعم جب کسی کو تہنیت دیتے تو اسطور سے فرماتے تھے بَارَكَ اللّٰهُ لَکُمْ وَبَارَكَ عَلَیْکُمْ۔ آنحضرت صلعم جب کسی بیمار کے پاس عیادت کیواسطے جاتے تو اسطور سے فرماتے تھے لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ آنحضرت صلعم کے پاس جب کوئی قوم صدقہ لیکر آتی تو آپ اللھم صل علی آل فلان فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اسطورسے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ۔ آنحضرت صلعم جس وقت غزا کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ آنحضرت صلعم جس وقت جہاد یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر بلند جگہ پر تین تین تکبیریں کہتے اور اسطور سے فرماتے تھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰیِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ آنحضرت صلعم جب رجب کا مہینا آتا تو اسطور سے دعا مانگتے تھے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان۔

آنحضرت صلعم جس وقت مؤذن کی اذان سنتے جس طرح مؤذن کہتا اوسی طرح آپ بھی کہتے مؤذن جس وقت حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح پر پہونچتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم جس وقت سنتے کہ مؤذن اشہد کہتا ہے تو آپ وانا انا فرماتے تھے آنحضرت صلعم جس وقت مؤذن کی اذان سنتے کہ وہ حی علی الفلاح کہتا ہے آپ اللھم اجعلنا مفلحین فرماتے تھے آنحضرت صلعم جس وقت بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّمَھَابَۃً آنحضرت صلعم جس چیز کو دوست رکھتے اوسکو جب دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جس وقت کسی مکروہ شے کو دیکھتے تو یون کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ آنحضرت رعد اور بجلی کی آواز سنتے وقت یون فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ آنحضرت صلعم

جسوقت رعد کی آواز سنتے تو اسطور سے فرماتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ انحضرت صلعم

جسوقت بارش کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا۔ آنحضرت صلعم جبکہ بارش کے بعد سیلاب جاری ہوتا

تو لوگوں سے فرماتے کہ ہمارے ہمراہ صحرا کی طرف چلو اسد تعالیٰ نے صحرا کو پاک کیا ہے ہم اوس سے طہارت کریں اور اللہ

کی اس رحمت کا شکر ادا کریں آنحضرت صلعم جسوقت تمام اطراف سے چلتی تو یوں دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہَا آنحضرت صلعم جسوقت شدت سے ہوا چلتی تو یوں دعا مانگتے تھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَقْحًا لَا عَقِیْمًا جیسے اونٹ کے لقح میں دودھ ہوتا ہے ایسی وہ ہوا ہی

پانی برسائے۔ آنحضرت صلعم جسوقت آندھی چلتی تو فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا

وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ

بِہٖ۔ اس حدیث کو حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔

ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ جسوقت ہوا کا غلبہ ہوتا او جس جانب سے

ہوا آتی آنحضرت صلعم اوسکے سامنے آتے اور اپنے دونوں زانوں پر بیٹھ جاتے اور دونوں

ہاتھ باندہ اور اسطور سے دعا مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ

مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا

وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا۔ آنحضرت صلعم جسوقت ہلال کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ

اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ پہر اسطور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا

آنحضرت صلعم جسوقت ہلال کو دیکھتے تو یوں فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ

وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ اور ایک روایت میں لفظ یمن

کی جای لفظ امن واقع ہوا ہے۔ آنحضرت صلعم کا آخر کلام مبارک الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ

فیما ملکت ایمانکم تھا۔

آخر جو بات رسول اللہ صلعم نے کہی یہہ بہی قاتل اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد لا یبقین دینان بارض العرب۔ آخر وہ بات کہ آنحضرت صلعم نے اوسکے ساتھ تکلم فرمایا یہہ تہی جلال ربی الرفیع فقد بلغت اسکے بعد آپ نے رحلت فرمائی۔

فصل تیسری

رسول اللہ صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جوامع الکلم کا بیان

یہہ تین سو تیرہ احادیث رسل کرام اور اہل بدر کی تعداد کے موافق ہین کہ اسلام کے روشن آفتاب ہیں ان احادیث کو مین نے شفاء قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ علامہ قسطلانی اور جامع صغیر اور در منثرہ مولفہ امام حافظ سیوطی اور کنوز الحقائق اور طبقات الاولیا مولفہ امام مناوی سے انتخاب کیا ہے گروہ موافقین اور مخالفین مسلمین اور غیر مسلمین کو یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق افصح الناس تہے اس بات مین کسی نے خلاف نہیں کیا وہ جملہ احادیث حروف تہجی پر ترتیب دی گئی ہین۔

حرف الہمزہ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اُوتِیتُ جَوَامِعُ الکَلِم مین جوامع الکلم دیا گیا ہون جوامع الکلم وہ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والتسلیم ہیں کہ اونکے الفاظ فصیح و بلیغ نہایت درجہ ہیں اور الفاظ قلیل اور اونکے معنی کثیر ہیں۔

اِتَّقِ اللهَ فِیمَا تَعْلَمُ اللہ تعالی سے اوس امر مین ڈر جسمین تجہکو علم ہے۔ اِتَّقِ اللهَ فِی عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ عسرت اور آسانی مین اللہ تعالی سے ڈر۔ اِتَّقُوا مَوَاضِعَ التُّهَمِ تہمتون کی جگہوں سے بچو۔ اَكْمَلُكُمْ عَقْلًا اَشَدُّكُمْ مِنَ اللهِ خَوْفًا تم لوگون میں کامل عقل والا وہ ہے جو اللہ تعالی سے خوف کرنے میں تم سے اشد ہے۔ اِجْتَنِب

الخمر فانها مفتاح كل شر شراب سے اجتناب کر اسلئے کہ شراب تمام شروں کی کنجی ہے
الاجر على قدر النصب اجر رنج اور سختی کی مقدار پر ہے اجملوا في طلب الدنيا
فان كلا ميسر لما خلق له طلب دنیا میں اجمال کرو اسلئے کہ تمام میسر ہے اوس چیز کی لئے
کہ پیدا کیا گیا ہے الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالی کی عبادت اسطور سے کر گویا کہ تو اوسکو دیکھ رہا ہے
پس اگر تو اوسکو نہیں دیکھتا ہی تو اسطور سے عبادت کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہے غرض نماز میں حضوری چاہئے
اختلاف امتي رحمة میری امت کا اختلاف رحمت ہے اخزن لسانك الا
من خير اپنی زبان کو روک مگر خیر سے نہ روک اخلص العمل يجزك منه القليل
عمل کو خالص کر عمل سے تھوڑا تجھکو کفایت کریگا اد الامانة الى من ائتمنك و
لا تخن من خانك جسنے تجھکو امانت دی تو اوسکو ادا کر اور جسنے تیرے ساتھ خیانت کی
تو اوسکی خیانت مکر ادبني ربي فاحسن تاديبي میرے رب نے مجھکو ادب سکھلایا پس
میری تادیب احسن کی اذا اراد الله بعبد خيرا زهده في الدنيا وبصره
بعيوب نفسه وفقهه في الدين اللہ تعالی جسوقت کسی بندہ کے ساتھ نیکی کا ارادہ
کرتا ہے تو دنیا میں اوسکو زاہد بناتا ہے اور اوسکے نفس کے عیوب پر اوسکو بینا کرتا ہے اور دین کے
امور میں سمجھ دیتا ہے اذا اسات فاحسن جسوقت تو نے برائی کی پس نیکی کر اذا
لم تستح فاصنع ما شئت جسوقت تو نے حیا نہیں کی پس جو تو چاہے وہ کر
اذا نزل القضاء عمي البصر جسوقت قضا اوترے بصر اندہی ہوگی ارحموا
ترحموا رحم کرو تم رحم کئے جاوگے ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما
ايدي الناس يحبك الناس دنیا میں زہد اختیار کر اللہ تعالی تجھکو دوست رکھیگا

اور جو تیرا آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اوس سے نہ ہو کر آدمی تجھ کو دوست رکھینگے اِسْتَعِيْنُوْا
عَلَى الْحَاجَاتِ بِالْكِتْمَانِ فَإِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ اپنی حاجتوں پر مخفی طور سے
استعانت چاہو اسلئے کہ ہر ایک صاحب نعمت محسود ہوتا ہے اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى كُلِّ
صَنْعَةٍ بِأَهْلِهَا ہر کام پر اوسکے اہل سے استعانت چاہو اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاِنْ
اَفْتَوْكَ اپنے دل سے فتویٰ طلب کر اگرچہ لوگوں نے تجھکو فتویٰ دیا ہو اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام قبول کر سلامت ہو اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ بخشش کر تیرے ساتھ بخشش کیجائے
اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ میرے اصحاب تاروں کی مانند ہیں
پس تم جس کسی کے ساتھ اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے اَعْجَلُ الْاَشْيَاءِ عُقُوْبَةً
اَلْبَغْيُ زیادہ عجلت کرنیوالی از روے عقوبت کے بغاوت ہے اَعْدٰى عَدُوِّكَ
نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ دشمن تر دشمن کا تیرا وہ نفس ہے کہ تیری دونوں پسلیوں کے
درمیان ہے اَعْظَمُ النَّاسِ خَطَايَا اَكْثَرُهُمْ خَوْضًا بِالْبَاطِلِ خطاؤں میں اعظم الناس
وہ شخص ہے جو آدمیوں سے زیادہ تر باطل امر میں خوض کرتا ہے۔ اَعْظَمُ النَّاسِ
خَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ خطاؤں میں اعظم الناس جھوٹ بولنے والی زبان ہے
اَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى زیادہ تر اندہاپن وہ گمراہی ہے کہ بعد ہدایت کے ہو
اِعْمَلْ بِوَجْهٍ وَاحِدٍ يَكْفِكَ الْوُجُوْهُ كُلُّهَا ایک وجہ کے ساتھ عمل کر کل وجہیں
اوسکی تجھکو کفایت کرینگی اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ سُرُوْرٌ تُدْخِلُهُ عَلٰى مُسْلِمٍ افضل اعمال کی
وہ خوشی ہے کہ تو مسلمان کو وہ خوشی پہونچاے اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے
ساتھ علم افضل اعمال کا ہے۔ اَفْضَلُ الْجِهَادِ اَنْ تُجَاهِدَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ
افضل جہاد کا یہہ ہے کہ تو اپنے نفس اور خواہش کے ساتھ جہاد کرے۔

افتصلحوا فاصطلحوا یہ ارشاد مثل کے طور پر ہے یعنی رسوا ہو کر صلح کی افضل الدین
الورع افضل دین کا ورع ہے افضل الصدقۃ جھد المقل وابدأ بمن تعول
افضل صدقہ نادار کی کوشش ہے پس ابتدا کر خیر میں اوسکے ساتھ کہ تو اوسکی عیالداری
کرتا ہے افضل الناس اتقاھم للہ واوصلھم للرحم افضل آدمیون کا وہ شخص ہے
کہ اللہ تعالی کیواسطے زیادہ تر تقوی والا ہے اور صلہ رحمی مین آدمیوں سے زیادہ ہے افلح
من رزق لبا فلاحیت پائی اوس شخص نے کہ عقل اوسکو دیگئی الاقتصاد فی النفقۃ
نصف المعیشۃ والتودد نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم اخراجات میں
میانہ روی کرنا نصف معیشت ہے اور باہم محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھے طور سے
سوال کرنا نصف العلم ہے اللہ فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیہ المسلم
اللہ تعالی بندہ کی مدد کرتا ہے جبتک کہ بندہ اپنے مسلمان بہائی کی مدد مین رہتا ہے
امحیت امر الجاھلیۃ الا ما حسنۃ الاسلام جاہلیت کے امر کو مین دور کرتا ہون
مگر وہ چیز کہ اسلام نے اوسکو پسندیدہ کیا ہے مین اوسکو دور نہیں کرتا۔ امرنا ان نکلم
الناس علی قدر عقولھم ہم اس بات پر امر کیے گئے ہین کہ آدمیوں سے اونکی عقل کے
موافق کلام کرین ان اللہ بعثنی رحمۃ مھداۃ بعثت برفع قوم وخفض
آخرین تحقیق اللہ تعالی نے مجھکو ہدیہ رحمت کرکے مبعوث کیا ہے مین ایک قوم کے بلند کرنے
اور دوسری قوم کے پست کرنیکے واسطے مبعوث کیا گیا ہون ان اللہ تجاوز لامتی
عن النسیان وما استکرھوا علیہ اللہ تعالی نے میری امت کے نسیان کو معاف کیا ہے
اور جس چیز سے وہ مجبور کیے گئے ہیں اور وہ اونسے صادر ہوئی اوسکو بھی اللہ تعالی نے
معاف کیا ہے ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ اللہ تعالی نے عمر کے

رہا ہے دل پر حق کو گردانا ہے إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ أَجْسَامِكُمْ وَصُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ
يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ اللہ تعالی تمہارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ولیکن تمہارے
دلوں کی طرف دیکھتا ہے إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا اللہ تعالے
بڑے کاموں کو دوست رکھتا ہے اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ
بِالْأَمْرِ كُلِّهِ اللہ تعالی تمام امر میں رفق کو دوست رکھتا ہے إِنَّ اللهَ يُنْزِلُ الرِّزْقَ
عَلَىٰ قَدْرِ الْمُؤْنَةِ اللہ تعالے موونت کے موافق رزق اوتارتا ہے إِنَّ أَخْسَرَ النَّاسِ
صَفْقَةً مَنْ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ تحقیق زیادہ ٹوٹے والا معاملہ میں آدمیوں کے
وہ شخص ہے کہ اوسکی آخرت کو غیر کی دنیا لے گئی ہو إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ
الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ دین آسانی ہے ہرگز شدت نہیں کی کسی نے دین میں مگر دین
اوسپر غالب ہوا إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَىٰ تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت
ہے إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا لِلّٰهِ إِلَّا عَوَّضَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهُ تحقیق تو نے نہیں چھوڑی
کوئی شے اللہ تعالی کیواسطے مگر اللہ تعالی نے اوسکا عوض تجھکو اوس سے بہتر دیا
إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعُوهُمْ بِأَخْلَاقِكُمْ تم لوگ ہرگز ہرگز
اپنے مال سے آدمیوں کو وسعت نہیں دیسکوگے اپنے اخلاق سے آدمیوں کو وسعت دو
إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا تحقیق صاحب حق کیواسطے مقال ہے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ سوا اسکے نہیں ہے کہ اعمال نیت کے ساتھ ہیں إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ
سوا اسکے نہیں ہے کہ بیع رضامندی سے ہے إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَإِنَّمَا الْحِلْمُ
بِالتَّحَلُّمِ سوا اسکے نہیں ہے کہ علم سیکھنے سے آتا ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ حلم آپکو حلیم بنانے
سے ہوتا ہے إِنَّمَا الْمَرْءُ بِخَلِيلِهٖ فَلْيَنْظُرِ الْمَرْءُ مَنْ يُخَالِلُ سوا اسکے نہیں ہے کہ

آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوتا ہے پس آدمی کو چاہیے کہ دیکھے کس کو دوست کرتا ہے
إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا تحقیق بعض بیان سے البتہ جادو ہے أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ
وَعَلِيٌّ بَابُهَا میں علم کا شہر ہون اور علی رضہ اوس شہر کا دروازہ ہیں أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ
تو اور تیرا مال تیرے باپ کیواسطے ہیں إِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ اگر تو نیکی کریگا تو تیرے واسطے
خیر ہے أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ آدمیون کو اونکے منازل مین اوتارو اُنْظُرْ فَإِنَّمَا
هُوَ جَنَّتُكَ وَنَارُكَ دیکھ تو تیرا مرد تیری بہشت اور تیری دوزخ ہے أَنْهَاكُمْ عَنْ قِيلَ
وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ قیل اور قال اور زیادہ سوال کرنے سے تمکو منع کرتا ہون اَلْإِسْلَامُ
حُسْنُ الْخُلُقِ اسلام اچھا خلق ہے اَلْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهُ وَالْهِجْرَةُ تَجُبُّ مَا
قَبْلَهَا اسلام اوس چیز کو قطع کرتا ہے کہ اسلام سے پہلے تہی اور ہجرت اوس چیز کو قطع کرتی ہے
کہ ہجرت سے پہلے تہی أَلَا لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ آگاہ ہو کہ
مخلوق کی طاعت خالق کی معصیت میں نہین ہے اَلْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى اسلام
غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں کیا جاتا إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مظلوم کی دعا سے ڈر
إِيَّاكَ وَقَرِينَ السُّوءِ فَإِنَّكَ بِهِ تُعْرَفُ بدہم صحبت سے ڈر اسلئے کہ تو اونکے ساتھ
پہچانا جاتا ہے إِيَّاكَ وَالْخِيَانَةَ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ خیانت سے بچ اس لئے کہ
خیانت برا رازدار ہے إِيَّاكَ وَمَا يَسُوءُ الْأُذُنَ جو بات کانوں کو بری معلوم ہوتی ہے
اوس سے بچ إِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ گھورے کی سبزی سے بچو یعنی جو عورت ذلیل ہے
اور حسین اوس سے بچو اوسکے حسن سے فریب نہ کھاؤ اَلْإِيمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ
فِي الشُّكْرِ وَنِصْفٌ فِي الصَّبْرِ ایمان دو حصہ ہیں ایک حصہ شکر مین ہے اور ایک حصہ
صبر میں ہے۔

حرف الباء

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے کہ تیرے سینہ مین کھٹکے اور گناہ وہ ہے کہ اوسپر آدمیون کے مطلع ہونے کو تو مکروہ سمجھے بِرُّوْا اٰبَاۗءَكُمْ تَبَرَّكُمْ اَبْنَاۗؤُكُمْ وَعِفُّوْا تَعِفُّ نِسَاۗؤُكُمْ اپنے ماں باپ کے ساتھہ نیکی کرو تمہارے ساتھہ تمہارے بیٹے نیکی کرینگے اور تم لوگ عفت اختیار کرو تاکہ تمہاری عورتیں عفت کرین بُعِثْتُ بِمُدَارَاتِ النَّاسِ آدمیوں کے ساتھہ مدارات کرنیکے واسطے مین مبعوث کیا گیا ہون اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ مدعی پر گواہ پیش کرنا ہے اور قسم انکار کرنیوالے پر ہے

حرف التاء

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ شر کا چھوڑ دینا صدقہ ہے تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاۗءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ یَكُنْ لِیُصِیْبَكَ وَمَا اَصَابَكَ لَمْ یَكُنْ لِیُخْطِئَكَ وَاِنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاِنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا آسائش کی حالت مین اللہ تعالی کو پہچان سختی کی حالت مین اللہ تعالی تجھکو پہچانیگا اور جان تو کہ جو چیز تجھکو نہین پہونچی وہ نہین پہونچنے والی تھی اور جو چیز تجھکو پہونچی وہ چیز تجھہ سے خطا کرنے والی نہیں تھی اور تحقیق نصرت صبر کے ساتھہ ہے اور کشایش سختی کے ساتھہ ہے اور تحقیق عسرت کے ساتھہ آسانی ہے تَعِسَ عَبْدُ الزَّوْجَةِ بی بی کا غلام ہلاک ہوجیو تَمَسَّكُوْا بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی قَوْلِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عروۃ وثقی کے ساتھہ تمسک کرو عروہ وثقی قول لا الہ الا اللہ ہے تَهَادَوْا وَتَحَابُّوْا باہم تحفہ بھیجو اور آپس میں دوست بنجاؤ۔

حرف الثاء

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ تین باتین ہین جس شخص مین وہ تین باتیں ہیں اوسنے ایمان کی حلاوت پائی ایک یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول دونوں اوسکے نزدیک ماسوا دونون کے دوست تر ہون دوسری یہ بات ہے کہ آدمی کو دوست رکھے اور اوسکو دوست نہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ کیواسطے تیسری بات یہ ہے کہ کفر مین لوٹ آنے کو مکروہ جانے پیچھے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو کفر سے نکالا ہے جیسا کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ دوزخ مین ڈالا جائے ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ تین باتین جس شخص مین ہونگی اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھہ آسانی سے محاسبہ کریگا اور اپنی رحمت سے اوسکو جنت مین داخل کریگا ایک یہ بات ہے کہ جسنے تجھکو محروم کیا اوسکے ساتھہ تو عطا کرے دوسری یہ ہے جسنے تیرے ساتھہ ظلم کیا اوسکے ساتھہ تو عفو کرے تیسری یہ ہے کہ جسنے تجھہ سے قطع رحم کیا تو اوسکے ساتھہ صلۂ رحمی کرے ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ خَشْيَةُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْعَدْلُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ هَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ تین چیزین نجات دینے والی ہین اللہ تعالیٰ کا خوف باطن اور ظاہر مین دوسرے رضا اور غضب مین عدل کرنا تیسرے فقر اور غنا کی حالت مین میانہ روی اختیار کرنا اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہین ہوی اتباع کی گئی دوسرے بخل اطاعت کی گئی تیسرے غرور

مرد کا اپنی ذات کے ساتھ۔

حرف الجیم

اَلْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ وَالرَّفِیْقُ قَبْلَ الطَّرِیْقِ پہلے مکان سے ہمسایہ کا ڈھونڈھنا اور پہلے سفر سے رفیق کو تلاش کرنا جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ خشک ہو گیا قلم ساتھ اوس چیز کے کہ تو اوسکے ساتھ ملنے والا ہے اَلْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ متفق رہنا خدا کی رحمت ہے اور باہم جدائی کرنی عذاب ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ بہشت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

حرف الحاء

حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کا راس ہے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ خدا کے معاملہ میں محبت اور خدا کے معاملہ میں بغض افضل اعمال کا ہے حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ محبت شے کی تجھکو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ جنگ مکر اور فریب ہے اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے حَسْبُكَ بِالصِّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ دَاءً کافی ہے تجھکو صحت اور سلامتی از روی بیماری کے یعنی ہمیشہ تندرست رہنا ایک بیماری ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت مکارہ کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے اور دوزخ شہوات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے اَلْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حکمت مومن کی گم کی ہوئی شے ہے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے۔

حرف الخاء

خُذِ الْحِكْمَةَ وَلَا يَضُرُّكَ مِنْ اَیِّ وِعَاءٍ خَرَجَتْ حکمت کو لے حکمت تجھ کو
ضرر نہیں دے گی کسی طرف سے نکلی ہو خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ اِلَّا فِیْ مُؤْمِنٍ
اَلسَّخَاءُ وَحُسْنُ الْخُلْقِ دو خصلتیں ہیں کہ وہ جمع نہیں ہوتیں مگر مومن میں جمع ہوتی ہیں ایک
سخاوت دوسری حسن اخلاق خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلْقِ۔
دو خصلتیں ہیں کہ مومن میں جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسری بدخلقی اَلْخَلْقُ کُلُّهُمْ عِیَالُ
اللّٰهِ وَاَحَبُّهُمْ اِلَی اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِیَالِهٖ مخلوق تمام اللہ تعالی کی عیال ہے اللہ تعالی
ہر ایک مخلوق سے زیادہ دوست وہ شخص ہے کہ اللہ تعالی کی عیال کے واسطے زیادہ نفع رساں ہے
یا اپنی عیال کو زیادہ نفع پہونچاتا ہے خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا اچھا امور کا میانہ روی ہے
خَیْرُ الرِّزْقِ مَا لَا یُطْغِیْكَ وَلَا یُلْهِیْكَ اچھا رزق وہ ہے کہ تجھکو طغیان و لہو مین نہیں ڈالتا ہے
خَیْرُ الْعَمَلِ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ نیک عمل یہ ہے
کہ تو دنیا کو چھوڑے اور تیری زبان اللہ تعالی کے ذکر سے تروتازہ ہو خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ
لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ اچھا شخص تم لوگوں سے وہ ہے کہ اپنے اہل کیواسطے
اچھا ہے اور میں اپنے اہل کیواسطے تم لوگوں سے اچھا ہوں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ
مِنْ بَعْدِیْ اچھا تم لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میرے اہل کیواسطے میرے بعد اچھا ہے
خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ اچھا آدمیوں کا وہ شخص ہے کہ آدمیوں کیواسطے زیادہ نفع مند ہے

حرف الدال

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ وَالدَّالُّ عَلَی الشَّرِّ کَفَاعِلِهٖ خیر پر رہنمائی کرنیوالا خیر کرنیوالے کی
مانند ہے اور شر پر رہنمائی کرنیوالا شر کرنیوالے کی مانند ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دعا خلاصہ

عبادت ہے دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِينَةٌ وَالْكِذْبَ
رِيبَةٌ جو چیز تجھکو اوس چیز کے شک کیطرف لیجاتی ہو کہ وہ چیز تجھکو شک میں ڈالتی ہو اوسکو چھوڑ دے
تحقیق صدق طمانیت ہے اور کذب شک ہے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْجَنَّةُ الْكَافِرِ
دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے اَلدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَاكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ
وَالْفَاجِرُ وَالْاٰخِرَةُ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ يُحِقُّ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ
الْبَاطِلَ فَكُونُوا اَبْنَاءَ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا اَبْنَاءَ الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا
دنیا موجود مال ہے اوس سے نیک اور بدکردار دونوں کہاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے
آخرت میں بادشاہ عادل حکم کریگا حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کریگا تم لوگ آخرت کے
بیٹے ہوجاؤ اور دنیا کے بیٹے نہ ہو اسلئے کہ ہر ایک ماں کا بیٹا ماں کے پیچھے ہوتا ہے۔
اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر
متاع نیک عورت ہے اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ دنیا آخرت کا کھیت ہے دُوْرُوْا
مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ پھر جاؤ تم کتاب اللہ کے ساتھ جس طرف کہ کتاب اللہ پھر جائے
اَلدِّينُ نَصِيحَةٌ دین نصیحت ہے دِينُ الْمَرْءِ عَقْلُهُ وَمَنْ لَا دِينَ لَهُ لَا عَقْلَ لَهُ
دین مرد کا اوسکی عقل ہے جس مرد کا دین نہیں ہے اوسکے واسطے عقل نہیں ہے۔

حرف الذال

ذِكْرُ اللّٰهِ شِفَاءُ الْقُلُوبِ اللہ تعالی کا ذکر دلوں کی شفا ہے اَلذَّنْبُ لَا يُنْسٰى
وَالْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوتُ فَكُنْ كَمَا شِئْتَ گناہ نہیں بھولا جاتا اور نیکی پرانی
نہیں ہوتی اور دیان کو موت نہیں ہے پس ہو جیسا کہ تو چاہتا ہے ذَهَبَ حُسْنُ
الْخُلُقِ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اچھے خلق والا شخص دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا

ذُوالْوَجْہَیْنِ لَا یَکُوْنُ عِنْدَاللّٰہِ وَجِیْہًا منافق اللہ تعالی کے نزدیک و جیہہ نہ

حرف الراء

رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ اللہ تعالی کا خوف راس الحکمۃ ہے رَاْسُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ پرہیزگاری اس دین کا ہے رَاْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ اَلتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ راس عقل ایمان کے بعد آدمیوں کے ساتھ محبت رکہنا ہے رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ خَیْرًا فَغَنِمَ اَوْسَکَتَ فَسَلِمَ اوس بندہ پر خدا رحم کرے کہ دوستے نیک بات کہی پس غنیمت جانا کیا یا چپ رہا پس سلامت رَضِیْتُ لِاُمَّتِیْ مَارَضِیَ اللّٰہُ لَھَا جس چیز میں میری امت کیواسطے اللہ تعالی کی مرضی ہے مین اوسی خوشنود ہون رِیَاضُ الْجَنَّۃِ اَلْمَسَاجِدُ بہشت کے باغات مسجدین ہیں۔

حرف الزاء

زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا فاصلہ کے ساتھ ملاقات کر از روسے محبت کے زیادہ ہوگا یعنی تیری محبت زیادہ ہوگی۔

حرف السین

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ سعید وہ شخص ہے کہ دوسرے سے نصیحت پذیر ہوا یعنی غیر شخص کی نسبت نصیحت کو سنکر متنبہ ہو جائے سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ سردار قوم کا قوم کا خادم ہے اَلسُّیُوْفُ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ تلوارین بہشت کی کنجیں ہیں اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ سفر عذاب کا قطعہ ہے۔

حرف الشین

اَلشَّاھِدُ یَرٰی مَالَا یَرَی الْغَائِبُ حاضر شخص جو چیز دیکھتا ہے وہ غائب شخص

نہیں دیکھتا۔

حرف الصاد

اَلصَّبْرُ خَیْرُ مَرْکَبٍ صبر بہتر سواری ہے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَالزُّھْدُ عَیْشُ الْاَبَدِ صبر کشایش کی کنجی ہے اور زہد ہمیشہ کی حیات اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ نماز دین کا ستون ہے اَلصَّلوٰۃُ مِفْتَاحُ کُلِّ خَیْرٍ اَلْخَمْرُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ نماز تمام نیکیوں کی کنجی ہے اور شراب تمام بدیوں کی کنجی ہے صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تم تندرست رہو گے

حرف الضاد

ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ الْعِلْمُ مومن کی گم کی ہوئی شے علم ہے۔

حرف الطاء

طَاعَۃُ الْمَرْءَۃِ نَدَامَۃٌ عورت کی فرمانبرداری ندامت ہے طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ اوس شخص کو خوشخبری ہو کہ اپنے عیب سے مخلوق کی عیب جوئی سے اپنے ساتھ اوسکو مشغول کیا ہے طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اوس شخص کو خوشخبری ہو کہ اوسکی عمر دراز ہوئی اور اوس نے اچھے عمل کئے

حرف الظاء

ظَھْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًی اِلَّا بِحَقِّہٖ پیٹھ مومن کی بچو جاتی ہے مگر اوسکے حق کے ساتھ یعنی اوسکی پیٹھ پر مارنا مگر شرعی حکم کے ساتھ اوسکی پیٹھ پر مارنا۔

حرف العین

اَلْعِدَۃُ دَیْنٌ وعدہ قرض ہے اَلْعُزْلَۃُ سَلَامَۃٌ گوشہ نشینی سلامتی ہے

اَلْعِرْقُ دَسَّاسٌ رگ مخفی طور سے سرایت کرنیوالی ہے عَفْوُ الْمُلُوْكِ اَبْقَى لِلْمُلْكِ
بادشاہوں کا عفو کرنا ملک کیواسطے زیادہ بقا کا سبب ہے عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ
حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ تیرے ہاتھ کے ذمہ وہ چیز ہے کہ تونے لی ہے یہانتک کہ تو اوسکو
اوا کرے اَلْعَيْنُ حَقٌّ چشم زدحق ہے۔

حرف الغین

اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ النَّفْسِ غنا نفس کی بے پروائی ہے اور فقر
نفس کی محتاجی ہے۔

حرف الفاء

اَلْفِتْنَةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَيْقَظَهَا فتنہ سونے والا ہے اللہ تعالی اوس شخص پر لعنت کرے
کہ اوسے فتنہ کو جگایا فِعْلُ الْمَعْرُوْفِ يَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ احسان اور نیکی کرنا آفات
کی جانے سے بچاتا ہے فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ ہر ایک جاندار تشنہ جگر کے
سیراب کرنے میں اجر ہے۔

حرف القاف

اَلْقَرِيْبُ مَنْ قَرَّبَهُ الْمَوَدَّةُ وَاِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ قریب وہ شخص ہے کہ دوستی نے اوسکو
قریب کیا ہو اگرچہ نسب اوسکی دور ہو قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کہو میں اللہ تعالی
کے ساتھہ ایمان لایا پھر اس قول پر قائم رہو قِلَّةُ الْعِيَالِ اَحَدُ الْيَسَارَيْنِ اولاد کی کمی
دو آسانیوں کی ایک آسانی ہے قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو
قَلِيْلٌ تُؤَدِّيْ شُكْرَهُ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَا تُطِيْقُهُ تھوڑا احسان کہ تو اوسکا
شکر ادا کر سکے کثیر احسان سے اچھا ہے کہ تو اوسکے شکر کی طاقت نہ رکھے اَلْقَنَاعَةُ

کنز لا یفنیٰ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے کہ ختم نہ ہو نِعْمَ الْعُدَّۃُ التَّوَکُّلُ عمدہ ہتھیار توکل اختیار کر

حرف الکاف

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُضَیِّعَ مَنْ یَقُوْتُ مرد کیواسطے یہ گناہ کافی ہے اوسکو
اوس شخص کو ضائع کرے کہ اوسکو قوت پہنچاتا ہے کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا
تجھکو یہ گناہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے کَفٰی بِالدَّهْرِ وَاعِظًا وَبِالْمَوْتِ مُفَرِّقًا
نصیحت کرنے کے واسطے زمانہ اور جدا کرنیکے واسطے موت کافی ہے کُلُّ اٰتٍ قَرِیْبٌ
ہر آنے والی چیز نزدیک ہے کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفَرَا تمام شکار گورخر کے پیٹ میں
ہیں یعنی گورخر کے شکار کے سامنے کوئی شکار معتبر نہیں کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَعِیَّتِهٖ تمام لوگ تم سے چرواہے ہیں اور تمام تم لوگوں سے قیامت کے دن
پوچھے جائینگے یعنی تمام بادشاہوں سے قیامت کے دن رعیت کا
سوال کیا جائیگا کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ہر مسلمان پر
مسلمان کا خون اور اوسکا مال اور اوسکی آبرو حرام ہے کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ہر ایک
نیکی اور احسان صدقہ ہے کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ ہر ایک ایذا پہنچانیوالا دوزخی ہے کُلٌّ
مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ہر چیز آسان ہے واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہے کَلِّمُوا
النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُوْنَ وَدَعُوْا مَا یُنْکِرُوْنَ آدمیوں کے ساتھ وہ بات کہو کہ اوسکو
پہچانتے ہوں اور جس سے آپ ہی انکار کرتے ہیں اوسکو چھوڑ دو۔
کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ جیسا تو کریگا بدلہ پائیگا کَمَا تَکُوْنُوْا یُوَلّٰی عَلَیْکُمْ جیسے
تم لوگ ہوگے تم پر ویسا ہی حاکم ہوگا کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ
نَفْسَکَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ دنیا میں ایسا ہوجا گویا تو ایک مسافر ہے یا ایک راستہ

گذرنے والا ہے اور اپنے نفس کو اہل تقوی میں شمار کرے اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ہَوَاہَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ الْاَمَانِیَّ کیاست والا وہ شخص ہے کہ اوسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور اوس چیز کے واسطے کہ بعد موت کے ہے عمل کیا اور عاجز وہ شخص ہے کہ اوسکے نفس سے اپنی خواہشوں کا اتباع کیا اور اوسنے اللہ تعالی سے امیدونکی تمنا کی۔

حرف اللام

لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ جنو تم لوگ مرنیکے واسطے اور بناؤ تم لوگ ویران ہونے کے واسطے لَسْتُ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْبَاطِلُ مِنِّیْ میں باطل سے نہیں ہوں اور باطل مجھہ سے نہیں ہے لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ سنی ہوئی بات مثل دیکھنے کے نہیں ہے۔

حرف المیم

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ زمزم کا پانی اوس چیز کیواسطے شفا ہے جسکے واسطے وہ پیا جاوے مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ حَرَامَہٗ قرآن کے ساتھہ ایمان نہیں لایا جسنے قرآن کے محارم کو حلال جانا مَا اُعْطِیَ عَبْدٌ شَیْئًا شَرًّا مِنْ طَلَاقَۃٍ فِیْ لِسَانِہٖ کوئی بندہ کوئی بری شے طلاقت زبانی سے نہیں دیا گیا یعنی جس آدمی کی زبان میں زیادہ گویائی ہے اوسکو بری چیز دیگئی ہے مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ اِلَّا ہُدُوْا کسی قوم نے باہم مشورہ نہیں کیا مگر ہدایت پائی مَا جُمِعَ شَیْءٌ اِلٰی شَیْءٍ اَحْسَنَ مِنْ حِلْمٍ اِلٰی عِلْمٍ علم کے ساتھہ جیسا علم احسن ہے ایسی کوئی شے کسی شے کے ساتھہ جمع نہیں ہوئی مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ جسنے استخارہ کیا نقصان نہیں اوٹھایا

جسسے باہم شورہ کیا وہ نادم نہیں ہوا جسنے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوا مَا رَاٰہُ
الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ جس چیز کو مسلمانون نے اچھا دیکھا وہ چیز
اللہ تعالی کے نزدیک اچھی ہی مَا ضَاقَ مَجْلِسٌ بِمُتَحَابَّيْنِ محبت رکھنے والونکی مجلس تنگ
نہین ہوتی مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى جو چیز تھوڑی ہے اور کافی ہے اوس چیز سے
اچھی ہے کہ بہت ہوا اور لہو مین ڈالے مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ کسی چیز میں
رفق نہ تھا مگر رفق نے اوس چیز کو زینت دی مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ
کسی شے مین نہ تھا مگر فحش نے اوس شے کو عیب لگایا مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ
کوئی مرد ہلاک نہین ہوا جسنے اپنے رتبہ کو پہچانا مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ
وہ شخص مومن نہین ہے کہ اوسکا ہمسایہ اوسکی شرون سے امن میں ہے مُتْ مُسْلِمًا
وَلَا تُبَالِ مسلمان مر اور پرواہ نہ کر اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ مجلسین امانت کے ساتھ
ہوتی ہین مُحَرِّمُ الْحَلَالِ كَمُحِلِّ الْحَرَامِ حلال شے کا حرام کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی
کہ حرام کو حلال کرے اَلْمَرْءُ كَثِيْرٌ بِاَخِيْهِ جس آدمی کے بھائی ہین یعنی جتنے والا ہی
وہ کثیر ہے تنہا نہیں ہے مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ آدمیوں کے ساتھ مدارات کرنا
صدقہ ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مرد اوس شخص کے ساتھ ہے جسکو دوست کہتا ہے
اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ جس شخص سے مشورہ لیا گیا وہ امانت دار کا ہے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَثْلِمُهٗ مسلمان آدمی مسلمان کا بھائی ہے مسلمان اوسپر ظلم نہین کرتا
اور اوسکو شکستہ دل نہیں کرتا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مسلمان وہ شخص ہے کہ اوسکی زبان اور ہاتھ سے آدمی سلامت ہین اور ہجرت
کرنیوالا وہ شخص ہے جسنے اوس چیز کو چھوڑ دیا کہ اللہ تعالی نے اوسکو حرام کیا ہے مَعَ كُلِّ

ترجمہ ہر ایک چوتی کے ساتھ ایک عمر ہے مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بہشت کی کنجی لا الٰہ الا اللہ ہے مِلَاکُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ دین کا اسباب ورع ہے اَلْمَکْرُ وَالْخَدِیْعَةُ فِی النَّارِ مکر اور حدیع کرنیوالا دوزخ میں ہے مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ جسکے عمل نے اوسکو پیچھے رکھا اوسکا نسب اوسکو آگے نہ بڑہائیگا۔

مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ کَلَّ لِسَانُهٗ وَلَمْ یَشْتَفِ غَیْظُهٗ جو شخص اسد تعالی سے ڈرا اوسکی زبان گونگی ہوگئی اور اوسکے غیظ سے شفا نہیں پائی یعنی اپنا غصہ نہیں نکالا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَقَاهُ کُلَّ شَیْءٍ جو شخص اسد تعالے سے ڈرا اسد تعالی نے اوسکو تمام چیزون سے نگاہ رکھا مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّعْلَمَ مَنْزِلَتَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ فَلْیَنْظُرْ مَنْزِلَةَ اللّٰهِ عِنْدَهٗ جسنے اس بات کو دوست رکھا کہ اسد تعالے کے نزدیک اپنے مرتبہ کو جانے پس وہ شخص اپنے نزدیک دیکھے کہ اسد تعالی کا کیا مرتبہ ہے مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰى عَلٰى مَا یَفْنٰى جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اور جسنے اپنی آخرت کو دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پہونچایا پس جو چیز کہ باقی رہتی ہے اوسکو فانی چیز پر اختیار کرو مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِهٖ جسنے کسی چیز کو دوست رکھا اوس چیز کے ذکر سے کثرت کی مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللّٰهُ فِیْ زُمْرَتِهِمْ جسنے کسی قوم کو دوست رکھا اسد تعالے اوسکو اوس قوم کے زمرہ مین محشور کریگا مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ جسنے اسد تعالی کے دیکھنے کو دوست رکھا اسد تعالے اوسکے دیکھنے کو دوست رکھتا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا مَا لَیْسَ فِیْهِ فَهُوَ رَدٌّ جسنے کوئی نئی بات ہمارے دین مین پیدا کی اور وہ بات دین مین نہین ہے پس وہ مردود ہے مَنْ اَرْضَى النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّا

جیسے آدمیون کو اسبات پر راضی کیا کہ اللہ تعالی کا قہر اوسپر نازل ہوا اللہ تعالی اوس شخص کو
مخلوق کیطرف سپرد کردیگا۔ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ جسنے اللہ تعالی کی اطاعت
کی تحقیق وہ شخص مقصد پر پہونچا مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ جسنے ظالم کی
اعانت کی اللہ تعالے ظالم کو اوسپر مسلط کریگا مَنْ يَبِتْ لَمْ يَصْبِرْ جو شخص پریشان ہوا
اوسنے صبر نہیں کیا مَنْ بُورِكَ لَهُ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ جس شخص کو کسی شے میں برکت
دی گئی ہو تو اوسکو چاہیے کہ اوسکے ساتھ التزام رکھے مَنْ تَأَنَّى اَصَابَ اَوْكَادَ وَمَنْ
عَجِلَ اَخْطَاءَ اَوْكَادَ جسنے کام میں دیر کی کامیاب ہوا یا قریب کامیاب ہونیکے ہے اور جسنے
کام میں جلدی کی خطا کی یا قریب خطا کرنیکے ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
جسنے کسی قوم کے ساتھہ مشابہت پیدا کی پس وہ اوسی قوم سے ہے مَنْ تَعَلَّقَ بِشَيْءٍ
وُكِّلَ اِلَيْهِ جسنے کسی شے کے ساتھہ علاقہ پیدا کیا وہ اوس چیز کی طرف سونپ دیا گیا۔
مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيهِ حسن اسلام مرد سے بیکار چیزون کا ترک
کرنا ہے مَنْ رَتَعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهُ جیسے حمی کے اطراف مین
چرائی کی قریب ہے کہ حمی میں جا واقع ہوجاوے یعنی مکروہ چیزون کے اختیار کرنے سے
حرام کا ارتکاب کریگا مَنْ رَضِيَ بِقِسْمَةِ اللّٰهِ اسْتَغْنٰى جو شخص اللہ تعالی کی قسمت
خوشنود ہوا وہ مستغنی ہوا مَنْ رَضِيَ عَنِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جو شخص اللہ تعالی سے
راضی ہوا اللہ تعالی اوس سے راضی ہوا مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ جس شخص کو افعال حسنہ نے مسرور کیا اور اعمال سیئہ اوسکو برے معلوم ہوے
وہ مومن ہے مَنْ صَمَتَ نَجَا جو شخص چپ رہا اوسنے نجات پائی۔ مَنْ ضَمِنَ لِي
مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ضَمِنْتُ لَهُ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةَ جو شخص ضامن ہوا میرے

واسطے اوس چیز کا کہ درمیان اوسکی داڑہون کے ہے اور درمیان اوسکے دونون پاؤن کے
ہے یعنی زبان اور شرمگاہ جو شخص ضمانت کرے اوسکے واسطے اسد تعالی سے جنت کے لئے ضمانت کی یعنی جسنے اپنی زبان کو
بری باتوں سے بچایا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اوسکے جنت مین داخل ہونے کے لئے
مین ضامن ہون مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَا يَعْلَمُ جسنے عمل کیا اوس
چیز کے ساتہہ کہ اوسکو جانتا ہے اسد تعالی اوسکو اوس چیز کا وارث کریگا جسکو وہ نہین جانتا
مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا جسنے ہمارے ساتہہ آلودگی کی وہ ہمارے گروہ سے نہین ہے
مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ جسنے ایک بالشت بہر جماعت
دوری اختیار کی اوسنے تحقیق اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکالا مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ
قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جسنے قوم کی تعداد کو زیادہ کیا وہ شخص اوسی قوم سے ہے مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ جسکا دوست مین ہون حضرت علی اوسکے دوست ہین مَنْ
لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ جو شخص کسی پر رحم نہین کرتا اوسپر رحم نہین کیا جاتا مَنْ لَمْ يَكُنْ ذِئْبًا
أَكَلَتْهُ الذِّئَابُ جو شخص بہیڑیا نہ بنا اوسکے دوسرے بہیڑیون نے کہالیا مَنْ
مَزَحَ اسْتُخِفَّ بِهِ جسنے مزاح کیا وہ مزاح کے ساتہہ حقیر ہوا مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ
عُذِّبَ جو شخص حساب مین جہگڑا کیا گیا عذاب دیا گیا مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ
وَطَالِبُ الدُّنْيَا دو بہوکے حریص سیر نہین ہوتے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا
الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ مومن مومن کا آئینہ ہے الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى
أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ مومن وہ شخص ہے کہ آدمیوں نے اوسکو اپنے اموال و جانون
مین امین بنایا ہے الْمُؤْمِنُ يَسِيرُ الْمَؤُونَةِ مومن آسان ہے ضرورتون مین الاہے الْمُؤْمِنُونَ
كَرَجُلٍ وَاحِدٍ مومن لوگ ایک مرد کی مانند ہین مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہ دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس آدمی کا آخر کلام لا اِلٰہ اِلا اللہ ہے وہ جنت میں داخل ہوا

حرف النون

اَلنَّاسُ بِزَمَانِہِمْ اَشْبَہُ مِنْہُمْ بِاٰبَائِہِمْ جو آدمی اپنے زمانہ میں ہین بعض ویسے اپنے باپون کے ساتھہ زیادہ مشابہ ہین یعنی جو سیرت زمانہ میں اونکے باپ دادا کی ہے وہی سیرت زمانہ مین لوگوں کی ہے اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ آدمی باہمی اتفاق مین کنگہی کے دانتون کی مانند ہیں اَلنَّاسُ مَعَادِنُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ آدمی خیر اور شر مین کانون ہین نَحْنُ اَھْلُبَیْتٍ لَا یُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ ہم اہلبیت ہین ہماری برابر کوئی آدمی قیاس نہین کیا جاتا نَحْنُ بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَاتُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ہم بنی مطلب اہل جنت کے سردار ہیں اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ ندامت توبہ ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیَاطِیْنِ عورتین شیطانون کی رسیان ہین نِعْمَ الصِّھْرُ اَلْقَبْرُ بہتر داماد عورت کے لیئے قبر ہے نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مومن کی نیت اوسکے عمل سے بہتر ہے۔

حرف الہاء

اَلْھَدِیَّۃُ تَعْوِرُ عَیْنَ الْحَکِیْمِ تحفہ دانشمند کی آنکھہ کو اندھا کرتا ہے ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ ماں اور باپ دونون تیری دوزخ اور جنت ہین اَلْھَمُّ نِصْفُ الْھَرَمِ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

حرف الواو

وَجَدْتُ النَّاسَ اَخْبُرْ تَقْلِہٗ زمانہ کو میں نے اس مثل کے موافق پایا کہ تو اونکو آزما اور اونسے نفرت کر اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ تنہائی بد صحبت سے بہتر ہے اَلْوُدُّ وَالْعَدَاوَۃُ یَتَوَارَثَانِ محبت اور عداوت متوارث ہوتے ہین

اَلْوَرَعُ سَیِّدُ الْعَمَلِ ورع عمل کا سردار ہے اَلْوَلَدُ ثَمَرَۃُ الْقَلْبِ بیٹا دل کا پھل ہے
اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ مَحْزَنَۃٌ بیٹا بخل کا باعث اور نامردی کا باعث اور غم کا باعث ہے
اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بیٹا صاحب فراش کیواسطے ہے اور مرد زانی کے لیے
پتھر ہے یعنی حرمان ہے وَیْلٌ لِّلشَّاکِیْنَ فِی اللّٰہِ اللہ تعالے کے معاملہ مین شکایت
کرنیوالون پر افسوس ہے۔

حرف لام الف

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ لا الٰہ الا اللہ بہشت کے خزانون سے ایک خزانہ ہے
لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ جو شخص امانت دار نہین ہے اوسکا ایمان نہین ہے
لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ میری امت گمراہی پر اجتماع نکریگی لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ
قُلُوْبُکُمْ آپس مین اختلاف نہ کرو باہمی اختلاف سے تمہارے دل اختلاف کرینگے
لَا تَسُبُّوا الدُّنْیَا فَاِنَّہَا مَطِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ دنیا کو گالی نہ دو اسلیے کہ دنیا مسلمان کی سواری ہے
لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ صحبت نہ اختیار کر مگر مومن کی
اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر مرد متقی کھائے لَا خَیْرَ فِیْ صُحْبَۃِ مَنْ لَا یَرٰی لَکَ مَا یَرٰی
لَہٗ اوس شخص کی صحبت مین بہتری نہین ہے کہ تیرے واسطے وہ فائدہ نہین دیکھتا جو فائدہ
کہ تو اوسکے واسطے دیکھتا ہے لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مسلمان جو دوسرے کو ضرر نہین پہنچاتا اور دوسرے کے لیے
ضرر کو معاوضہ میں ضرر نہین پہنچاتا لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی
طاعت نہ چاہیے لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلْقِ کوئی عقل تدبیر
کا سدھین ہے اور کوئی حسب حسن خلق کی مانند نہین ہے لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَہْلِ وَلَا مَالَ
اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا وَحْشَۃَ اَشَدُّ مِنَ الْعُجْبِ کوئی فقر جہل سے اشد نہین ہے

اور کوئی مال عقل سے عزیز تر نہین ہے اور کوئی وحشت غرور سے اشد نہین ہے۔
لَا یَجْنِیْ عَلَی الْمَرْءِ اِلَّا یَدُہٗ مرد کی ساتھہ کوئی گناہ نہین کرتا مگر اوسکا ہاتھہ گناہ کرتا ہے
لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُرَوِّعَ مُسْلِمًا مسلمان کو یہ بات حلال نہین ہے کہ وہ مسلمان کو
ڈراوے لَا یَزَالُ الرِّجَالُ بِخَیْرٍ مَا لَمْ یُطِیْعُوا النِّسَاءَ ہمیشہ مرد خیر کے ساتھہ ہین
جبتک کہ عورتون کی اطاعت اونہون نے نہین کی لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ
جو شخص آدمیون کے احسان کا شکر نہین کرتا اللہ تعالے کے احسان کا بھی شکر نہین کرتا
لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ خوف کرنا قدر سے فائدہ نہین دیتا لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ
جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہین کاٹا جاتا لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ فِیْہِ حَذَرًا مِمَّا بِہٖ بَاْسٌ مرد متقین سے نہین ہوتا یہانتک
کہ جس چیز مین خوف ہے اوسکے ڈر سے اوس چیز کو چھوڑے کہ جسمین خوف نہین ہے
لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ تم لوگون سے کوئی آدمی
مومن نہین ہوتا یہانتک کہ اپنے بہائی کے واسطے اوس چیز کو دوست رکہے جو چیز اپنے
نفس کیواسطے دوست رکہتا ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ
بِہٖ تم لوگون سے کوئی آدمی مومن نہین ہوتا یہانتک کہ اوسکی خواہش اوس چیز کے تابع ہوجائے
جس چیز کو مین لایا ہون لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یَکُوْنَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ سَوَاءً کوئی بندہ
مومن نہین ہوتا یہانتک کہ اوسکا دل اور زبان برابر ہو۔

حرف الیاء

یَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْضَ مِنَ اللّٰہِ بِالدُّنْیَا بِالْقُوْتِ فَاِنَّ الْقُوْتَ لِمَنْ یَّمُوْتُ کَثِیْرٌ
اے بیٹے آدم کے دنیا سے قوت کے ساتھہ راضی ہوجا اس لئے کہ قوت اوس شخص کے

لیئے کہ مرتا ہے کثیر ہے یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ای ابوبکر دو کے
ساتھہ تمہارا کیا گمان ہے اللہ تعالی اُن دو کا تیسرا ہے یہ ارشاد غار مین حضرت ابوبکر صدیق کے
ساتھہ ہوا ہے —
يَا اَبَا ذَرٍّ جَدِّدْ سَفِينَتَكَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ ای ابوذر کشتی کو نیا کر اسلیئے کہ دریا گہرا ہے
يَا اَنَسُ اَطِبْ كَسْبَكَ تُسْتَجَبْ دَعْوَتُكَ ای انس اپنے کسب کو پاک کر تو قبول کیجاویگی
تمہاری دعا يَا حَرْمَلَةُ اِيتِ الْمَعْرُوفَ وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ ای حرملہ معروف اختیار کرو
اور منکر سے اجتناب کرو يَا حَسَنُ اَكُلُّ نَاطِقٍ عَالِمٌ وَكُلُّ مُسْتَمِعٍ وَاعٍ کیا بہتر ہے کہ ہر ایک
کہنے والا عالم ہے اور ہر ایک سننے والا اوسکی بات کو سنکر محفوظ رکھنے والا ہے يَا حُذَيْفَةُ
عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ ای حذیفہ کتاب اللہ پر عمل لازم پکڑو يَا عُبَادَةُ اِسْمَعْ وَاَطِعْ فِي
عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ ای عبادہ سُن اور تنگی اور فراخی مین اطاعت کر يَا عُقْبَةُ صِلْ
مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ ای عقبہ جسنے قطع رحم کیا ہو اوسکے ساتھہ صلہ رحمی
اور جسنے تجھکو محروم کیا ہو اوسکے ساتھہ عطا کر يَا عَلِيُّ لَا تَرْجُ اِلَّا رَبَّكَ وَلَا تَخَفْ اِلَّا
ذَنْبَكَ ای علی خدا تعالے کے سوا امید نرکھو اور اپنے گناہ کے سوا کسی سے
خوف نکرو يَا عَمْرُو نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ ای عمرو صالح مال صالح مرد کیلیے
اچھا ہے يَا عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ اَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ ای رسول اللہ کے چچا
عباس عافیت کیواسطے زیادہ دعا مانگو يَا فَاطِمَةُ كُونِي لَهُ اَمَةً يَكُنْ لَكِ عَبْدًا
ای فاطمہ اپنے شوہر کے واسطے باندی بنجا تیرا شوہر تیرے واسطے غلام ہوجائے گا
يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَى فِي عَيْنِ اَخِيهِ وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ کوئی آدمی تمہارا
اپنے بھائی کی آنکہہ مین تنکا وغیرہ دیکھتا ہے اور اپنی آنکہہ مین لکڑ کو بھولتا ہے —

یعنی دوسرے کی تہوڑی چیز کو دیکہتا ہے اور اپنی بڑی چیز کو بہولتا ہے یَسِّرُوْا وَلَا
تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا آسانی اختیار کرو اور تنگی کو اختیار مکرو اور لوگون کو بشارت دیو
اور نفرت نہ دلاؤ اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ جہوٹہی قسم ملکون کو خالی میدان
کرکے چہوڑدیتی ہی اَلْیَوْمَ الرِّھَانُ وَغَدًا السِّبَاقُ وَالْغَایَۃُ الْجَنَّۃُ وَالْھَالِکُ مَنْ
دَخَلَ النَّارَ آج کا دن گہوڑدوڑ کا ہے اور کل کا دن سبقت کا ہے اور اوسکی نہایت
بہشت ہے ہلاک ہونیوالا وہ شخص ہے کہ دوزخ میں داخل ہوا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ
تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَاْکُلُوْنَ وَتَبْنُوْنَ مَا لَا تَسْکُنُوْنَ ای لوگو کیا تم حیا نہین رکہتے
اوس چیز کو جمع کرنے ہو کہ نہین کہاتے اور وہ چیز بناتے ہو کہ اوسمین نہین رہتے
یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا
وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ ای لوگو سلام کو فاش کرو اور بہوکہون کو کہانا
کہلاؤ اور آپسمین صلہ رحمی کرو اور اوسوقت نماز پڑہو کہ آدمی سوتے ہون جنت مین سلامتی کے
ساتہہ داخل ہو آنحضرت صلعم نے معاذ رض کو تین بار یا معاذ کہکر پکارا اور معاذ رض نے لبیک کہکر
تین بار جواب دیا پہر آپ نے فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صِدْقًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَفَلَا اُخْبِرُ بِھَا النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِھَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ
تَاثُّمًا کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالی کے
اور کوئی معبود نہین ہے اور یہہ شہادت دیتا ہے کہ محمد صلعم اللہ تعالی کے بندہ اور رسول ہین
مگر یہہ گواہی سچے دل سے دیتا ہے اللہ تعالی اوس بندہ کو آتش دوزخ پر حرام کردیگا
معاذ رض نے کہا یا رسول اللہ کیا مین اس بات سے آدمیون کو خبردار نہ کرون وہ بشارت

پائینگے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اوسوقت بہروسا کرلیگے اور عبادت سے غافل ہوجائینگے
معاذ رضی نے اپنے مرنے کے وقت اس بات سے خبر دی تا کہ اسکے اخفا کرنے کا گناہ
اونکے ذمہ پر رہجائے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

باب آٹھوان

آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور آپکے سن شریف اور وفات شریف اور جواب میں آپکی وفات شریف سے مشرف ہونے کے بیان میں اس باب مین تین فصلیں ہیں

فصل پہلی

رسول اللہ صلعم کی طب مبارک کے بیان مین

آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پڑھکے اپنے ہاتون پر پہونکتے اور ہاتون کو جسم مبارک پر پہیرتے تھے۔
آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے واسطے یہ دعا
پڑہتے تھے بِسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ
وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ آنحضرت صلعم جسوقت بیمار ہوتے تو کف دست کی مقدار کلونجی لیکے
پہانکتے اور اوسپر شہد اور پانی پیتے تھے آنحضرت صلعم منہ سے تہوک بہنے کی حالت مین
شہد اور پانی پیتے تھے آنحضرت صلعم کی یا آپ کے اصحاب کی آنکھین اگر آتین تو آپ یہ دعا
پڑہتے تھے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي
وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِي لسان العرب مین حدیث وصلکے معنی کے متعلق کہا ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے جو اسطور سے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي و

واجعلہما الوارث منی اسکے متعلق **ابن شمیل** نے کہا ہے کہ سماعت اور بصر کو میرے
ساتھ باقی رکھ اور جبتک کہ میں رحلت کروں دونوں کو صحیح اور سلامت رکھ اور یہی کہا گیا ہے
کہ آپنے سماعت اور بصر کی بقا اور قوت کیواسطے وقت کبرسنی اور ضعف قوی نفسانی کے
ارادہ فرمایا ہے کہ سماعت اور بصر میری تمام قوی کی وارث ہوں اور باقی قوتیں اونکے بعد ہوں
پھر ابن شمیل نے کہا ہے کہ ایک روایت میں یوں وارد ہے **واجعلہ الوارث منی**

آنحضرت صلعم کو جسوقت بخار آتا آپ پانی کی مشک طلب فرماکے سرپر ڈلواتے پھر نہاتے تھے

آنحضرت صلعم کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا کوئی زخم نہیں پہونچتا مگر اوسپر مہندی لگاتے تھے

صحیحین میں **ابی حاتم** رض سے روایت ہے کہ میں نے سہل سے سنا اور سہل رض سے
کسی نے پوچھا تھا کہ احد کے دن رسول اللہ صلعم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا سہل نے کہا
انکا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپکے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور سر مبارک پر خود کچل گیا
رسول اللہ صلعم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ زخم پر سپر سے پانی ڈالتے تھے جسوقت حضرت فاطمۃ الزہرا رض نے خون کی
زیادتی دیکھی کہ بند نہیں ہوتا اونہوں نے بوریہ کا ایک ٹکڑا لیا اور اوسکو ایسا جلایا کہ خاکستر ہو گیا
پھر اوسکو آپکے زخم میں بھر دیا بوریہ کے خاکستر سے خون تھم گیا۔

رسول اللہ صلعم سر اور دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگاتے تھے اور فرماتے تھے
کہ جس شخص نے ان مقامات کے خون کو ہوڑیا اوسکو کچھ ضرر نہیں ہے پھر وہ کسی بیماری کی دوا
کسی چیز سے نہ کرے آنحضرت صلعم سر میں پچھنے لگاتے تھے اور آپ نے اوسکا نام ام مغیث
رکھا تھا۔ آنحضرت صلعم گردن کی دونوں رگوں میں پچھنے لگاتے تھے اور سترھویں اور انیسویں [19]
اور اکیسویں تاریخ کو پچھنے لگاتے تھے آنحضرت صلعم ہر ایک رات میں سرمہ لگاتے اور ہر آنکھ میں

سینگی لگاتے اور ہر سال میں دوا پیتے ہیں صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلعم نے سینگی لگائی اور سینگی لگانے والے کو اُجرت عطا کی ہے اور بھی صحیحین میں
انس رض سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے آنحضرت صلعم کے سینگی لگائی آپ نے
ابوطیبہ کو دو صاع غلہ عنایت کیا اور ابوطیبہ کیواسطے اوسکے مالکون سے سفارش فرمائی
ابوطیبہ کے ذمہ جو روزینہ اجرت کا تھا ان لوگوں نے اوسمین کمی کر دی اور آپ نے فرمایا
کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اوس سے سینگی لگانا اچھا ہے ابن ماجہ اپنے سنن میں روایت
کی ہے کہ نبی صلعم کے سر مبارک میں جسوقت درد ہوتا تو آپ سر پر مہندی لگاتے اور یون
فرماتے تھے کہ مہندی اللہ تعالیٰ کے حکم سے درد کیواسطے نافع ہے اور ابو داؤد نے اپنی
سنن میں روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے سعوط کا بھی استعمال فرمایا ہے سعوط وہ دوا ہے
کہ اوسکو ناک میں ڈالنے سے چھینکین آتی ہین میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس
مقام پر آنحضرت صلعم کی طب کی اون تمام حدیثون کو ذکر کروں کہ آنحضرت صلعم نے اوس طرح
دوسرے لوگون کیواسطے بیان کیا ہے تاکہ اس فائدہ کی تکمیل ہو اور اکثر اون احادیث کی
ہدی النبوی علامہ ابن القیم کی تالیف سے نقل کی گئی ہین مسلم رح نے اپنی صحیح میں جابر
ابن عبداللہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر ایک بیماری کیواسطے
دوا ہے جسوقت اوسکی دوا پہونچائی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے
صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اوسکے لئے شفا نازل کی مسند امام احمد حنبل میں اسامہ
بن شریک رض سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپ کی پاس بادیہ نشین لوگ
آئے اور اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں عباد اللہ دوا

تم لوگ دوا کرو اسلیئے کہ اللہ تعالی عزوجل نے کوئی بیماری وضع نہیں کی مگر یہ کہ اوس
بیماری کے لئے شفا وضع کی سوا ایک بیماری کے کہ اوسکی دوا نہین ہے اون لوگون نے
دریافت کیا وہ کیا بیماری ہے آپ نے فرمایا بڑہاپا اور ایک لفظ مین یون وارد ہے
کہ اللہ تعالی نے کوئی بیماری نازل نہین کی مگر اوسکے واسطے شفا نازل فرمائی دوا کا
علم بیماری کے علم سے ہے اور دوا کا نہ جاننا بیماری کے نہ جاننے سے ہے۔
مسند اور سنن مین ابن خزامہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم سے کہا گیا کہ آپ دیکھتے ہین
کہ ہم لوگ منتر وغیرہ پڑہتے ہین اور دوا کا استعمال کرتے ہین اور بچنے کی چیزوں سے
بچتے ہین کیا حکم الہی سے کوئی شے اوترتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شے اللہ تعالی
حکم سے اوترتی ہے بخاری نے اپنی صحیح مین ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ
اللہ تعالی نے جو چیز تم پر حرام کی ہے تم لوگون کے واسطے اوسمین شفا نہیں کی سنن مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خبیث دوا سے ممانعت فرمائی ہے
صحیح مسلم مین طارق بن سوید الجعفی سے روایت ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے
خمر کی نسبت دریافت کیا آپنے طارق کو شراب سے ممانعت فرمائی یا شراب بنانے کو
مکروہ فرمایا طارق نے کہا کہ مین خمر کو دوا کے واسطے بناتا ہون آنحضرت صلعم نے فرمایا خمر دوا
نہین ہے بلکہ بیماری ہے سنن مین ہے کہ آنحضرت صلعم سے خمر کو دوا مین ڈالنے کیواسطے
دریافت کیا گیا آپنے فرمایا کہ خمر بیماری ہے یا آپ نے یون فرمایا کہ خمر دوا نہین ہے۔
آنحضرت صلعم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جسنے خمر سے دوا کی اللہ تعالی نے اوسکو شفا نہین دی
بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
بالمس جب کبھی بیمار چھوتا تا کوئی بیمار لایا جاتا تو آپ یہہ دعا فرماتے تھے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ

البأس اشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما۔

اور بھی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے اہل کو جب بخار آتا تو آپ حسا کے
پکانے کے واسطے فرماتے تھے اور یوں فرماتے تھے کہ حسا قلب کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے
دل سے بیماری کو اسطور سے زائل کرتا ہے جس طرح تم عورتیں میل کو اپنے چہرہ سے پانی کے
ساتھ زائل کرتی ہو سنن میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کہ بغیض نافع تلبین کو لازم پکڑو حضرت عائشہ رض نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اہل سے
جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو ہانڈی آگ پر جبتک رہتی تھی کہ وہ آدمی یا تو اچھا ہو جاتا یا وہ مر جاتا اور
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم سے کہا جاتا کہ فلاں شخص بیمار ہے
اور کھانا نہیں کھاتا تو آپ فرماتے تم لوگ تلبینہ کو لازم پکڑو اور اوسکو پلاؤ قسم اللہ تعالی کی
کہ اوسکے ہاتھ میں میری جان ہے تلبینہ پیٹ کو دھوکے اسطور سے صاف کرتا ہے
جسطور سے تم عورتوں سے کوئی عورت اپنے چہرہ کو میل سے صاف کرتی ہے
تلبینہ جو کی پتلی غذا دودھ کے قوام کے موافق ہوتی ہے ہراوی نے کہا ہے
کہ تلبینہ کا نام اسواسطے تلبینہ رکھا گیا ہے کہ وہ سفیدی اور رقت میں دودھ کی مشابہ
ہوتا ہے اور یہ غذا بیمار کے واسطے نافع ہے اور وہ پکی ہوئی پتلی غذا ہے۔ گاڑھی خام
غذا ہے اگر تلبینہ کی فضیلت دریافت کرنا چاہتے ہو تو آش جو کی فضیلت کو پہچان لو کہ
جو کے آٹے سے پکایا جاتا ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ تلبینہ بیمار کے دل کے آرام کا سبب ہے اور بیمار کے
بعض غم کو دور کرتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

فرمایا اپنے بیماروں کو کہانے اور پینے سے کراہت نہ دلاؤ تحقیق اللہ تعالیٰ اونکو کہانا کہلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے اہل بیت سے جسوقت کوئی شخص بیمار ہوتا تو آپ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کے پہونکتے تھے صحیحین میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ یا تپ کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے اوسکو پانی سے ٹھنڈا کرو ابو نعیم وغیرہ نے ذکر کیا ہے انس رض نے نبی صلعم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جسوقت کسی کو بخار آئے اوسکو چاہیے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی تین دن صبح کے وقت ڈالے۔

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ جہنم کی بھٹی سے ہے تم لوگ ٹھنڈے پانی سے اوسکو دور کرو۔ مسند وغیرہ میں سمرہ رض سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تپ آتش دوزخ کا ایک قطعہ ہے اوسکو سرد پانی سے ٹھنڈا کرو

سنن میں ابو ہریرہ رض کی روایت سے ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس تپ کا ذکر آیا ایک آدمی نے تپ کو گالی دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تپ کو گالی نہ دو اسلئے کہ تپ گناہونکو اسطور سے پاک کرتی ہے جس طور سے آگ لوہے کے میل کو پاک کرتی ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع میں ثوبان رض کی حدیث سے روایت کی ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ جسوقت کسی کو بخار آئے اور بخار آتش دوزخ کا ایک قطعہ ہے بخار والے کو چاہیے کہ آتش بخار کو اپنے جسم پر پانی سے بجہاوے بخار والا ایسی نہر کی طرف آوے کہ جاری ہو وہ شخص پانی کے جاری ہونے کی طرف آوے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کو بخار کے بعد تین دن تک پانی میں

غوطے لگاؤ اگر تین دن میں تقارہ پائے تو پانچ دن تک پانی میں غوطے لگاؤ اور اگر پانچ دن میں بھی اچھا ہو تو سات
دن تک انتہی لعودن تک غوطے لگاؤ اللہ تعالی کے حکم سے وہ دن نہیں یا وہ بچا رہتا اور نکر لگا یا آتل صحابہ کا
صحیحین میں ابوسعید الخدری رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلعم کے پاس آیا اور
اوسنے کہا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں شکایت ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسکو
دست آ رہے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوسکو شہد پلاؤ وہ جاکے واپس آیا اور عرض کیا کہ شہد نے کچھ
فائدہ نہیں دیا اور ایک لفظ میں یوں آیا ہے کہ اوسکو دست زیادہ ہو گئے دو بار یا تین بار آپ ویسے
ہی فرماتے گئے کہ اوسکو شہد پلاؤ آپنے تیسری بار یا چوتھی بار اوس سے فرمایا صدق اللہ
وکذب بطن اخیک پھر اوسکو شہد پلایا وہ آدمی بحکم الہی اچھا ہو گیا
سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضہ سے مرفوعا روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص نے ہر مہینہ میں شہد چاٹا اوسکو کوئی عظیم بیماری نہ پہونچیگی اور دوسرے
اسم ہو ہے تم لوگ دو شفاؤں کو لازم پکڑو ایک شفا شہد ہے دوسری شفا قرآن شریف ہے
اسامہ بن زید رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ طاعون ایک
عذاب ہے ایک گروہ پر قوم بنی اسرائیل سے بھیجا گیا تھا اور اوس شخص پر طاعون بھیجا گیا تھا
کہ تم سے پہلے تھا جسوقت تم سنو کہ طاعون کسی زمین میں ہے وہاں پر نجاؤ اور جسوقت کسی
زمین میں طاعون واقع ہوا اور تم وہاں پر ہو تو وہاں سے بھاگ کے نکلو یہ حدیث عبدالرحمن
بن عوف سے بھی روایت کی گئی ہے سنن ابوداؤد میں مرفوعا روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وبا کی نزدیکی اور بیماروں کی مدارات کرنے سے آدمی
تلف ہوتا ہے صحیحین میں ابن عباس رضہ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ شفا
تین چیزوں میں ہے شہد پینا پچھنے لگانا آگ سے داغ دینا اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے

نسخ کرتا ہوں سنن ابن ماجہ مین انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ معراج کی
شب مین کسی گروہ کے پاس سے نہین گیا مگر اوس گروہ نے مجھہ سے یون کہا اے محمد
اپنی امت کو پچھنے لگانے کے واسطے امر کرو اور ترمذی نے ابن عباس رض سے یون
روایت کی ہے کہ اے محمد اپنے اوپر پچھنے لگانے کو لازم پکڑو - نبی صلعم سے روایت کی گئی ہے
کہ تم لوگ جو دوا کرتے ہو اچھی دوا پچھنے لگانا اور فصد لینا ہے - اور ایک حدیث مین وارد ہے
کہ اچھی دوا پچھنے لگانا اور فصد لینا ہے ترمذی نے اپنی جامع مین ابن عباس رض سے
مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ پچھنوں کے لگانے کے واسطے سترہواں
اور انیسواں اور اکیسواں دن اچھا ہے ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا
کہ جس شخص نے چہارشنبہ یا شنبہ کے دن پچھنے لگائے اوسکو سپیدی یا برص کی بیماری پیدا ہوئی تو
وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کریگا -

دارقطنی نے حدیث نافع رض سے روایت کی ہے کہ مجھہ سے عبد اللہ ابن عمر رضما نے کہا
کہ میرے خون نے غلبہ کیا ہے پس تم میرے واسطے حجام کو ڈھونڈھو کہ وہ لڑکا اور بڈھا ہو
مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ پچھنے حافظہ کو اور عقلمند کی
عقل کو بڑھاتے ہین بسم اللہ کہکر پچھنے لگاؤ پنجشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کے دن پچھنے نہ لگاؤ
دوشنبہ کے دن پچھنے لگاؤ جذام اور برص کی قسم سے جو ہے وہ چہارشنبہ کے دن نازل
ہوتی ہے ابوداؤد نے اپنی سنن مین ابوبکرہ رض سے روایت کی ہے کہ وہ سہ شنبہ کو دن
پچھنے لگانے کو مکروہ جانتے تھے اونہون نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ سہ شنبہ کا دن
خون کے پیدا ہونے کا دن ہے اور اس دن مین ایک گھڑی ہے کہ اوس مین خون بہنا
تھمتا نہین ہے -

ترمذی نے اپنی جامع اور ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اسماء بنت عمیس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھسے پوچھا کہ تم کس دواسے مسہل لیتے ہوین مین نے کہا شبرم سے آپنے فرمایا شبرم حار ہے اسماء رضہ نے کہا کہ مین نے سنا سے مسہل لیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر کوئی شئے موت سے شفا دیتی تو وہ سنا ہے شبرم ایک درخت کے ریشہ کا پوست ہے

سنن ابن ماجہ مین عبد اللہ بن حرام سے روایت ہے عبد اللہ ان لوگون سے تھے جنھون نے آنحضرت صلعم کے ہمراہ دونون قبلون کیطرف نماز پڑہی ہے عبد اللہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ سنا اور سنوت کا استعمال لازم پکڑو اسلئے کہ ان دونون دواؤن مین سوا موت کے ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے

سنا حجاز کی بوٹی ہے افضل اوسکی مکی ہے **سنوت** کے معنی مین لوگون نے اختلاف کیا ہے مگر صواب سے قریب یہ بات ہے کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھی کی مشک مین رہا ہو۔

ترمذی نے زید بن ارقم رضہ سے روایت کی ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور روغن زیتون سے کرو ذات الجنب ایک حار ورم ہے جو پسلیوں کے اندر کی جھلی مین پیدا ہوتا ہے اور ایک بیماری ذات الجنب کی مشابہ پسلیون کے اطراف مین پیدا ہوتی ہے قسط بحری عود ہندی کو کہتے ہیں **صحیحین** مین روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اچھا علاج جو تم لوگ کرتے ہو وہ پچھنے لگانا اور قسط بحری کا استعمال کرنا ہے اور اپنے بچون کو عذرہ کی بیماری مین غمز سے ایذا نہ پہونچاؤ یعنی اونکے تالو کو عذرہ کی بیماری مین مت دباؤ کہ اونکی تکلیف کا سبب ہے **سنن** اور **مسند** مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونھون نے کہا کہ رسول اللہ صلعم حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے اونکے پاس ایک بچہ تھا

حاشیہ: ۱ روغن حرمل ... ۲ ... ۳ سنا مکی ... [illegible]

اوسکے نتھنے سے خون بہا رہا ہے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ اسکو عذرہ ہے
یا اسکے سر میں درد ہے اپ نے فرمایا تم لوگوں پر افسوس ہے اپنے فرزندون کو ہلاک نکرو
جس عورت کے فرزند کے سر مین کوئی بیماری یا درد ہو وہ قسط ہندی کو لے اور اوسکو پانی مین
گہسے پہر اوسکا سعوط بنا کے اوسکو سنگہا دے آپ کے ارشاد کے بموجب حضرت عائشہ رضہ
سعوط بنانے کے لئے فرمایا وہ بچہ اوسکے استعمال سے اچہا ہو گیا عذرہ حلق مین خون کے
ہیجان کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ مابین کان اور حلق کے جو قرحہ ہوتا ہے اوسکو عذرہ
کہتے ہین یہہ عارضہ اکثر بچون کو ہوتا ہے لوگ ایسے بچوں کا علاج تالو کے دبانے اور اعلاق سے
کرتے تہے علاق لٹکانے کی چیز کو کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے اوس سے لوگونکو ممانعت کی
اور جو چیز بچوں کے لئے زیادہ نافع اور سہل تہی اوسکے واسطے آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی
سعوط ناک مین ڈالنے کی دوا کو کہتے ہیں جس سے چہینک آنے کے بعد دماغی بیماری
جاتی رہتی ہے جس بیماری مین چہینک کی حاجت ہوتی ہے آپ نے سعوط کی تعریف فرمائی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کے واسطے دم کرنے کے پہونکنے کے لئے امر فرماتے تھے ۔
مسلم نے اپنی صحیح مین ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نظر بد
حق ہے اگر کوئی شے سابق القدر ہوتی تو نظر بد النتہ اوسپر سبقت کرتی سنن ابو داؤد مین
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نظر بد پہونچانے والے کو وضو کرنیکا
حکم فرماتے پہر اوس پانی سے جس شخص کو نظر بد پہونچتی دہوتے تھے زہری رح نے
کہا ہے کہ نظر بد پہونچانے والے کو رسول اللہ صلعم ایک پیالہ پانی کیواسطے امر فرماتے وہ
آدمی اپنا ہاتھ پیالے مین ڈالتا اور کلی کرتا پہر کلی کے پانی کو پیالہ مین ڈالتا اور اپنی سیدہی
ہتیلی پر اسطور سے پانی بہاتا کہ وہ پانی پیالہ مین گرتا پہر اپنا سیدہا ہاتھ پیالہ مین داخل کرتا

اور اسپے بائین پاؤن کے گھٹنے پر پانی بہاتا پہر تہمت کے نیچے کا جسم دہوتا اور پیالہ زمین
نہین رکہا جاتا پہر جس آدمی کو نظر بد پہونچی ہوتی وہ پانی اوسکے سر پر ڈالا جاتا پیچھے سے ڈالدیا جاتا
نظر بد جیسی چیز سے دفع ہوتی ہے یہ قول ہے۔ اللہم بارک علیہ اور قول ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

فصل دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن شریف اور وفات شریف کے بیان میں

ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ سال
تک رہے اور مکہ معظمہ میں آپ کی طرف وحی کی گئی اور مدینہ طیبہ میں آپ دس سال تک رہے
اور وہیں پر وفات پائی وفات کے وقت آپ ترسٹھ برس کے تھے اور ایک روایت میں
ابن عباسؓ سے یون وارد ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ پینسٹھ برس کے تھے
انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے شروع ساٹھویں سال میں وفات پائی
حضرت عائشہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ ترسٹھ برس کے
تھے جریر بن حازم اسدی نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے معاویہؓ خطبہ
پڑھ رہے تھے خطبہ میں کہا کہ رسول اللہ صلعم وفات کے وقت ترسٹھ برس کے تھے
اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مین ترسٹھ برس کا ہوں
حضرت معاویہؓ نے جو یہ کہا کہ مین ترسٹھ برس کا ہون اس بیان سے یہ مراد ہے
کہ جسوقت اونہوں نے بیاں کیا تھا تو اوسوقت وہ ترسٹھ برس کے تھے معاویہؓ اوس
سال مین نہین مرے بلکہ زندہ رہے اور اسی سال کو پہونچے۔

رسول اللہ صلعم کی وفات کا واقعہ یون ہی

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ مین نے آخر نظر جو رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک پر

کی وہ نظر تہی کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن اپنے مکان کا پردہ اوٹھایا مین نے
آپ کے چہرہ مبارک کو دیکہا گویا چہرہ مبارک کلام اللہ شریف کا ورق تہا اور اوسوقت لوگ
حضرت ابوبکر صدیق رض کے پیچہے تہے قریب تہا کہ آدمی بیقرار ہوجائین آنحضرت صلعم نے
آدمیون کیطرف اشارہ فرمایا کہ اپنے حال پر ثابت رہین اور حضرت ابوبکر اونکی امامت کرین
پہر اپنے پردہ کو ڈال دیا رسول اللہ صلعم نے اس دن کے آخر مین وفات پائی حضرت عائشہ رض
روایت کی ہے کہ مین اپنے سینہ سے رسول اللہ صلعم کو تکیہ لگائے ہوے تہی یا حضرت
عائشہ رض نے سینہ کی جگہہ آغوش کا لفظ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے پیشاب کرنیکو واسطے
طشت طلب فرمایا پہر آپ نے پیشاب کیا بعد اسکے آپ نے وفات پائی اور بہی حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو موت کی حالت مین دیکہا آپ کے
نزدیک پانی کا ایک پیالہ تہا آپ اپنا دست مبارک پانی کے پیالہ مین ڈالتے تہے اور
پانی کو اپنے چہرہ مبارک پر ملتے تہے پہر آپ فرماتے تہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ
اور بہی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم کی موت کی
جو کچہہ سختی دیکہی ہے اسکے بعد کسی کی آسانی موت پر رشک نکرونگی اور بہی حضرت عائشہ رض نے
روایت کی ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ کے دفن کرنے مین لوگون نے
اختلاف کیا حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ مین نے جو کچہہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہے
اوسکو مین نہین بہولا ہون آپ نے یون فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے کسی نبی کی روح قبض نہین کیا
مگر اوس جگہہ پر قبض کیا کہ وہ نبی اوس جگہہ دفن ہونیکو دوست رکہتا ہے آپ کے بستر
مبارک کی جگہہ میں آپ کو دفن کرو۔
حضرت عائشہ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالی عنہ نے رسول اللہ صلعم کو بعد وفات کے بوسہ دیا۔ اور بھی حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر صدیق رض رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد آئے اور اپنا منہ آنحضرت صلعم کی دونون
آنکھوں کے درمیان رکھ دیا اور اپنے دونوں ہاتھ آپکی دونون کلائیوں پر رکھے اور کہا
وانبیاہ وا صفیاہ وا خلیلاہ انس رضہ نے روایت کی ہے کہ جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلعم
اوس دن مدینہ منورہ مین داخل ہوئے تھے آپ کے نور سے بھر گئے مدینہ منورہ مین سب چیزین روشن
ہوگئی تھی اور جبکہ وہ دن تھا کہ آپنے اوس دن وفات پائی مدینہ منورہ میں تمام چیزین تاریک ہوگئی تھیں
اور ہمنے اپنے ہاتھ اسی مٹی سے نہین جہاڑے تھے اور ہم آپ کے دفن کرنے مین تھے کہ
ہمارے دل ہمسے پھر گئے تھے۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کو دن
وفات پائی محمد باقر رضہ سے روایت ہے محمد باقر رض تابعین سے ہین اوہوں سنے کہا کہ
رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی آپ وفات کے دن سے سہ شنبہ کی رات تک
دفن نہین کیے گئے اور سہ شنبہ کی رات مین دفن ہوئے سالم بن عبید جو آنحضرت صلعم کی
صحبت مین رہے تھے اونہوں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بیہوش ہوگئے تھے
پھر آپ کو جب ہوش آیا تو آپنے فرمایا کیا نماز کا وقت آگیا لوگون نے کہا ہان نماز کا وقت آگیا آپنے
فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر رض سے کہو کہ وہ آدمیونکو نماز پڑہا دیں پھر آپ بیہوش
ہوگئے اور بیہوشی سے آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا نماز کا وقت آگیا عرض
کیا گیا ہان نماز کا وقت آگیا آپنے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دیں۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رض
سے کہو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑہا دیں حضرت عائشہ رض۔ نے کہا کہ میرے باپ بیشک نرم دل آدمی ہے
جسوقت وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کہڑے ہونگے رو دینگے نماز پڑہانے کی طاقت نہ رکھینگے

کہا چلو مین انکی ہمراہ آیا اور آکے دیکھا کہ لوگ رسول اللہ صلعم کی پاس جمع تہے حضرت ابوبکر صدیق رض نی کہا ہٹو
مجھکو راستہ دو لوگون نی راہ دیا وہ آئے حضرت ابوبکر صدیق رض آکر رسول اللہ صلعم کی اوپر جہکی اور آپ پر ہاتہ پہیرے
اور کہا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ پہر لوگون نی پوچھا ای رسول اللہ صلعم کی دوست کیا رسول اللہ صلعم نے
وفات پائی حضرت ابوبکر صدیق رض نی کہا ہان آپنے وفات پائی اوسوقت لوگون نی آنحضرت صلعم کی وفات کو صحیح جانا
لوگون نے پوچھا ای رسول اللہ صلعم کے دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
نماز پڑہی جاوے حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا ہان آپ پر نماز پڑہی جاوے
لوگون نے پوچھا کسطور سے نماز پڑہی جاوے حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا کہ ایک گروہ
کے لوگ داخل ہوکے تکبیر کہین اور نماز پڑہین اور دعا مانگین پہر باہر نکل آوین پہر ایک گروہ داخل ہو
اور تکبیر کہے اور نماز پڑہے اور دعا مانگے اور باہر نکل آوے پہر آدمی نماز کیواسطے داخل ہون لوگون
نے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم دفن کئے جاوین کہا ہان دفن کئے جائین لوگون نی پوچھا کہان

وفات رسول دفن نبی

دفن کئے جاوین کہا جس جاگہ پر اللہ تعالی نے آپکی روح مبارک کو قبض کیا ہے وہان پر دفن کئے جائین
اللہ تعالی نے آپکی روح مبارک کو قبض نہین کیا مگر پاک جگہ مین قبض کیا ہے پس لوگون نے
صحبت حضرت ابوبکر صدیق رض نے حکم دیا کہ آنحضرت صلعم کو آپکے باپ کی اولاد کے لوگ غسل دوین مہاجرین جمع ہوکی باہم مشورہ
کرنے لگے اور کہا کہ ہم اپنے بہائیون انصار کے پاس چلین اور اس معاملہ مین اپنے ساتہہ
شریک کرین انصار نے کہا کہ ایک شخص انصار سے امیر ہو اور ایک شخص مہاجرین سے امیر ہو
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ بات سنکے کہا کس شخص کے لئے یہہ تین صفات ہین
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
وہ دو شخص کون ہین ایک رسول اللہ صلعم دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہین
پہر حضرت عمر رض نے اپنا ہاتہ بڑہایا اور حضرت ابوبکر صدیق رض سے بیعت کی اور تمام آدمیون نے

حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے بیعت حسنہ اور جمیلہ کی۔

باجوری نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ کی پہلی فضیلت یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار دوسری فضیلت یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی
صحبت کو رسول اللہ صلعم کے ساتھہ ثابت کیا اذ یقول لصاحبہ لاتحزن حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو
رسول اللہ صلعم کا صاحب کہا پس جسنے اسکا انکار کیا اوسنے قرآن شریف کی معارضہ سے
کفر کیا تیسری فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی اللہ تعالی کے قول مین اثبات معیت ہے
ان اللہ معنا ان فضائل کا ثبوت حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے لئے اجازت دیتا۔
کہ خلافت کیواسطے آپ ہی احق تھے **انس بن مالک** رضہ نے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے جسوقت موت کی سختی سے جو کچھہ پایا وہ پایا حضرت فاطمہ زہرا رضہ نے
اوسوقت فرمایا واکرباہ رسول اللہ صلعم نے کہا کہ آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی سختی نہین
اسلئے کہ تمہارے باپ کے پاس وہ چیز موجود ہوئی ہے کہ کسیکو چھوڑنے والی نہین ہے یعنی
موت اور یا ہم ملنا قیامت کے دن ہوگا۔

امام غزالی نے احیا مین کہا ہے کہ ابن مسعود رضہ نے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلعم کے پاس حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان مین ہم لوگ
آئے جسوقت رسول اللہ صلعم کی جدائی نزدیک ہوئی آپنے ہماری طرف دیکھا اور آپکا
آنسو بہر آئے پہر آپنے فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ آواکم اللہ نصرکم اللہ مین تمکو اللہ تعالی کے
رکھنے کے لئے وصیت کرتا ہون اور تمہارے ساتھہ اللہ کو وصیت کرتا ہون تحقیق مین تمکو
اللہ تعالی کیواسطے ظاہر ڈرانے والا ہون اور تمکو یہہ وصیت کرتا ہون کہ اللہ تعالی کے بلاد
اور اوسکے عباد مین اللہ تعالی پر علو نہ ڈھونڈو تحقیق اجل قریب ہوئی اور اللہ تعالی کی طرف

بازگشت کا وقت نزدیک آیا اور سدرۃ المنتہیٰ اور جنت الماویٰ اور کاس الاوفی کی طرف
جانا قریب ہوا تم لوگ اپنے نفوس اور اوس شخص پر جو میرے بعد میرے دین میں داخل ہو
میرا سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پہونچاؤ روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
وفات کے وقت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے بعد میری امت کیواسطے کون ہے
اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ میرے حبیب کو بشارت دو کہ آپ کی امت کے
معاملہ میں آپ سے سوا خدا نہ کرونگا اور آپ کو بشارت دو کہ آپ تمام مخلوق سے بہت جلد پہلے
زمین سے نکلنے والے ہیں جسوقت لوگ اوٹھائے جائینگے اور جمع کیے جائینگے آپ اون
سب کے سردار ہونگے تاوقتیکہ آپکی امت جنت میں داخل نہوگی تمام دوسری امتوں پر
جنت حرام ہے رسول اللہ صلعم نے جبرئیل علیہ السلام سے اس بشارت کو سنکے فرمایا اسوقت
میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔

حضرت عائشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہم سے فرمایا کہ مجھکو
سات کنوئوں کی سات مشکوں سے غسل دو سو ہمنے آپ کے ارشاد کے موافق ویسا ہی کیا آپ نے
غسل کے بعد آرام پایا اور باہر نکل کے آپنے آدمیوں کے ساتھہ نماز پڑھی اور اہل احد کے
واسطے مغفرت چاہی اور اونکے لئے دعا مانگی اور اہل انصار کو وصیت کی اور اللہ تعالیٰ کی
حمد کے بعد فرمایا اے مہاجرین کے گروہ تم لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہو اور انصار لوگ جس
ہیئت پر ہیں آجکے دن اوسی ہیئت پر ہیں انصار میرے رہنے کی جگہہ ہیں جنکے انصار کے
پاس میں ٹھکانا پکڑا ہے اونکے کریم کا اکرام کرو یعنی اونکے محسن کی تعظیم کرو اور انصار میں جو شخص
برا ہے اوس سے درگذر کرو پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو دنیا
اوس چیز کے کہ دنیا میں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے مختار کیا پس بندہ نے اوس چیز کو

اختیار کیا جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے اس بات کو حضرت ابوبکر صدیق سنکے رونے لگے
اور اونہون سنے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی ذات مقدس سے ارادہ کیا ہے آنحضرت صلعم نے
فرمایا ای ابوبکر ٹہیرو اور گریہ نکرو اور مسجد کے ستون سے جو یہ دروازے ہین ان سب کو بند کردو
مگر جس دروازہ سے ابوبکر آتے ہین وہ دروازہ رہنے دو مین اپنے نزدیک صحبت مین کسی مرد کو
ابوبکر رضہ سے افضل نہین جانتا ہون حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے میرے گہر
اور میرے پاس رہنے کے دن اور میرے صبح مین اور میرے سینہ پر وفات پائی اور اللہ تعالی نے
وفات کے وقت آنحضرت صلعم کے لعاب دہن مبارک کے ساتہہ میرے لعاب کو جمع کیا ہے
پاس میرے بہائی عبدالرحمن آئے اونکے ہاتہہ مین مسواک تہی آنحضرت صلعم مسواک کی طرف
مین نے جانا کہ آپ کو مسواک پسند آتی ہے مین نے آپ سے پوچہا کیا آپ کے واسطے
لے لون آپ نے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہان مین نے مسواک آپکو دے دی آنحضرت
مسواک کو اپنے دہن مبارک مین داخل کیا مگر مسواک آپ کو سخت معلوم ہوئی مین نے پوچہا کیا
نرم کر کے آپ کو دون اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہان مین نے مسواک نرم کر کے
دے دی آنحضرت صلعم کے پاس پانی کا کوزہ تہا آپ اپنا دست مبارک اوسمین ڈالتے تہے
اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ ان للموت لسکرات پہر آپ نے اپنے دست مبارک کو سیدہا کیا اور
الاعلی الرفیق الاعلی کہتے تہے اوسوقت مین نے کہا خدا کی قسم آپ ہمکو اختیار نفرمائین
سعید بن عبداللہ رضہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت انصار نے دیکہا
کہ آپکا ثقل بڑہ رہا ہے انصار مسجد مین پہرنے لگے حضرت عباس رضہ اوسوقت نبی صلعم کے
پاس آئے اور اونکی جگہہ اور اونکے ڈر کرنے سے آپ کو خبر کی پہر آپ کے پاس فضل رضہ آئے
اونہون نے مثل حضرت عباس رضہ کے آپ کو اطلاع کی پہر حضرت علی رضہ آئے اور مثل اوسکے

آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا دستِ مبارک لانبا کیا اور فرمایا ہاتھہ کو پکڑو آپ کے دستِ مبارک کو
پکڑا آپ نے دریافت کیا تم لوگ کیا کہتے ہو انہوں نے کہا ہمکو ڈر ہے کہ آپ وفات پائیں اور
انصار کی عورتین آپ کے پاس انصار کے جمع ہونے سے فریاد و بکا کرین رسول اللہ صلعم اوٹھے
اور حضرت علی اور حضرت فضل پر ٹیکا دئے ہوئے باہر نکلے اور آپ کے سامنے حضرت عباس رضی
تھے اور آپ کے سر مبارک پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی اور آپکے پاؤں چلنے مین زمین سے
لگتے جاتے تھے یہان تک کہ آپ آکے منبر کے نیچے کی سیڑہی پر بیٹھہ گئے اور آدمی
آپکی طرف اوٹھکے آئے آپ نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اسکے بعد فرمایا ای لوگو مجھہ کو
خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ میرے اوپر موت کا خوف کرتے ہو گویا تم لوگ موت کا انکار کرتے ہو
کیا سبب ہے جو تم اپنے نبی کی موت کا انکار کرتے ہو کیا میرے مرنے کی خبر تمہارے طرف
نہ آئے اور تمہارے لوگون کے مرنے کی خبر تمہارے پاس نہ آئے کیا میرے پہلے جو
نبی موت پر بھیجا گیا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہا ہے جو مین تمہارے بیچ مین ہمیشہ زندہ رہون تم لوگ
آگاہ ہو جاؤ کہ مین اپنے رب کے ساتھہ ملنے والا ہون اور تم لوگ اللہ تعالے کے ساتھہ
ملنے والے ہو اور میں تم لوگون کو اول مہاجرین کے ساتھہ نیکی کرنیکے واسطے وصیت کرتا ہون
اور مہاجرین کو میں اوس چیز کے درمیان وصیت کرتا ہوں جسمیں وہ لوگ ہیں اللہ تعالی نے
فرمایا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ آخر سورہ تک اور
تحقیق تمام امور اللہ تعالی کے حکم سے جاری ہوتے ہین تم لوگون کو کسی کام کی دیر ہونے کی
جلدی کیطرف آمادہ نکرے اسلئے کہ اللہ تعالی کسی کی جلدی سے امور میں جلدی نہیں کرتا
اور جو شخص اللہ تعالی پر غلبہ چاہتا ہے اللہ تعالی اوسپر غالب آتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی کے
ساتھہ خدع کرتا ہے اللہ تعالی اوسکے ساتھہ خدع کرتا ہے فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ

تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم قریب ہے کہ تم لوگ مالک ہو جاؤ
اور زمین مین فساد کرو اور قطع ارحام کرو اور مین انصار کے ساتھہ نیکی کرنیکے لئے وصیت
کرتا ہون انصار وہ لوگ ہین جنہون نے تمسے پہلے مدینہ مین ٹھکانا پکڑا اور ایمان قبول کیا
تم لوگ انصار کے ساتھہ اچھا معاملہ کرو کیا انصار نے تمکو اپنے میوون مین حصہ نہین دیا
کیا انصار نے اپنے شہرون مین تمکو وسعت نہین دی کیا انصار نے تم لوگون کو اپنی ذات پر
اختیار نہین کیا حالانکہ انصار تنگی کی حالت مین تھے آگاہ ہوجاؤ جو شخص اسبات پر ولی ہوا کہ وہ
آدمیون کے درمیان حکم کرے اون مین اوسکو چاہیئے کہ جو شخص محسن ہے اوسکی بات کو
وہ ولی قبول کرے اور اون مین سے جو ایک برا ہے وہ ولی اوسکے قصور کو معاف کرے
آگاہ ہوجاؤ انصار پر کسی شخص کو اختیار نہ کرو آگاہ ہوجاؤ مین تمسے آگے جانیوالا ہون
تم لوگ مجھسے ملنے والے ہو آگاہ ہوجاؤ کہ تمہارے وعدہ کی جگہہ حوض کوثر ہے وہ میرا
شام اور صنعاء یمن کے درمیان جو فاصلہ میری نگاہ مین ہے وہ حوض اوس سے زیادہ
عریض ہے اوس حوض مین کوثر کا پرنالہ گرتا ہے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور مسکہ سے
زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اوس پانی سے جو شخص پیویگا وہ کبھی پیاسا ہوگا
اوس حوض کے سنگریزے موتی اور مٹی اوسکی مشک کی ہے کل کے دن موقف مین جو شخص
اوسکا پانی حرام ہوا تمام خیر اوسپر حرام ہوگی جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ کل
میرے پاس اوس حوض پر وارد ہوا وسکو چاہیئے کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھہ کو اوس
کہ لائق نہین ہے روکے مگر کسی کی بات سکے اور کرنیکا کام کرے
اسکے بعد حضرت عباس رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم قریش کو وصیت فرمایئے آپنے
فرمایا کہ اس امر مین قریش کو وصیت کرتا اور اس وصیت مین تمام مخلوق قریش کے تابع ہے

نیک کرداروں کو نیک کرداروں کیواسطے اور بدکرداروں کو انکے بدکرداروں کیواسطے ہیں پس آل قریش کو
آدمیون کے ساتھ خیر کرنیکے لئے وصیت کرتا ہوں ای لوگو گناہوں نے نعمتوں کو تغیر
کر دیا ہے اور قسمتوں کو بدل دیا ہے جسوقت آدمیون نے نیکی کی اونکے امامون نے
اونکے ساتھ نیکی کی اور جسوقت آدمیوں نے بدکاری کی اونکے اماموں نے اونکو عاق کر دیا
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اسی طرح ہم بعض ظالمون کو بعض پر مسلط کرتے ہیں بسبب اوس عمل کے جو وہ لوگ کرتے تھے
ابن مسعود رضہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے ابوبکر رضہ سے فرمایا کہ تم سوال کرو
ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اجل قریب ہوئی آپنے فرمایا تحقیق اجل نزدیک ہوئی
حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا نبی اللہ جو چیز اللہ تعالی کے نزدیک ہے آپ کو گوارا ہو
کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ ہماری جلسے بازگشت کہاں ہوگی آنحضرت صلعم نے فرمایا الی اللہ
والی سدرۃ المنتہی ثم الی جنۃ الماوی والفردوس الاعلی والکاس الاوفی والرفیق الاعلی والحظ
والعیش المہنی پھر ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا کہ آپ کو کون غسل دیگا آپنے فرمایا کہ میری اہلبیت کے
قریب ترین اور اونکے جو قریب تر ہیں وہ غسل دین حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا
کس چیز مین آپکو کفن دین آپنے فرمایا کہ مجھکو انہیں میرے کپڑوں اور حلہ یمانی اور مصر کے سفید
کپڑے کا کفن دیا جائے پھر ابوبکر صدیق رضہ نے پوچھا ہم آپ پر نماز کس طرح سے پڑہین
اس بات پر ہم سب لوگ رونے لگے اور آپ بھی روئے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا ٹھیرو
غفر اللہ لکم وجزاکم عن نبیکم خیرا جسوقت تم مجھکو غسل دو اور کفن پہنا و مجھکو میرے تخت پر میرے
اس گھر مین قبر کے کنارے پر رکھدینا پھر تم لوگ میرے پاس سے ایک گھڑی کیواسطے
چلے جانا اسلئے کہ اول مجھپر جو نماز پڑھیگا اللہ عزوجل پڑھیگا اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے رحمت

بھیجتے ہین پہر اللہ تعالی میرے اوپر نماز پڑہنے کیواسطے فرشتون کو اذن دیگا مخلوق خدا سے
اول جو شخص میرے پاس آکے مجہپر نماز پڑہیگا جبریل علیہ السلام ہین پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر
عزرائیل علیہم الصلوۃ والسلام اپنے کثیر لشکر کے ساتہہ مجہپر نماز پڑہینگے پہر تمام ملائکہ نماز پڑہینگے پہر تم
لوگ فوج فوج اور گروہ گروہ جمع ہوکے مجہپر نماز پڑہنا اور سلام بہیجنا اور جس طرح مردہ کے اوصاف
بیان کرکے روتے ہین تم لوگ ویسے رونے اور آواز اور نالہ سے مجہکو ایذا نہ دینا اور تم لوگونسے
پہلے امام نماز کی ابتدا کرے اور میرے اہلبیت جو قریب تر ہین اور اونکے قریب تر جو لوگ ہین
نماز پڑہین پہر عورتون کے گروہ پہر بچون کے گروہ مجہپر نماز پڑہین ــ پہر حضرت ابوبکر صدیق رضنے
پوچہا کہ آپ کو قبر مین کون شخص رکہے آپنے فرمایا میرے اہلبیت کا گروہ جو نزدیک تر ہے اور
اونکے نزدیک تر جو لوگ ہین مجہکو قبر مین رکہین اونکے ساتہہ ملائکہ ہونگے تم لوگ
اور وہ تمکو دیکہتے ہین اسکے بعد آپنے لوگون سے فرمایا کہ میرے پاس ست
میرے بعد جو شخص آئے اوسکو میری وصیت پہونچا دو عبد اللہ ابن
کہ ربیع الاول کے آغاز مین بلال رض آئے اور اونہون نے نماز کیواسطے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رض سے کہدو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑ
مین باہر نکلا اور مین نے آدمیون کے درمیان سو حضرت عمر رض کے دروازہ
اور ابوبکر صدیق رض اون لوگون مین نہ تہے مین نے عمر رض سے کہا ای عمر
آدمیون کو نماز پڑہا دو عمر رض کہڑے ہوگئے جسوقت اونہون نے تکبیر کہی اور اونکی آواز بڑی
تہی رسول اللہ صلعم نے تکبیر مین حضرت عمر رض کی آواز سنی آپنے پوچہا ابوبکر کہان ہین اس بات سے
اللہ تعالے اور مسلمان لوگ انکار کرینگے آپنے تین بار ایسا ہی فرمایا اور کہا کہ ابوبکر رض سے
کہو کہ وہ آدمیون کو نماز پڑہا دین حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر رض نرم دل

آدمی ہین جسوقت آپکے مقام پر وہ نماز پڑہانے کہڑے ہوگئے اون پر گریہ غلبہ کر لیگا آنحضرت صلعم نے
اسکے جواب مین فرمایا انکن صواحبات یوسف ابوبکر صدیق رضہ سے کہو کہ وہ آدمیونکو
نماز پڑہاوین عبداللہ ابن زمعہ نے کہا کہ حضرت عمر رضہ کے نماز پڑہنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے
نماز پڑہی اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضہ عبداللہ ابن زمعہ سے کہتے تہے تیرا بہلا ہو تو نے میرے
ساتہہ کیا معاملہ کیا خدا کی قسم ہے اگر مین یہ گمان کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے
نہین کہا ہے مین ایسا کام نکرتا عبداللہ ابن زمعہ حضرت عمر رضہ کے جواب مین کہتے تہے کہ مین نے
اس کام کیواسطے آپ سے اولی کسی شخص کو نہین دیکہا تہا۔

حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہے کہ مین نے جو کچہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا اور آپکو ابوبکر صدیق رضہ کی طرف سے پہیرا چاہا تہا تو اوسکا یہ سبب تہا کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضہ کو دنیا کی طرف رغبت نہی تہی اور مین نے اس سبب سے بہی کہا تہا کہ ولایت مین
خطرے ہین اور ہلاکت ہے مگر جس شخص کو اللہ تعالی ہلاکت سے بچاوے وہ بچتا ہے
اور اس بات کا بہی مجہکو خوف تہا کہ جو شخص رسول اللہ صلعم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زندگی مین کہڑا ہوگا لوگ اوسکو دوست نرکہینگے مگر جسکو اللہ تعالی چاہے اوسکے ساتہہ خلاف
کرینگے و نیز اوسکے ساتہہ لوگ حسد کرینگے اور اوسپر بغاوت کرینگے اور اوسکو شوم جانینگے پس اسوقت
حکم اللہ تعالی کا حکم ہے اور قضا قضاے الہی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی نسبت
جس بات سے مین دین اور دنیا کے معاملہ مین اندیشہ کرتی تہی اللہ تعالی نے اوس سے اونکو بچایا

حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے جسکہ وہ دن تہا کہ رسول اللہ صلعم نے
اوسدن وفات پائی اول دن مین آدمیون نے آپکی بیماری مین تخفیف دیکہی لوگ اپنے اپنے
مکانون کو اور اپنی اپنی ضرورتون کیواسطے آپ سے خوش ہوکے چلے گئے اور رسول اللہ صلعم کو

عورتون کے پاس چھوڑ گئے ہم عورتین رسول اللہ صلعم کے پاس تھین اور آپکی صحت کی امید
اور فرحت سے ہم عورتین ایسے حالمین تھین کہ اوس سے پہلے اوس حال مین نہین تھین
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سب عورتین میرے پاس سے چلی جاؤ یہہ فرشتہ میرے پاس آنیکے واسطے
اجازت چاہتا ہے میرے سوا جو شخص مکان مین تھا مکان سے باہر چلا گیا اور آپکا سر مبارک
میرے آغوش مین تھا آپ بیٹھہ گئے اور مین مکان کے گوشہ مین الگ ہو گئی آپ نے
فرشتہ کے ساتھہ مخفی طور سے دیر تک باتین کین پھر آپنے مجھہ کو بلایا اور اپنے سر مبارک کو
میرے آغوش مین رکھہ دیا اور عورتون کو آنیکے واسطے اجازت دی مین نے کہا یہ تو جبریل ع
کا حس نہ تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ای عائشہ بیشک جبریل نہ تھے یہ ملک الموت ہین میرے
پاس آئے ہین اور اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی عزوجل نے مجھکو آپ کے
اور مجھکو حکم کیا ہے کہ آپ کی پاس بلا اجازت کو داخل نہون اگر آپ مجھکو اجازت
لوٹ جاؤن گا اور اگر آپ اجازت دینگے تو آپ کے پاس داخل ہونگا اور اللہ
مجھے حکم دیا ہے کہ جبتک اجازت نہ دین مین آپ کی روح مبارک کو قبض نہ
کیا حکم ہے مین نے عزرائیل علیہ السلام سے کہا کہ جبریل علیہ السلام کے آنے
یہ ساعت جبرئیل علیہ السلام کے آنے کی ہے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ رسو
ہمارے ساتھہ ایسے امر کے ساتھہ پیش آئے کہ ہمارے پاس اوسکا کوئی
نہ کوئی رائے تھی پس ہم غم سے چپ ہو گئے اور ہماری حالت چیخ مارنے کی سی
ہم کچھہ جواب نہین دیتے تھے اور اس امر کے عظیم ہونے کی وجہ سے اور ہمارے دلون مین
جو ہیبت بھر گئی تھی اوسکے باعث اہلبیت کے لوگون مین سے کسی نے کلام نہین کیا سب
اہلبیت چپ تھے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ جبریل علیہ السلام اپنی ساعت مین آئے

اور سلام کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حس کو مین سنے پہچانا اور اہلبیت نکل کے باہر چلے گئے
جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالی عزوجل نے آپکو سلام کہا
اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین وہ چیز کہ اللہ تعالی آپ سے پوچھتا ہے اللہ تعالی اوس سے
زیادہ تر عالم ہے لیکن اللہ تعالی نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کی کرامت اور شرف کو زیادہ کرے
اور مخلوق پر آپ کی شرف اور بزرگی کو پورا کرے اور آپکی امت مین سنت رہے آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ میں اپنے آپ کو درد مند پاتا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپکو بشارت ہو اللہ تعالی نے
یہ ارادہ کیا ہے کہ جو چیز آپ کے لیئے مہیا کی ہے وہ آپ کو پہونچاوے آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ ملک الموت نے میرے پاس آنے کی اجازت چاہی ہے اور جو کچھ خبر تھی اوس سے
جبرئیل علیہ السلام کو آگاہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا رب آپکا مشتاق ہے
[illegible] ائیل علیہ السلام نے اس بات سے آپ کو آگاہ نہین کیا جو آپ کے پاس اجل ہو چکے
[illegible] ارادہ کرتے ہیں قسم ہے خدای عزوجل کی ملک الموت نے کسی کے پاس آنیکے
[illegible] اجازت نہین چاہی اور نہ وہ ہمیشہ اذن طلب نہیں کرتے مگر آپ کے شرف کو پورا کرنے
[illegible] اذن طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالی آپکا مشتاق ہے آنحضرت صلعم نے جبرئیل
سے کہا کہ جب ایسا امر ہے تو تم ٹھیر جاؤ یہان تک کہ عزرائیل علیہ السلام آجاوین
اسکے بعد آنحضرت صلعم نے عورتوں کو اپنے پاس آنیکے واسطے اجازت دی اور حضرت
فاطمہ زہرا رض سے کہا کہ میرے نزدیک آؤ حضرت فاطمہ زہرا آپ پر جھک گئین آپ نے
اونسے راز کی باتین کہین حضرت فاطمہ زہرا نے اپنا سر اوٹھایا اور اونکی آنکھوں سے آنسو
جاری تھے اور بات کرنے کی طاقت نہ تھی پھر آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ زہرا رض سے
فرمایا کہ اپنا سر میرے نزدیک لاؤ پھر حضرت فاطمہ زہرا آپکی طرف جھک گئیں آپ نے اونکے

ساتھہ راز کی باتیں کہیں حضرت فاطمہ زہرا نے اپنا سر اوٹھایا اور آپ ہنس رہی تہین مگر اونکو بات
کرنے کی طاقت نہ تہی ہمسے فاطمہ زہرا رض سے یہ تعجب کی بات دیکہی اس حادثہ کے بعد مین نے
حضرت فاطمہ زہرا رض سے دریافت کیا اونہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو خبر دی اور
مجہسے کہا کہ مین آجکے دن وفات پانیوالا ہون مین یہ بات سنکے رونے لگی پہر رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اے بیٹی اللہ تعالی سے یہ دعا مانگی ہے کہ تمکو اہل بیت سے پہلے مجہہ سے ملائے اور تمکو میرے
ساتھہ کرے اس بات سے مین ہنسی پہر حضرت فاطمہ زہرا رض نے اپنے دونون فرزندوں کو
آپ کے نزدیک کیا آنحضرت صلعم نے دونون صاحبزادون کو سونگہا حضرت عائشہ رض نے
کہا کہ حضرت ملک الموت آئے اور سلام کیا اور اجازت چاہی آنحضرت صلعم نے ملک الموت کو
آنے کیواسطے اجازت دی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچہا اے محمد صلعم مجھکو آپ کیا
حکم دیتے ہیں آپنے فرمایا مجھکو میرے رب کے ساتھہ ملاؤ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا
ہان آج ہی کے دن آپ اپنے رب سے ملینگے آگاہ ہو جاؤ کہ آپ کا رب آپکا مشتاق ہے
اور اللہ تعالی کو آپ کا جو تردد ہے اللہ تعالی نے کسی سے ایسا تردد نہین کیا اور اللہ تعالی نے
مجھکو کسی کے پاس داخل ہونے سے منع نہین کیا مگر آپ کے پاس اذن سے داخل ہونیکے
واسطے حکم کیا ہے اور آپکی گہڑی آپ کے سامنے ہے یعنی یہی وقت ہے عزرائیل علیہ السلام آپ سے
یہہ کہکر باہر چلے گئے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور السلام علیک
یا رسول اللہ کہا اور کہا کہ یہ میرا آخر اوترنا زمین کی طرف ہے ہمیشہ کیواسطے وحی طی ہو گئی
اور دنیا بہی لپیٹی گئی اور آپ کے سوا زمین پر میری کوئی حاجت نہ تہی اور زمین مین میری
کوئی حاجت نہ تہی مگر آپکی حضوری اسکے بعد مجہہ کو ہمیشہ اپنی جگہہ رہنا ہے قسم اللہ تعالی کی
کہ اوسنے آپکو پیغمبری برحق کے ساتھہ بہیجا ہے اہلبیت میں کوئی طاقت نرکہتا تہا کہ کسی

کلمہ کے ساتھہ آپ کو جواب دے اور آپ سے جو بات سنی جاتی تہی اوسکے عظیم ہونے کے
باعث کسی کو طاقت نہ تہی کہ کسی آدمی کو آپکے قرابتی مردون کے پاس بہیجے آپکی ایسی حالت سے
ہم لوگ غمگین ہوے اور ڈر سے حضرت عائشہ رض نے کہا کہ مین اوٹھہ کے رسول اللہ صلعم کی
طرف گئی اور مین نے آپکا سر مبارک اپنی چھاتی پر رکہا اور آپ کے سینہ مبارک کو مین نے ملا پہر آپ
بیہوش ہوجاتے اور پہر ہوش مین آتے تہے اور آپکی پیشانی ایسا پسینا ٹپکاتی تہی کہ مین نے
کسی آدمی سے ایسا پسینا ٹپکتا ہوا ہرگز نہ دیکہا مین اوس پسینے کو پونچہتی جاتی تہی مین نے
کسی شے کی خوشبو آپکے پسینے سے پاکیزہ نہین دیکہی مین آپ سے کہتی تہی میرے ماں باپ
اور میرے اہل آپ پر فدا ہوں اسوقت آپکو افاقہ ہوا آپکی پیشانی مبارک سے کس قدر پسینا
گرتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا ای عائشہ مومن کی جان پسینے سے نکلتی ہے اور کافر
کی جان اوسکی باچھون سے نکلتی ہے جیسے گدہے کی جان نکلتی ہے ہمنے آپکی یہ حالت
دیکہکے اوسوقت خوف کیا اور اپنے اہل کے پاس آدمی کو بہیجا مردون مین جو اول
آیا وہ میرے بہائی تہے اور آپکے پاس حاضر نہین ہوئے تہے میرے باپ نے
اونکو میرے پاس بہیجا تہا رسول اللہ صلعم نے قبل اسکے کہ کوئی آدمی آئے وفات پائی
اللہ تعالی نے لوگون کو آپ کے پاس آنے سے اسواسطے روکا تہا کہ حضرت جبرئیل
اور حضرت میکائیل کو آپ کے پاس مقرر کیا تہا آنحضرت صلعم جسوقت بیہوش ہوتے تو
بل الرفیق الاعلی فرماتے تہے اس فرمانے سے یہ ثابت ہوتا تہا گویا اختیار آپکی طرف لوٹایا جاتا
تہا اور بار بار اسکا اعادہ کیا جاتا تہا اور آپکی مرضی مبارک دریافت کی جاتی تہی کہ آپ کیا
چاہتے ہین اسکی جواب مین آپ بل الرفیق الاعلے فرماتے تہے جسوقت آپ نے کلام کیا تو وصیت
فرمایا نماز پڑہو نماز پڑہو جبتک تم سب لوگ نماز پڑہتے رہوگے ہمیشہ ایسی حالت پر قائم

رہوگے آپ بیمار کیواسطے وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپنے ومات پائی اور الصلوۃ الصلوۃ کہتے رہے ۔

حضرت عائشہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کی چاشت اور نصف النہار کے درمیان وفات پائی فاطمہ زہرا رضہ نے کہا ہے خدا کی قسم مین نے دوشنبہ کے دن کو نہین دیکہا مگر اس دن مین ہمیشہ امت محمدیہ پر کوئی بڑی مصیبت پہونچی ہے ام کلثوم رضہ نے جسدن حضرت علی رضہ کا واقعہ کوفہ میں ہوا اسیطور سے کہا کہ مین نے دوشنبہ کے دن کوئی خیر نہیں دیکہی اس دن مین رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور اسی دن حضرت عمر فاروق رضہ شہید ہوے اور اسی دن میرے باپ بہی شہید ہوے ۔

حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آدمیون نے اسقدر ہجوم کیا کہ فریاد بلند ہوئی اور رسول اللہ صلعم میرے کپڑے سے ڈہاپ دیے گئے اور لوگون نے باہم اختلاف کیا بعض نے آپ کی وفات کو جہوٹ جانا بعض لوگ گونگے ہوگئے اور بہت دنون کے بعد بولے اور بعض لوگ خلط کرکے بہکی باتیں کرنے لگے اور ایک گروہ باقی رہا کہ اوسکے عقول اوسکے ساتہہ تہے اور ایک گروہ اپنی جاسے بیٹہہ گیا حضرت عمر فاروق اوس گروہ مین تہے جسنے آپکی وفات کو جہوٹ جانا تہا اور حضرت علی رضہ اوس گروہ مین سے تہے کہ اپنی جاسے بیٹہہ گیا تہا اور حضرت عثمان رضہ اوس گروہ میں تہے کہ گونگا ہوگیا تہا حضرت عمر رضہ مکرنگل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا رسول اللہ صلعم نے وفات نہیں پائی البتہ ضرور اللہ تعالی آپ کو لوٹاویگا منافقین سے جو لوگ رسول اللہ صلعم کی وفات کی آرزو کرتے تہے اونکے ہاتہہ اور پاؤن کاٹے جاوینگے اللہ تعالی عزوجل نے جسطرح سے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہہ وعدہ کیا تہا اسیطرح اپکے ساتہہ بہی وعدہ کیا ہے آنحضرت

صلعم آپ لوگوں کے پاس آویںگے۔ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت عمر رض نے
کہا کہ تم لوگ اپنی زبانوں کو رسول اللہ صلعم کی وفات کے ذکر سے روکو رسول اللہ صلعم نے
وفات نہیں پائی کوئی شخص یہ ذکر نہ کرے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور میں اس ذکر
کو نہ سنوں ورنہ خدا کی قسم اپنی تلوار سے اوسکے سر کو مارونگا۔

لیکن حضرت علی رض بیٹھ گئے اور مکان میں رہے اور حضرت عثمان رض کسی سے بات
نہیں کرتے تھے آدمی اونکا ہاتھ پکڑ کے لاتے تھے اور لیجاتے تھے اور جس حال میں
ابوبکر رض اور حضرت عباس رض تھے مسلمانوں سے کوئی آدمی اوس حال میں نہ تھا اللہ تعالی نے
ان دونوں کو سداد اور توفیق عنایت کی تھی اگرچہ آدمی نہیں ڈرے مگر حضرت ابوبکر صدیق رض کے
قول سے ڈرے یہانتک کہ حضرت عباس آئے اور کہا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
رسول اللہ صلعم نے بتحقیق موت کا ذائقہ چکھا اور اللہ تعالی نے آپ سے کہا ہے اور اللہ تعالی کا
قول تم لوگوں کے سامنے ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کو آنحضرت صلعم کی وفات کی خبر پہونچی اوسوقت حضرت
ابوبکر رض بنی الحارث ابن الخزرج میں تھے وہاں سے آئے اور رسول اللہ صلعم کی طرف دیکھا
پھر آپ پر جھک کے آپ کو بوسہ دیا پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ تعالی دوبارہ
آپ کو موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا اللہ تعالی کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
وفات پائی پھر حضرت ابوبکر صدیق نکل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا ای لوگو جو
شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص محمد صلعم کے
رب کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم کا رب زندہ ہے اور اوسکے لئے موت نہیں ہے اور یہ

آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ آخر آیۃ تک آدمیون نے اس آیۃ کو سوا آج کے گویا کسی نے
اس سے پہلے نہیں سنا تھا اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
جسوقت رسول اللہ صلعم کی وفات کی خبر پہونچی رسول اللہ صلعم کے مکان میں آئے رسول اللہ
صلعم پر درود بھیج رہے تھے اور اونکی آنکھون مین آنسو تھے اور آپکی ہچکی بلند تھی ایسی حالت
مین بھی اپنے قول اور فعل مین چالاک تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم پر جھک
گئے اور آپکے چہرہ مبارک کو کھولا اور آپکی پیشانی اور رخسارون پر بوسہ دیا اور آپکے چہرہ مبارک پر
ہاتھ پھیرا اور روتے تھے اور کہتے تھے میرے مان باپ میری جان میرے اہل آپ پر فدا ہون
آپ پاکیزہ زندگی کی اور پاکیزہ حالت پر آپنے وفات پائی آپکی وفات سے وہ ... صلعم ہوگئی
کہ کسی نبی کی وفات سے وہ چیز منقطع نہین ہوئی آپ کی وفات کا ایسا امر ہے کہ آپ صفت
عظیم ہیں اور رونے سے آپ جلیل ہین کہ آپکی وفات کی تلافی رونے سے نہ ... ہوسکی اور اگر آپ
امر مین ایسے مخصوص ہوگئے ہیں کہ آپ نے سب کے غمون کو بھلا دیا اور آپ
اور غمون کی تسلی ہوگئی اور اس امر میں ہم سب آپکے نزدیک برابر ہین اگر کسی کی ...
اگر آپ اپنی موت کو خود اختیار نفرماتے تو ہم اپنی جانین آپ کے غم مین ... دیتے
ہم لوگون کو رونے سے منع نہ کرتے تو آپ کے اوپر اپنی آنکھون کے آنسوؤن کو جاری
کرتے جس چیز کو ہم اپنے اوپر سے دفع نہین کرسکتے وہ دلی رنج ہے اور آپکا ذکر ہے کہ
یہ دونون باہم ہم قسم ہین اور ہمیشہ رہنے والے ہین ای میرے اللہ آپ کو ہماری
خبر پہونچا ای محمد آپ پر اللہ تعالی کی رحمت نازل ہو اپنے رب کے نزدیک ہمکو یاد کرو
اور آپ کو ہمارا دھیان رہے ای محمد صلعم اگر ہمارے پاس آپ تحمل اور وقار کو نچھوڑ جاتے

تو اس وحشت سے جو آپ کی ہمارے پاس چھوڑی ہے کوئی شخص ایسی حالت پر قائم نہ رہتا
اسی پیرے اللہ اپ ہی کے پاس ہماری خبر پہونچا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے
بیچ مین محفوظ رکہہ ۔

ابن عمر رض نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رض جسوقت رسول اللہ صلعم کے
مکان مین آئے اونہوں نے رسول اللہ صلعم پر درود بہیجی اور اللہ تعالی کی حمد کی اہلبیت نے
ایسی فریاد کی کہ اہل مصلی نے اوس فریاد کو سنا جسوقت کوئی بات ذکر کی اہلبیت نے
فریاد کو زیادہ کیا اہلبیت کی فریاد کو سکون نہیں ہوا مگر ایک آدمی کے سلام علیک کرنے سے
سکون ہوا جو دروازہ پر پکار کے کہا وہ آواز ایک صبر والے آدمی کی تہی السلام علیکم
یا اَهْلَ الْبَيْتِ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ آخر آیہ تک اور اوسی سلام علیک کرنیوالے نے
یہہ بہی کہا تحقیق اللہ تعالے کے معاملہ مین ہر ایک شخص کے بعد ایک قائم مقام ہے اور
ہر ایک امید کیواسطے حصول ہے اور ہر ایک خوف سے نجات ہے اللہ ہی ہے اوسی سے
امید رکہو اور اوسکے ساتہہ واثق رہو اور اوسکے حکم کو سنو اور رونے کو موقوف کرو اور فریاد کو
قطع کرو جسوقت رونا موقوف ہوا اوس آواز کرنیوالے کی آواز پہر نہ تہی کوئی آدمی لوگوں
مین سے اوسکے دیکہنے کے واسطے گیا مگر کسی کو نہیں دیکہا پہر اہلبیت رونے لگے پہر دوسری بار
منادی کرنیوالے نے ندا کی اوسکی آواز کو لوگ نہیں پہچانتے تہے اے اہلبیت اللہ تعالی کو یاد کرو
اور ہر حال مین اوسکی حمد کرو تم مخلصین سے ہوگے اللہ تعالی کے معاملہ مین ہر مصیبت سے
صبر ہے اور ہر مرغوب چیز کا عوض ہے اللہ ہی ہے اوسی کی اطاعت کرو اور اوسکے حکم پر
عمل کرو حضرت ابو بکر صدیق رض نے کہا کہ یہ آواز دینے والے حضرت خضر اور حضرت الیسع
علیہما السلام ہیں یہ دونوں حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں ۔

قعقاع بن عمرو رضہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے خطبہ کی حکایت کو پورے
طور سے ایا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ آدمیون مین خطبہ پڑھنے کیواسطے
کھڑے ہوئے ایسا خطبہ پڑہا کہ آدمیون کے آنسو جاری ہوگئے اور جلیل تر اوس خطبہ مین وہ تہی
جو رسول اللہ صلعم پر بہیجی گئی تہی حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے اللہ تعالی کی حمد او ثنا کی کہ سب تعریفین
اللہ تعالی کو سزاوار ہے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ اللہ تعالی نے اپنے وعدہ کو سچا کیا
اور بندہ کو نصرت دی اور گروہون پر تنہا اوسکو غالب کیا ایک اللہ تعالی ہی کیواسطے حمد ہے اور
مین یہ گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم اللہ تعالی کے بندہ اور اوسکے رسول ہین اور اللہ تعالی کے
نبیون کے خاتم ہین اور مین یہ گواہی دیتا ہون کہ قرآن شریف اللہ تعالی کی کتاب ہے
جس طرح وہ نازل ہوئی ہے اور دین جیسا کہ شرع کیا گیا ہے خدا کا دین ہے اور حدیث
ویسی ہی ہے جسطرح حدیث کی گئی ہے اور قول وہ ہے جو کہا گیا ہے اور اللہ تعالی
حق ہے اور ظاہر ہے ای میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیج جو تیرا بندہ ہے اور
رسول اور تیرا نبی اور تیرا حبیب اور تیرا امین ہے اور تیرا اچہا ہوا اور تیرا برگزیدہ
اوس درود سے افضل درود ہو جو تو نے اپنی مخلوق سے کسی پر بہیجی ہے ای میرے اللہ
اپنی رحمت اور اپنا عفو اور اپنی درود اور برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر جو نبیون کے
اور خاتم النبیین اور امام المتقین ہین محمد صلعم نیکیون کے قائد اور خیر کے امام ہین اور رسول
رحمت ہین ای اللہ ونکی قربت کو نزدیک کر اور اونکی برہان کو عظمت دے اور اونکے
مقام کو مکرم کر اور اونکو مقام محمود مین اوٹہا کہ اولین اور آخرین اونپر رشک کرین اور قیامت
کے دن ہمکو اونکے مقام محمود سے نفع دے اور ہمارے درمیان اونکو دین اور دنیا مین
خلیفہ کر اور رحمت مین اونکو درجہ اور وسیلہ پر پہونچا ای میرے اللہ محمد صلعم کی آل پر درود بہیج

اور محمد صلعم اور آپکی آل پر برکت نازل کر جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجی اور برکت نازل کی تحقیق تو حمید اور مجید ہے۔

حمد اور صلوۃ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رض نے کہا اے لوگو جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا پس اللہ تعالی زندہ ہے مرتا نہیں اللہ تعالی نے اپنے حکم میں تمہاری طرف تقدم کیا ہے تم لوگ بیقراری سے کے ساتھ اوسکو پکار واسطے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلعم کیواسطے وہ چیز اختیار کی ہے کہ جو چیز تمہارے پاس ہے وہ چیز اوس سے بہتر ہے اور اللہ تعالی نے آپ کو اپنے ثواب کی طرف لیا ہے اور تمہارے بیچ میں اپنی کتاب اور نبی صلعم کی سنت کو چھوڑا ہے جسنے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو پکڑا اوسنے اللہ تعالی کو پہچانا اور جسنے ان دونوں چیزوں کو چھوڑا اوسنے اللہ تعالی کا انکار کیا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم انصاف سے رہنا کہ تم سے عادل قائم رہے اور تمکو شیطان تمہارے نبی کی وفات کے ساتھ مشغول نکرے اور تمکو شیطان تمہارے دین سے فریب مین نہ ڈالے تم لوگ خیر کے ساتھ جلدی کرو اور شیطان کو خیر سے عاجز کرو اور اوسکو مہلت نہ دو کہ تمہارے ساتھ آکر مل جاوے اور تمکو فتنہ مین ڈالے۔

ابن عباس رض نے کہا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق رض اپنے خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ مجھکو معلوم ہوا ہے تم یہ کہتے ہو کہ نبی صلعم نے وفات نہیں پائی کیا تمنے نہین دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن ایسا ایسا اور ایسا کہا اور ایک دن ایسا ایسا اور ایسا کہا اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ عمر رض نے کہا خدا کی قسم ہے میرے پاس جب سے کتاب اللہ نازل

ہوئی ہے گویا کتاب اللہ مین مین نے اس آیت کو اس سے پہلے نہین سنا تھا مین گواہی
دیتا ہون کہ کتاب اللہ ویسی ہی ہے جیسی نازل کی گئی ہے اور حدیث ویسی ہی ہے جیسی
حدیث کی گئی ہے تحقیق خدا ہی تعالی زندہ ہے اوسکو موت نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ
رَاجِعُوۡنَ وصلوات اللہ علی رسولہ اللہ تعالی کے رسول کو ہم اوسکے نزدیک شمار
کرتے ہین رسول اللہ پر اللہ تعالی کی درود اور سلام ہو پہنچے حضرت عمر فاروق رضہ یہ کہکے
حضرت ابو بکر صدیق رضہ کی طرف بیٹھ گئے۔ **حضرت عائشہ** رضہ نے کہا ہے کہ جسوقت
لوگ رسول اللہ صلعم کے غسل دینے کیواسطے جمع ہوئے لوگون نے کہا خدا کی قسم ہم
نہین جانتے کہ رسول اللہ صلعم کو کسطور سے غسل دین آیا رسول اللہ صلعم کے کپڑے اوتار کے
غسل دین جیسے کہ ہم اپنی میتون کے کپڑے اوتار کے اون کو غسل دیتے ہین یا
آپ کو آپ کے کپڑون مین غسل دین حضرت عائشہ رضہ نے کہا ہے کہ [illegible] تعالی [illegible]
اون لوگون پر خواب کو بھیجا اون مین سے کوئی آدمی باقی نہ تھا مگر یہی ٹھوڑی اوسکی [illegible]
سلینہ پر رکھ کے سو رہا تھا پھر کہنے والے نے کہا جو وہ معلوم نہوا رسول اللہ [illegible]
غسل دو کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہین یہ سنکے لوگ آگاہ [illegible]
کہنے والے کے قول کے موافق کیا رسول اللہ صلعم اپنے قمیص مین غسل دیئے گئے
جبکہ لوگ آپکے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو کفن پہنایا گیا **حضرت عمر**
کہ ہم نے آنحضرت صلعم کے قمیص کے اوتارنے کے لئے ارادہ کیا ہمکو یون ندا آئی کہ
رسول اللہ صلعم کے کپڑے نہ اوتارو ہمنے آپ کو آپ کی حالت پر رہنے دیا اور آپ کو قمیص مین
غسل دیا جس طرح پر ہم اپنے مردون کو چت لٹا کے غسل دیتے ہین اور مردے کے
اعضا سے کسی عضو کو اولٹتے پلٹتے ہین اور پلٹنے کے وقت کوشش کرنی ہوتی ہے آپکے

اعضاے مبارک کے اولٹنے پلٹنے مین کچہہ مبالغہ نہین کیا گیا اور آپ کا ہر عضو خود پلٹ گیا
جبتک کہ ہم آپ کے غسل سے فارغ ہوں ہمارے ساتھہ مکان مین اسطور سے ایک آواز آتی
جسطور سے نرم ہوا چلتے وقت آواز ہوتی ہے اور یون آواز آتی تہی کہ رسول اللہ صلعم کے
ساتھہ نرمی کرو اسلئے کہ تم لوگ بہی قریب ترکفن پہنائے جاوگے اسطور سے رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی آپنے تہوڑا سبب کچہہ چہوڑا مگر یہہ کہ آپ کے ساتھہ دفن کر دیا گیا۔
ابو جعفر رضہ نے کہا ہے کہ آپ کی لحد میں آپکے بستہ اور قطیفہ سے فرش کیا گیا اور
قطیفہ اور فرش کے اوپر آپ کے وہ کپڑے بچہائے گئے جن کو آپ بیداری مین پہنتے تہے
پہر آپ معہ کفن کے ان چیزون پر رکہے گئے آپ نے وفات کے بعد نہ مال چہوڑا اور نہ اپنی
زندگی میں اینٹ پر اینٹ اور لکڑی پر لکڑی رکہہ کے کوئی مکان بنایا آپکی وفات مین
عبرت تامہ ہے اور مسلمانون کے واسطے خصلت نیک ہے ابن عباس رضہ سے روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ میری امت میں
جس شخص کے واسطے دو فرط ہونگے اللہ تعالی ان دونون فرطون کی وجہ سے اسکو
جنت مین داخل کریگا حضرت عائشہ رضہ نے دریافت کیا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک ہی فرط
ہو آنحضرت صلعم نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا اے حمیرہ کے ساتھہ توفیق پاے والی ایک فرط
کافی ہے حضرت عائشہ نے پوچہا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط بہی اگر نہو تو وہ
کیا کریگا آپنے فرمایا کہ اپنی امت کیواسطے میں فرط ہون میری مثل وہ کوئی فرط نہ پاوینگے
فرط کے معنی اصل مین اوس شخص کے ہین کہ ایک قوم سفر کرے اور قوم سے پہلے ایک
آدمی اس غرض سے جاے کہ قوم کیواسطے پانی وغیرہ اور جانورون کے گہاس دانہ کا
بندوبست کرے اور اس جگہہ فرط سے مراد اوس چہوٹے بچے سے ہے کہ اپنے ماں باپ سے

پہلے انتقال کرتا ہے وہ بجیہ تہدے اسباب مین فرط سے مشابہ ہے کہ قیامت کے دن جس
چیز کی احتیاج مصالح سے ہوگی وہ بجیہ اوسکا واسطہ ٹہیریگا۔ **عمرو ابن الحارث** حضرت
جویریہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہما کے بہائی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
کچہہ نہ چہوڑا مگر اپنے ہتیار اور سواری کا خچر اور ایک زمین جسکو آپ نے صدقہ کیا تہا چہوڑی
اور بہت سے اصحاب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ہم انبیا کے گروہ ہین ہمارے اسباب مین ورثہ نہین ہے جو چیز ہمنے چہوڑی ہے وہ صدقہ

فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دید شریف سے خواب مین مشرف ہونا

عبداللہ ابن عمر رض نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مجہکو خواب مین دیکہا تحقیق اوسنے مجہہ ہی کو خواب مین دیکہا اسلئے کہ شیطان
بکڑ سکتا **ابوہریرہ** رض نے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے
مجکو خواب مین دیکہا تحقیق اوس شخص نے مجہہ ہی کو خواب مین دیکہا اس
صورت نہین بکڑ سکتا یا آپ نے یون فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتہہ مشابہ
یزید بن فارسی رض نے روایت کی ہے وہ کلام شریف لکہا کرتے تہے
رسول اللہ صلعم کو ابن عباس رض کے زمانہ مین خواب مین دیکہا مین نے ابن عباس
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا ہے ابن عباس رض نے
صلعم فرماتے تہے شیطان طاقت نہین رکہتا کہ میرے مشابہ ہوسکے جس شخص نے مجکو خواب مین دیکہا
تحقیق اوسنے مجہہ ہی کو خواب مین دیکہا تو نے جس مرد کو خواب مین دیکہا ہے کیا تو اوسکا وصف
بیان کرسکتا ہے یزید نے کہا ہان مین آپ سے تعریف کرسکتا ہون رجل ابین

جِسْمُہٗ وَلَحْمُہٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضِّحْکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ
الْوَجْہِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْیَتُہٗ مَا بَیْنَ ھٰذِہٖ اِلیٰ ھٰذِہٖ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَہٗ ابن
عباس رضہ نے اس صفت کو سنکے یزید الفارسی سے کہا کہ اگر تو بیداری کی حالت مین انکو دیکھتا
تو اس سے زیادہ وصف کرنیکی طاقت تجھ کو نہو تی۔

ابو قتادہ رضہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص نے مجکو
خواب مین دیکھا پس اوسنے حق کو دیکھا۔

انس رضہ نے روایت کی ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ جس شخص نے مجکو خواب میں
دیکھا تحقیق اوس شخص نے مجھ ہی کو خواب مین دیکھا اسلیے کہ شیطان میری تمثیل مین نہ ہوسکتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کہ مومن آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس جزو سے ایک جزو ہے آپ نے یہ جو فرمایا ہی
کہ جسنے مجکو خواب میں دیکھا اوسنے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اسکی نسبت باجوری نے
کہا ہے کہ جسنے مجھ کو خواب کی حالت مین دیکھا اور روے حق کے مجکو دیکھا یا یہ معنی ہیں
گویا مجکو بیداری کی حالت مین دیکھا یہہ فرمانا از روے تشبیہ اور تمثیل کے ہے آپ کے
جسم شریف اور شخص معین کی رویت سے مراد نہیں ہے بلکہ یہ مثال تحقیق کے طور پر ہے
اور آپ نے جو یون فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھہ متمثل نہیں ہوسکتا یعنی شیطان
یہہ قدرت نہیں رکہتا ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے خارج مین آپ کو شیطان سے محفوظ
کیا ہے ایسا ہی خواب مین آپ کو محفوظ کیا ہے کسی نے آپ کو مشہورہ صفات کی ساتہہ
دیکھا یا غیر مشہورہ صفات کے ساتہہ دیکھا دونی المعقول کے نزدیک معقول و مقبول ہی
اور دیکھنا دیکھنے والے کے اختلاف احوال کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے جیسے
صیقل کیئے ہوے آئینہ مین جو شے مقابل ہوتی ہے اوسکا عکس پڑتا ہے آنحضرت صلعم کو

ایک گروہ نے خلقت اوصاف کے ساتھ دیکھا ہے اور آپکے دیکھنے کی مثل تمام
انبیا اور ملائکہ کا دیکھنا ہے جیسا کہ امام بغوی نے اس بات کو شرح سنۃ مین ثابت کیا ہے
اور ایسا ہی چاند وسورج ستارون اور ابر کو کہ جنکا حکم ہے جنمین پانی برستا ہے شیطان نہین
کسی شے کے ساتھ متمثل نہین ہوتا اور ابن علان نے نقل کیا ہے کہ شیطان
اللہ تعالی کی صورت کے ساتھ متمثل نہین ہوسکتا بلکہ انبیا کی صورتون کے ساتھ
متمثل نہین ہوسکتا ہے یہ قول جمہور کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان اللہ تعالی کے
ساتھ متمثل ہوسکتا ہے پس اگر یون کہا جائے کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے
ساتھ متمثل نہین ہوسکتا اور اللہ تعالی کے ساتھ متمثل ہوسکتا ہے کیا سبب ہے اسکا
یہ جواب ہے کہ نبی صلعم بشر ہین اگر شیطان آپکے ساتھ متمثل ہوگا تو امر مین ا[illegible]
اور باری تعالی جسمیت اور عرضیت سے منزہ ہے اللہ تعالی کے ساتھ متمثل [illegible]
امر مین التباس نہوگا اسیطور سے درۃ المفتون فی رویۃ قرۃ العیون مین ہے [illegible]
رویت شریف صالحین کے ساتھ مخصوص نہین ہے بلکہ صالحین اور غیر صا[illegible]
مرویت ہوتی ہے بعض لوگون سے جیسے شیخ شاذلی اور سید علی وفا ہین
کہ ان حضرات نے رسول اللہ صلعم کو بیداری کی حالت مین دیکھا ہے اور بیداری [illegible]
مانع نہین ہے ان بزرگون کو رسول اللہ صلعم کی قبر شریف مین کشف ہوجاتا ہے [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم بصیرت کے ساتھ دیکھتے ہین اور دیکھنے مین [illegible]
نزدیکی کو اثر نہین ہے اولیاء اللہ کی کرامات سے خرق حجابات ہوجاتا ہے از روے عقل
اور شرع کے کوئی چیز اسکو مانع نہین ہے کہ اللہ تعالی اپنے ولی کو ایسا مکرم کرے کہ
درمیان اوسکے اور اپنی ذات شریف کے کوئی شے حجاب نے والی اور روکنے والی نہ رہے

انتہیٰ۔ اور مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی نسبت کلام کو اس مقام سے دوسری جاے زیادہ پہیلایا ہے جو شخص زیادہ دیکہنا چاہتا ہے تو وہ میری کتاب افضل الصلوات علے سید السادات کو دیکہے۔

خاتمہ

ستر احادیث ادعیہ رسول اللہ صلعم کو شامل ہے جو اکثر اونکی صحیح اور حسن ہین

خطبہ مین اس کتاب کے یون ذکر کیا گیا ہے کہ پچاس احادیث ہین اور پہر مجکو زیادہ معلوم ہوئین تو مین نے اونکو پچاس پر بڑہا دیا جن محدثین نے ان احادیث کو بیان کیا ہے مین نے اونکے ناموں کو جامع صغیر کے رموز کے ساتہہ بیان کر دیا ہے اکثر یہ احادیث جامع صغیر اور کتاب المصابیح مین موجود ہین۔

ان احادیث کو مین نے دو قسم کیا ہے اول استعاذات ہین اور دوسری دعوات معتبرہ ہین حدیث کے اول مین اگر استعاذہ ہے تو اوسکو اول قسم سے کر دیا ہے اور حدیث مین اگر اول دعا ہے تو اوسکو قسم ثانی سے کر دیا ہے اور ان احادیث کو آیات قرآنی کے ساتہہ شروع کیا ہے اسلئے کہ آیات قرآنی اللہ تعالی کا کلام ہے اور پہلے ذکر کر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلعم کا خلق قرآن شریف ہے اور یہ آیتین ستر عدد مذکورہ سے خارج ہین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

إصرًا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به

واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت

الوهاب ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار ربنا امنا بما

انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين ۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا

واسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين ۔ ربنا ما

خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي

للايمان ان امنوا بربكم فامنا ۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر

وتوفنا مع الابرار ۔ ربنا واتنا ما وعدتنا على رسلك

القيامة انك لا تخلف الميعاد ۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر

ترحمنا لنكونن من الخاسرين ۔ ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت

خير الفاتحين ۔ ربنا افرغ علينا صبرا وتوفنا مسلمين ۔ ر

فتنة للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم الكافرين ۔ ر

اعوذ بك ان اسالك ما ليس لي به علم والا تغفر لي وترحمني اكن

من الخاسرين ۔ فاطر السموات والارض انت ولي في الدنيا والاخرة

توفني مسلما والحقني بالصالحين رب اجعلني مقيم الصلوة ومن

ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم

رب اغفر لي ولوالدي وارحمهما كما ربياني صغيرا ۔ رب ادخلني

مدخل صدق واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا

نصيرا۔ ربنا آتنا من لدنك رحمة وهيئ لنا من أمرنا رشدا۔ رب اشرح
لي صدري ويسر لي أمري۔ رب زدني علما۔ إني مسني الضر وأنت
أرحم الراحمين۔ لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من الظالمين۔
رب لا تذرني فردا وأنت خير الوارثين۔ رب احكم بالحق وربنا الرحمن
المستعان على ما تصفون۔ رب أنزلني منزلا مباركا وأنت خير
المنزلين۔ رب فلا تجعلني في القوم الظالمين۔ رب أعوذ بك من
همزات الشياطين وأعوذ بك رب أن يحضرون۔ ربنا آمنا فاغفر
لنا وارحمنا وأنت خير الراحمين۔ رب اغفر وارحم وأنت خير
الراحمين۔ ربنا اصرف عنا عذاب جهنم إن عذابها كان غراما
إنها ساءت مستقرا ومقاما۔ ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرة
أعين واجعلنا للمتقين إماما۔ رب هب لي حكما وألحقني بالصالحين
واجعل لي لسان صدق في الآخرين واجعلني من ورثة جنة النعيم
ولا تخزني يوم يبعثون يوم لا ينفع مال ولا بنون إلا من أتى الله
بقلب سليم۔ رب نجني وأهلي مما يعملون۔ رب أوزعني أن أشكر نعمتك
التي أنعمت علي وعلى والدي وأن أعمل صالحا ترضاه وأدخلني
برحمتك في عبادك الصالحين۔ رب إني ظلمت نفسي فاغفر لي
رب إني لما أنزلت إلي من خير فقير۔ رب انصرني على القوم المفسدين
رب هب لي من الصالحين۔ رب أوزعني أن أشكر نعمتك التي
أنعمت علي وعلى والدي وأن أعمل صالحا ترضاه وأصلح لي في

ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رءوف رحیم۔ ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر۔ رب اغفر لی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات آیات ادعیہ قرآن شریف ختم ہوئیں۔ اور اس مقام سے استعاذات اور وہ ادعیہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱) اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم واسمک العظیم من الکذ... طب اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۲)

انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم والقسوۃ والغفلۃ والعیلۃ والذلۃ والمسکنۃ واعوذ بک من الفقر والکفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمعۃ والریاء واعوذ بک من الصمم والبکم والجنون والجذام والبرص وسیء الاسقام ک ہق اس کو انس رض نے روایت کیا ہے (۳) اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ومن الجوع فانہ بئس الضجیع ومن الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ ومن الکسل والبخل والجبن ومن الھرم وان ارد الی ارذل العمر ومن فتنۃ الدجال وعذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات اللھم انا نسالک قلوبا اواھۃ مخبتۃ منیبۃ فی سبیلک اللھم انا نسالک عزائم مغفرتک ومنجیات امرک

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ک اس حدیث کو
ابن مسعود رضہ سے روایت کیا ہے (۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ
وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ
وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ق ت ن ہ اس حدیث کو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ (۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ
بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ن ک اس حدیث کو ابو الیسر رضہ نے روایت کیا ہے۔
(۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ
نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ م و ت اس حدیث کو ابن عمر رضہ نے روایت کیا ہے
(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ
الْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ ت طب ک اس حدیث کو زیاد بن علاقہ کے چچا نے
روایت کیا ہے (۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ
بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّیْ ء د ک اس حدیث کو شکل رضہ نے
روایت کیا ہے (۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ
السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِی

دارالمقامۃ طب اس حدیث کو عقبہ بن عامر رض نے روایت کیا ہے ۔
(۱۰) اللّٰھم انی اعوذ برضاک من سخطک واللہ افاتیا ، من عقوبتک
واعوذبک منک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک
م اس حدیث کو حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۱۱) اللّٰھم انی اعوذ
بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل م د ن ق اس حدیث کو حضرت
عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۱۲) اللّٰھم انی اعوذبک من الفقر والقلۃ
والذلۃ واعوذبک من ان اظلم او اظلم د ن ق اس حدیث کو
روایت کیا ہے (۱۳) اللّٰھم ربنا ورب کل شیء انا شھید انک
وحدک لا شریک لک اللّٰھم ربنا ورب کل شیء انا شھید ان محمدا صلی اللہ
عبدک ورسولک اللّٰھم ربنا ورب کل شیء انا شھید ان العباد کلھم اخوۃ
ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واھلی فی کل ساعۃ من الدنیا والاخرۃ یا ذالجلال
والاکرام د ن س اس حدیث کو ابوامامہ رض نے روایت کیا ہے (۱۴) اللّٰھم
ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک
استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی
بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت خ اس حدیث کو شداد
بن اوس نے روایت کیا ہے (۱۵) اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا
ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی
انک انت الغفور الرحیم ق حم اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رض نے
روایت کیا ہے (۱۶) اللّٰھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ

وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ م و اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضؓ نے روایت کیا ہے
(۱۷) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعِفَّۃَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دُنْیَایَ وَدِیْنِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ
اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ
وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ
اس حدیث کو بزار رضؓ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کیا ہے۔ (۱۸) اَللّٰھُمَّ
رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ طب ک اس حدیث کی روایت ابی الملیح کے والد سے ہے
(۱۹) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ اِبْتَدَعْنَاہُ وَلَا
کَانَ لَنَا قَبْلَکَ مِنْ اِلٰہٍ نَلْجَاُ اِلَیْہِ وَنَذَرُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا
اَحَدٌ فَنُشْرِکَہٗ فِیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ طب اس حدیث کو صہیب رضؓ نے روایت
کیا ہے (۲۰) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ
لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ
الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَہِلُ
اِلَیْکَ اِبْتِہَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ
خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَبْرَتُہٗ وَذَلَّ لَکَ جِسْمُہٗ وَرَغِمَ لَکَ
اَنْفُہٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ شَقِیًّا وَکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ
وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ طب اس حدیث کو ابن عباس رضؓ نے روایت کیا ہے (۲۱) اَللّٰھُمَّ
اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃَ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی عَدُوٍّ یَّتَجَہَّمُنِیْ اَمْ اِلٰی قَرِیْبٍ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ

اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَاَشْرَقَتْ
لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ اَوْ
تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ
طب اس حدیث کو عبداللہ ابن جعفر نے روایت کیا ہے (۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا
قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا ٥ اس حدیث کو حضرت عائشہ
روایت کیا ہے (۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّيِّبِ الطَّ
الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَ
وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ ٥ اس
حضرت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۲۴) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ
وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ
رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ
شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَ
مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ت ہب اس حدیث کو حضرت علی رض

کیا ہے (۲۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْاَلُکَ عَزِیْمَۃَ
الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ لِسَانًا
صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ
مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ت ن اس
حدیث کو شداد بن اوس رض نے روایت کیا ہے (۲۶) اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِ
بِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ
یَمُوْتُوْنَ م اس حدیث کو ابن عباس رض نے روایت کیا ہے (۲۷) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ
فِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
وَالْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ د ک
یث کو ابی بکرہ رض نے روایت کیا ہے (۲۸) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ
حْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ہ ہب اس حدیث کو
رت عائشہ رض نے روایت کیا ہے (۲۹) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ
یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا
بُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ت
اس حدیث کو عبداللہ بن یزید الخطمی نے روایت کیا ہے (۳۰) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ت اس حدیث کو ابوہریرہ نے
روایت کیا ہے (۳۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا
قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا

شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ
بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً
اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ
فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ
اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ
بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ
مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ
عِبَادِكَ فَاِنِّيْٓ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (اَحَدًا مِّنْ)
اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ (بِالْعُهُوْدِ)
اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ
غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ
مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ
وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا
عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ
وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ

عظامی اللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ
تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ
وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ت طب ہق اس حدیث کو ابن
عباس رض نے روایت کیا ہے

(۳۲) اَللّٰھُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ
مَا اَعْطَیْتَنِیْ ۔ اس حدیث کو بزار نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۳۳) اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْ اَعْیُنِ
النَّاسِ كَبِیْرًا ۔ اس حدیث کو بزار نے بریدہ رض سے روایت کیا ہے (۳۴) اَللّٰھُمَّ
احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا
وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ
بِیَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ ک اس حدیث کو ابن مسعود رض نے
روایت کیا ہے ۔ (۳۵) اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ہ اس حدیث کو
ابو ہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۳۶) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ
د اس حدیث کو انس رض نے روایت کیا ہے (۳۷) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ
قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ
طس اس حدیث کو علی رض نے روایت کیا ہے (۳۸) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاكَ
حَتّٰی كَاَنِّیْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ وَخِرْ لِیْ فِیْ قَضَائِكَ

وَبَارِكْ لِیْ فِیْ قَدَرِكَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ
مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَاَمْتِعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا
الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْهِ ثَارِیْ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ
عَیْنِیْ طس اس حدیث کو ابوہریرہ رضہ نے روایت کیا ہے (۳۹) اَللّٰهُمَّ
اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ت اس
حدیث کو حضرت علی رضہ نے روایت کیا ہے (۴۰) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ
عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ ک اس حدیث کو حضرت عائشہ رضہ نے
روایت کیا ہے (۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ حَتّٰی اَعْلَمَ
اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَارْضِنِیْ مِنَ الْمَعِیْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ۔
اس حدیث کو بزار نے حضرت عمر رضہ سے روایت کیا ہے (۴۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُكَ عِیْشَةً نَقِیَّةً وَمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍ وَلَا فَاضِحٍ
طب ک اس حدیث کو بزار نے حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے (۴۳) اَللّٰهُمَّ
اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا
مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً
لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ م اس حدیث کو ابوہریرہ رضہ نے
روایت کیا ہے (۴۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
م ت اس حدیث کو ابن مسعود رضہ نے روایت کیا ہے (۴۵) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ
وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ

اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَاقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ حل اس حدیث کو ہیثم بن مالک الطائی نے روایت کیا ہے (۴۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ طب اس حدیث کو ابن عمر رض نے روایت کیا ہے (۴۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ حل اوزاعی سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ راوی ہیں (۴۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِی الْاِيْمَانِ وَاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس ک اس حدیث کو ابو ہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۴۹) اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ طس اس حدیث کو ابو ہریرہ رض نے روایت کیا ہے (۵۰) اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ۔ طس اس حدیث کو ابو سعید رض نے روایت کیا ہے (۵۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ فِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَرَبِيْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ۔ اس حدیث کو ابن سنی نے ابو موسیٰ اشعری رض سے روایت کیا ہے (۵۲) اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَيْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ بِكَنَفِكَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِیْ

قُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَا أُهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَائِي فَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا
عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِي
فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهِ شُكْرِي فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهِ صَبْرِي
فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَا مَنْ رَآنِي عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِي يَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي
لَا يَنْقَضِي أَبَدًا وَيَا ذَا النِّعْمَةِ الَّتِي لَا تُحْصَى عَدَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَدْرَأُ فِي نُحُورِ الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِيْنَ
اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِيْنِي بِالدُّنْيَا وَعَلَى آخِرَتِي بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِي فِيْمَا
غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي فِيْمَا حَضَرْتُهُ يَا مَنْ لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ
وَلَا يَنْقُصُهُ الْعَفْوُ هَبْ لِي مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَالْعَافِيَةَ
مِنَ الْبَلَايَا وَأَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ
عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ ۔ اس حدیث کو دیلمی نے حضرت امام جعفر صادق ؓ سے روایت کیا ہے اور
حضرت امام ممدوح نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے

(۵۳) اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ
وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
حکیم نے اس حدیث کو خط سے روایت کیا ہے اور خط نے ام معبد خزاعیہ سے
روایت کی ہے (۵۴) رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ
عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي

علٰى نعمٰى علىّ ربّ اجعلنى لك شاكرا لك ذاكرا لك راهبا لك مطواعا
لك مخبتا اليك اوّاها منيبا ربّ تقبّل توبتى واغسل حوبتى واجب
دعوتى وثبّت حجّتى وسدّد لسانى واهد قلبى واسلل سخيمة صدرى
ت وہ اس حدیث کو ابن عباس رضہ سے روایت کیا ہے (۵۵) اللّٰھمّ اغننى
بالعلم وزيّنّى بالحلم واكرمنى بالتّقوٰى وجمّلنى بالعافية اس حدیث کو
ابن النجار نے ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے (۵۶) اللّٰھمّ اغفر لى ذنوبى
وخطاياى كلّها اللّٰهمّ انعشنى واجبرنى واهدنى لصالح الاعمال و
الاخلاق فانّه لا يهدى لصالحها ولا يصرف سيّئها الّا انت طب
اس حدیث کو ابو امامہ رضہ نے روایت کیا ہے (۵۷) اللّٰھمّ انّى اسئلك علما
نافعا ورزقا طيّبا وعملا متقبّلا حم اس حدیث کو ام سلمہ رضہ نے روایت کیا ہے
۵۸ اللّٰهمّ بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق احينى ما علمت
الحيوة خيرا لى وتوفّنى اذا علمت الوفاة خيرا لى اللّٰهمّ واسئلك
خشيتك فى الغيب والشّهادة واسئلك كلمة الاخلاص فى الرّضا و
الغضب واسئلك القصد فى الفقر والغنٰى واسئلك نعيما لا ينفد
واسئلك قرّة عين لا تنقطع واسئلك الرّضا بالقضاء واسئلك برد
العيش بعد الموت واسئلك لذّة النّظر الى وجهك والشّوق الى
لقائك فى غير ضرّاء مضرّة ولا فتنة مضلّة اللّٰهمّ زيّنّا بزينة
الايمان واجعلنا هداة مهتدين ن ك اس حدیث کو عمار بن یاسر رضہ نے
روایت کیا ہے (۵۹) اللّٰھمّ انت خلقت نفسى وانت توفّاها لك

مماتها ومحياها إن أحييتها فاحفظها وإن أمتها فاغفر لها اللهم
إني أسألك العافية م اس حدیث کو ابن عمر رض سے روایت کیا ہے (۶۰)
اللهم اغفر لي خطيئتي وجهلي وإسرافي في أمري وما أنت أعلم به مني
اللهم اغفر لي خطئي وعمدي وهزلي وجدي وكل ذلك عندي
اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت
المقدم وأنت المؤخر وأنت على كل شيء قدير ق اس حدیث کو ابو موسیٰ
اشعری رض سے روایت کیا ہے (۶۱) اللهم اهدني فيمن هديت وعافني
فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما أعطيت وقني شر ما
قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت تباركت
ربنا وتعاليت ہق اس حدیث کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا
(۶۲) اللهم إنك سألتنا من أنفسنا ما لا نملكه إلا بك اللهم فأعطنا
منها ما يرضيك عنا اس حدیث کو ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے روایت کیا
(۶۳) اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا وأعطنا ولا تحرمنا وآثرنا
ولا تؤثر علينا وأرضنا وارض عنا ت ک اس حدیث کو حضرت عمر رض سے
روایت کیا ہے (۶۴) اللهم أصلح ذات بيننا وألف بين قلوبنا واهدنا
سبل السلام ونجنا من الظلمات إلى النور وجنبنا الفواحش ما ظهر
منها وما بطن اللهم بارك لنا في أسماعنا وأبصارنا وقلوبنا وأزواجنا
وذرياتنا وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم واجعلنا شاكرين
لنعمتك مثنين بها قابليها وأتمها علينا طب ک اس حدیث کو

سعود رضی سے روایت کیا ہے (۶۵) اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ
بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ کہ اس حدیث کو ابن مسعود رضی نے روایت کیا ہے
(۶۶) اللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ
مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا
مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ
لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا
وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا کہ اس حدیث کو ابن عمر رضی نے روایت کیا ہے
(۶۷) اللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا
وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ کہ [illegible]
(۶۸) يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ [illegible]
اللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ
وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ
وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ
اٰمِيْن اللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ
وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن اللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَ
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْن اللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ

وَتَصنَعَ وَرعِی وَتُصلِحَ اَمرِی وَتُطَهِّرَ قَلبِی وَتُحَصِّنَ فَرجِی وَتُنَوِّرَ
قَلبِی وَتَغفِرَلِی ذَنبِی وَاَسأَلُکَ الدَّرَجَاتِ العُلٰی مِنَ الجَنَّةِ اٰمِین
اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسأَلُکَ اَن تُبَارِکَ لِی فِی سَمعِی وَبَصَرِی وَفِی رُوحِی
وَفِی خَلقِی وَفِی خُلُقِی وَفِی اَهلِی وَفِی مَحیَایَ وَفِی مَمَاتِی وَفِی عَمَلِی
وَتَقَبَّل حَسَنَاتِی وَاَسأَلُکَ الدَّرَجَاتِ العُلٰی مِنَ الجَنَّةِ اٰمِین
ک طب (۷۰) یَا مَن لَا تَرَاهُ العُیُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ
وَلَا یَصِفُهُ الوَاصِفُونَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الحَوَادِثُ وَلَا یَخشَی الدَّوَائِرَ
تَعلَمُ مَثَاقِیلَ الجِبَالِ وَمَکَایِیلَ البِحَارِ وَعَدَدَ قَطرِ الاَمطَارِ وَ
وَعَدَدَ وَرَقِ الاَشجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظلَمَ عَلَیهِ اللَّیلُ وَاَشرَقَ عَلَیهِ
النَّهَارُ وَلَا تُوَارِی مِنهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرضٌ اَرضًا وَلَا بَحرٌ
مَا فِی قَعرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِی وَعرِهِ اِجعَل خَیرَ عُمرِی اٰخِرَهُ وَاجعَل
خَیرَ عَمَلِی خَوَاتِمَهُ وَخَیرَ اَیَّامِی یَومَ اَلقَاکَ فِیهِ طب یہ آخری
تین حدیثیں حصن حصین سے ہیں وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ
الذَّاکِرُونَ وَغَفَلَ عَن ذِکرِهِ الغَافِلُونَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ
فِی الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ اَفضَلَ وَاَکثَرَ وَاَزکٰی مَا صَلّٰی عَلٰی
اَحَدٍ مِن خَلقِهِ وَجَزَانَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیهِ اَفضَلَ مَا جَزٰی اَحَدًا مِن
اُمَّتِهِ بِصَلٰوتِهِ عَلَیهِ وَالسَّلَامُ عَلَیهِ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ وَ
جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا اَفضَلَ مَا جَزٰی مُرسَلًا عَمَّن اُرسِلَ اِلَیهِ۔

سب تعریف اللہ تعالی کے واسطے ہے جو رب العالمین ہے اوسکی حمد اور تمام نعم

کہ اون کو مین سے جاما یا نہین جاتا خاصکر اوسکی حمد ایمان اور اسلام کی نعمت پر ہے
اور اس کتاب کے جمع کرنے کی جو توفیق مجکو دی اس نعمت پر اسد تعالی کی حمد ہے
اور اسد تعالے سے مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے حبیب اکرم اور رسول اعظم کے جاہ کے
طفیل مین کہ اللہ تعالی کی طرف خیر الوسائل سے ہے اور اسد تعالی کے نزدیک
اقرب المقربین سے ہے اس کتاب سے مجھہ کو اور جو شخص مسلمین سے اس
کتاب مین دیکھے اوسکو عظیم نفع دے ایسا نفع ہو کہ دنیا مین ہمارے ساتھہ رہے
اور برزخ مین ہمکو لازم ہو اور وہ نفع قیامت کے دن ہمسے مفارقت نہ کرے اللہم بارک
وصل علی محمد سید المرسلین و خاتم النبین و علیہم و علی آلہم و اصحابہم الکرام اجمعین الی یوم الدین فقط

تمت بالخیر